Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ : 11 جلد : 15 | ذیقعدہ ۱۴۳۲ اکتوبر 2011

مسلسل اشاعت کے ۴۹ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

ختم نبوۃ کانفرنس چناب نگر کی تیاری کیجیے

حضور خاتم النبیین ﷺ

بھکر میں گوہر شاہی کے پیروکار پر مقدمہ کی روداد

سفرِ عشق و مستی

علماء کی ذمہ داریاں

چناب نگر کی سب تحصیل کی حیثیت بحال کی جائے

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: 11 ○ جلد: 15

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذیر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: شکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی تیاری کیجئے	مولانا اللہ وسایا	3
ختم نبوت کورس چناب نگر اور حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ	// // //	3
حزب اللہ خالد کی شہادت	// // //	4
مولانا عبدالرحمن عثمانی کا وصال	// // //	5
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو صدمہ	// // //	5

مقالات ومضامین

حضور خاتم النبیین ﷺ	مولانا محمد ریحان	6
مسلم معاشرہ میں مسجد کی اہمیت	حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ	9
علماء کی ذمہ داریاں	مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ	12
حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی اپنے خاص شاگرد امام ابویوسف رحمہ اللہ کو وصیتیں	مولانا محمد ناظم الدین قاسمی	20
ایدھی صاحب قوم پر احسان کریں	مولانا محمد اظہر	24
آہ! وہ استاذ العلماء بھی نہ رہے	جناب ابومعاویہ لاجوری	26
سفر عشق ومستی	مولانا اللہ وسایا	29
بھکر میں گوہر شاہی کے پیروکار پر مقدمہ کی روئیداد	جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی	31
دوا بیتیں	اشتیاق احمد	33

رد قادیانیت

بسلسلہ احتساب قادیانیت ..... چودھویں صدی کا مسیح	مولانا اللہ وسایا	35
ایک قادیانی کے چند سوالات اور ان کے مفصل جوابات	مولانا غلام رسول دین پوری	38
چناب نگر کی سب تحصیل کی حیثیت بحال کی جائے	مولانا اللہ وسایا	44
احتساب قادیانیت جلد ۳۷ کا مقدمہ	// // //	46
احتساب قادیانیت جلد ۳۸ کا مقدمہ	// // //	50

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	55

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی تیاری کیجئے!

اللہ رب کے فضل وکرم سے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے وسیع وعریض احاطہ میں تیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مورخہ ۱۳،۱۴؍اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات، جمعہ سابقہ روایات کے مطابق بڑی آب وتاب سے منعقد ہورہی ہے۔ انشاء اللہ العزیز! اس تشتت وافتراق کی مسموم فضاء میں یہ کانفرنس اتفاق واتحاد کا مظہر ہوگی۔ ابھی سے کانفرنس کی تیاری کے لئے تمام دوست اپنے اپنے دائرہ میں بھرپور جدوجہد کا آغاز فرمائیں۔ حق تعالیٰ شانہ اس کانفرنس کو امت مسلمہ کی راہنمائی، منکرین ختم نبوت کی ہدایت کا سبب بنادیں۔ خیروبرکت اور کامیابی سے سرفراز فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

ختم نبوت کورس چناب نگر اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ

مورخہ ۲۶؍رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ رات گئے خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میں قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ تشریف لائے۔ اس موقعہ پر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے آپ نے بات چیت کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان میں مجھے حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب سیکرٹری جنرل جمعیت علماء اسلام نے اطلاع دی تھی کہ پنجاب حکومت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام منعقد ہونے والے ختم نبوت کورس چناب نگر میں روڑے اٹکا رہی ہے۔ حضرت حیدری صاحب نے فرمایا کہ پنجاب کے چیف سیکرٹری سے میں نے بات کی ہے۔ آپ پنجاب کے وزیراعلیٰ جناب شہباز شریف صاحب سے رابطہ فرمادیں تاکہ حکومتی روکاوٹ کا سدباب ہوسکے۔

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ اس روز میرا برطانیہ کا سفر تھا۔ جناب شہباز شریف بھی برطانیہ تشریف لے گئے تھے۔ پاکستان ہائی کمیشن لندن کے سربراہ نے پاکستان سے آمدہ قائدین کے اعزاز میں ڈنر کا اہتمام کیا۔ جس میں میں (حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب) اور جناب شہباز شریف صاحب بھی شریک ہوئے۔ جناب شہباز شریف نے جونہی مجھے دیکھا تو ملنے کے لئے اس طرف آئے۔ میں (مولانا فضل الرحمٰن صاحب) نے ان کا ہاتھ پکڑا اور دوسری طرف جہاں ایک صوفہ رکھا تھا وہاں پر جاکر بیٹھ گئے۔ تمام ترمیڈیا اوران کے کیمرے اس طرف متوجہ ہوگئے۔ اگلے دن طرح طرح کی خبریں لگیں کہ بڑی رازدرانہ گفتگو ہورہی ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس موقعہ پر جناب شہباز شریف صاحب سے کہا کہ ہمارا ختم نبوت کورس چناب نگر کا ایک خالص علمی مجلس ہوتی ہے۔ دنیا بھر کے مذاہب اپنے اپنے دائرہ کار میں اپنے کارکنوں کو دلائل

سے تیاری کراتے ہیں۔ خود قادیانی بھی قادیانیت پر کورس کراتے ہیں۔ لیکن ختم نبوت کے کورس پر پابندی کا سوچنا یہ بہت بڑی غلطی ہوگی۔ کیا ہم درسگاہ میں بیٹھ کر قادیانیت کے دجل وفریب سے بچنے کے لئے اپنے طالب علموں کو قرآن وسنت کے دلائل سے آگاہ نہیں کر سکتے؟ یہ کیا سوچ ہے۔ اگر اس طرح کی ناروا پابندی لگائی گئی تو درسگاہوں میں زیر بحث آنے والے مسائل جلسہ عام کے سٹیج پر آئیں گے۔ اس سے بہت سارے مسائل جنم لیں گے۔

غرض حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ میں نے تفصیل سے جناب شہباز شریف صاحب کو اس کورس کے اغراض ومقاصد سے باخبر کیا۔ جس پر شہباز شریف صاحب نے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے دریافت کیا کہ وہ کورس خالصتاً درسگاہ کی طرح کے اسباق ہوتے ہیں۔ جس میں اساتذہ لیکچرز دیتے ہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ ہاں اس کے علاوہ وہاں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اس پر جناب شہباز شریف صاحب نے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے وعدہ کیا کہ آپ کا ختم نبوت کورس ہوگا۔ اس میں حکومت بالکل رکاوٹ نہیں ڈالے گی۔

گزشتہ شمارہ میں ① ہائیکورٹ کا فیصلہ، ② حضرت مولانا عبدالغفور صاحب حیدری کی چیف سیکرٹری پنجاب سے بات چیت کا ذکر تھا۔ قائد جمعیت کی گفتگو بھی اس کورس کے انعقاد میں ہمارے لئے انعام الٰہی کا درجہ رکھتی ہے۔ ریکارڈ پر لانا ضروری تھا۔ زندہ باد مولانا فضل الرحمٰن صاحب۔ ہم آپ کے بہت ممنون احسان ہیں۔ آپ کی قیادت پر ہمیں بہت سارے مان ہیں۔ خداتعالیٰ آپ کو اپنے والد گرامی، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب ؒ کے نقش قدم پر استقامت نصیب فرمائیں۔ آمین!

حزب اللہ خالد کی شہادت

جامعہ رشیدیہ ساہیوال ہمارے اکابر کی میراث ہے۔ جسے حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن ؒ کے شاگرد رشید حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ ؒ نے قائم کیا تھا۔ جسے آپ کے فرزندگان شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رائے پوری ؒ، مولانا حبیب اللہ رشیدی ؒ، مولانا قاری لطف اللہ ؒ نے خون جگر دے کر بام عروج تک پہنچایا۔ اس وقت مولانا کلیم اللہ رشیدی، قاری سعید احمد، جناب حزب اللہ خالد اپنے لئے نوشتہ آخرت سمجھ کر اس کی تعمیر وترقی کے لئے کوشاں تھے۔

مورخہ ۲۸؍رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ کو جناب حزب اللہ خالد جو حضرت مولانا قاری لطف اللہ شہید ؒ کے صاحبزادے تھے۔ جامعہ رشیدیہ قدیم کے دفتر میں تشریف فرماتھے کہ ایک شخص جو مدرسہ میں الیکٹریشن کا کام کرتا ہے۔ غالباً نوید اس کا نام ہے۔ وہ آپ کو اکیلا پاکر آپ پر حملہ آور ہوا۔ ڈنڈے سے آپ کو کاری ضربات پہنچائیں۔ دفتر کے سیف سے مدرسہ کی خطیر رقم نکالی اور دفتر کو باہر سے کنڈی لگادی۔

بعد میں کسی صاحب نے کنڈی کھولی تو جناب حزب اللہ خالد کو بیہوش پایا۔ اس حالت میں ان کو ہسپتال ساہیوال لے جایا گیا۔ انہوں نے خطرناک صورتحال کے پیش نظر لاہور لے جانے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ آپ کو لاہور لے جایا گیا۔ اس حالت میں آپ جاں بحق ہوگئے۔ قاتل پولیس کی تحویل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جامعہ رشیدیہ، رشیدی خاندان کو اس سانحہ فاجعہ پر صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے یہ ادارہ اپنا ادارہ ہے۔اس کا غم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا غم ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ، یادگار اسلاف حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم، جناب حزب اللہ خالد کی تعزیت کے لئے ساہیوال تشریف لے گئے۔ حق تعالیٰ شانہ مرحوم کے درجات بلند فرمائیں اور قاتل کو اس کے عبرتناک انجام سے دوچار کریں کہ اس ملعون، ظالم وسفاک نے کمینگی اور درندگی کی انتہاء کر دی۔ اعاذنا اللہ تعالی !امین بحرمة النبی الکریم!!

مولانا عبدالرحمٰن عثمانی کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے سابق رکن رکین حضرت مولانا فضل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور تلہ گنگ کی معروف دینی شخصیت حضرت مولانا عبدالرحمٰن عثمانی، حضرت مولانا پیر عبدالشکور نقشبندی کے ہمراہ احمد نگر سے انٹرچینج سیال موڑ کی طرف تشریف لا رہے تھے کہ گاڑی کا ٹرک سے تصادم ہوگیا۔ جس کے نتیجہ میں مولانا عبدالرحمٰن عثمانی اور مولانا عبدالشکور نقشبندی کے صاحبزادے موقع پر جاں بحق ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

جبکہ مولانا عبدالشکور نقشبندی صاحب زخمی ہوگئے۔ مولانا عبدالرحمٰن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بہی خواہوں میں سے تھے۔ وہ بہت ہی مرنجان مرنج شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی قبروں کو بقعۂ نور بنائیں۔ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ اللہ رب العزت مولانا نقشبندی صاحب کو صحت کاملہ عاجلہ سے سرفراز فرمائیں۔ آمین!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی والدہ محترمہ کا مورخہ ۵؍شوال المکرّم کی شام کو انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اگلے روز مدرسہ عربیہ صدیقیہ میں ان کی نماز جنازہ ہوئی۔ دارالعلوم مدنیہ بہاولپور کے شیخ الحدیث مولانا عطاء الرحمٰن نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں بھرپور حاضری تھی۔ جس میں علماء کی اکثریت تھی۔ مرحومہ عابدہ، زاہدہ خاتون تھیں۔ گذشتہ ایک دوماہ سے صاحب فراش تھیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم، مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کے درجات کی بلندی کی دعا فرمائی۔ حق تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائیں۔ آمین!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ادارہ لولاک اور مجلس کے جملہ مبلغین حضرت مولانا محمد اسماعیل کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کے خاندان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین!

حضور خاتم النبیین ﷺ!

مولانا محمد ریحان!

حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔آپ ﷺ پر ہر طرح سے نبوت ختم ہے۔آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا دجال ہونے کی علامت ہے۔جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنہ کا آغاز اس وقت ہی ہو گیا تھا جب مسیلمہ کذاب نے اپنے قبیلہ بنوحنیفہ کے ساتھ آستانہ نبوی ﷺ پر حاضر ہو کر بیعت اسلام کی مگر ساتھ یہ درخواست بھی کی کہ مجھے اپنا جانشین یا خلیفہ مقرر کردیں۔اس وقت حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی۔آپ نے اس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ تم امر خلافت میں اگر مجھ سے یہ شاخ بھی طلب کرو تو میں دینے کو تیار نہیں۔یہاں پر مورخین کے مطابق اصل صورتحال یہ تھی کہ مسیلمہ کذاب نے بیعت کے لئے خلافت یا نبوت میں شراکت کی شرط رکھی تھی۔جب آپ ﷺ نے قبول نہیں فرمائی تو اس نے بیعت اسلام ہی نہیں کی۔آپ ﷺ کے وصال کے بعد مسیلمہ کذاب نے نبوت میں شراکت کا اعلان کردیا۔اس فتنہ کو خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاد کے ذریعہ ختم کیا اور مسیلمہ کذاب اپنے تیس ہزار کے لشکر سمیت جہنم رسید ہوا۔

آنحضرت ﷺ کی اس دنیا سے تشریف بری سے چند روز قبل اسود عنسی نے بھی جھوٹا دعویٰ نبوت کیا اور اہل نجران کو شعبدہ بازی اور کہانت کے چکروں میں ڈال کر اپنا پیروکار بنالیا۔بعد ازاں اس نے یمن پر چڑھائی کرکے پورے یمن پر قبضہ کرلیا۔حضرت عمرو بن حزم اور حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ پہنچ کر حضور ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچائی۔جس پر آپ ﷺ نے اہل یمن کے بعض سرداروں کو اہل نجران و یمن کے خلاف جہاد کے لئے خطوط لکھے اور اسود عنسی کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا۔اسود عنسی نے یمن کے شہر صنعا پر فتح پانے کے بعد اس کے مسلمان حاکم شہر بن باذان کو شہید کرکے ان کی اہلیہ آزاد کو جبری طور پر اپنا محکوم بنالیا تھا۔

اس مسلمان عورت کا عم زاد حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو جو شاہ حبشہ کے بھانجے تھے۔ان کو جب ان واقعات کی اطلاع ملی تو وہ اپنی بہن کی مدد کو پہنچے اور ابھی بہن کی نجات کے لئے فکرمند تھے کہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے جہاد اور اسود عنسی کے قتل کا حکم ملا۔اس پر انہوں نے اپنی بہن کے ساتھ مل کر اسود عنسی کو اس کے محل کے اندر قتل کرنے کی مہم تیار کی اور ایک رات موقع پاکر حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے محل کے عقب سے نقب لگا کر اسود عنسی ملعون کے کمرے میں پہنچ گئے۔جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئے اسود عنسی جاگ گیا۔حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے فوری طور پر جست لگا کر اسود عنسی کو پکڑلیا اور اس کی گردن مروڑ دی۔شور سن کر پہرہ دار آئے تو آزاد نے کہا کہ خاموش رہو۔تمہارے نبی پر وحی نازل ہو رہی ہے۔اسود عنسی کے مرتے ہی حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کا اعلان کیا اور موذن نے فجر کی اذان میں اشہد ان محمد رسول اللہ کے بعد اشہد ان عیلۃ کذاب کے الفاظ کے ساتھ اہل یمن کو اس سے نجات حاصل ہوجانے کی خوشخبری سنائی۔آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے

آ خر خبر دی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کو ان الفاظ مبارک کے ساتھ خوشخبری سنائی۔ فاز فیروز...... کہ فیروز کامیاب ہوگیا۔

آپ ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرام ؓ کے پاس پہلے جھوٹے مدعی نبوت کے جہنم رسید ہونے کی اطلاع تفصیل کے ساتھ آئی۔ اس طرح آپ ﷺ کی یہ سنت جاری ہوئی کہ جھوٹا مدعی نبوت واجب القتل ہے۔ آپ ﷺ کی حدیث کے مطابق قیامت تک تیس کذاب دجال پیدا ہوں گے۔ ہم چودہ سوسالہ تاریخ اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں تو اب تک ایسے جھوٹے مدعیان نبوت کی تعداد دسیوں سے تجاوز کر چکی ہے۔ جنہوں نے کسی نہ کسی انداز میں دعوئ نبوت کیا۔ مگر بڑے جھوٹے مدعیان نبوت جن کی جھوٹی نبوت کو کسی نہ کسی حد تک کوئی حیثیت حاصل ہوئی یا جن کے بارہ میں کہا جاسکتا ہے کہ وہ کسی شمار میں ہوئے ان کی تعداد ابھی تک تیس کو نہیں پہنچی۔ اس بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ ابھی قیامت تک ایسے کچھ اور فتنے بھی رونما ہوں گے۔ جو ملت اسلامیہ کے لئے ناسور بنیں گے اور ان میں سب سے آخری دجال اعظم یعنی کانا دجال ہوگا جس کو قتل کرنے کے لئے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تشریف لائیں گے۔ چودہ سو سالہ تاریخ میں جتنے بھی جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنوں کا ظہور رہا۔ امت مسلمہ نے ان کا قلع قمع کرنے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔ اس لئے ان فتنوں میں سے کوئی فتنہ باقی نہیں رہا۔

البتہ انیسویں صدی کے اختتام اور بیسویں صدی کے شروع میں انگریزی استبداد و غلامی میں بنا سپتی وانگریزی نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں جھوٹے مدعی نبوت کے برپا کردہ جس فتنہ قادیانیت نے سر اٹھایا باوجود ایک صدی گزر جانے کے وہ اب تک ملت اسلامیہ کو ناسور کی شکل میں نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔ فتنہ قادیانیت محدث العصر حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیری ؒ کے قول کے مطابق اتنا بڑا فتنہ تھا جس کے آغاز کے وقت ایسا اندازہ ہوتا تھا کہ یہ ملت اسلامیہ کو اپنے بہاؤ میں بہا کر لے جائے گا۔ لیکن علماء نے اس کے آگے بند باندھ کر اس فتنہ کی شرانگیزیوں اور گمراہیوں سے امت کو محفوظ کر دیا۔ ہر دور میں علماء اس فتنہ کا تعاقب کرنے کے لئے چاک و چوبند رہے۔ اس فتنے کے تعاقب کے بارے حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیری ؒ کا قول ہے کہ: ’’جو شخص عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرے گا قیامت کے میدان میں اسے ضرور سرور دو عالم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔‘‘

اس فتنہ کے تعاقب کی ذمہ داری جب حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ پر ڈالی گئی تو آپ نے دور دراز کے سفر اس فتنہ کے تعاقب کے لئے شروع کر دیئے اور ایک جملہ اپنی زبان سے ارشاد فرمایا کہ:

’’اب میں نے کفن اپنے سر پر رکھ لیا ہے یا تو فتح پا کے لوٹوں گا انشاءاللہ یا کفن پہن کر آؤں گا۔‘‘

اسی طرح عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے حضرت نانوتوی ؒ، حضرت گنگوہی ؒ اور حضرت مدنی ؒ و دیگر اکابرین نے اس فتنہ کا سد باب کیا ہے۔ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے کفن سر پر باندھ کر میدان میں آ کر اپنے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت اور عزت و ناموس کا تحفظ کیا۔ اس فتنہ کے تعاقب میں اکابر علماء نے اپنی جان مال خرچ کر دی۔ کبھی اس کے تعاقب میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ میدان میں آئے تو کبھی حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی ؒ، کبھی حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ اور کبھی حضرت مولانا لال حسین اختر ؒ اور کبھی حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد ؒ اس فتنہ کے تعاقب کے لئے میدان میں

آئے اور امت کو اس فتنے سے ہر طرح کوشش کر کے آگاہ فرمایا۔

الحمدللہ! اس فتنہ کی حقیقت اب پوری دنیا میں کھل گئی ہے۔ لوگ جوق در جوق قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام حقیقی کی طرف آرہے ہیں۔ بہرحال عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرنا ہر مسلمان کا دینی اور امتی ہونے کے ناطے فریضہ ہے کہ اپنے پیارے نبی خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت کا ہر طرح سے تحفظ کر کے شفاعت رسول مقبول ﷺ کے طالب بنے۔ کیونکہ عقیدہ ختم نبوت یہ دین میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پوری امت مسلمہ کو دیگر عقائد کے تحفظ کے ساتھ ساتھ بالخصوص عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے کی ہر طرح سے توفیق عطا فرمائے۔ اور اکابرین کے نقش قدم پر چلائے اور قیامت میں شفاعت رسول مقبول ﷺ نصیب فرمائے۔ آمین!

ٹاؤن شپ لاہور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹاؤن شپ کے زیر اہتمام سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس آرائین چوک ٹاؤن شپ میں تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا عزیز الرحمن ثانی، معروف عالم دین مولانا محمد عالم طارق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم، مرکز ختم نبوت عائشہ مسجد لاہور کے خطیب مولانا محبوب الحسن، جامع مسجد ختم نبوت گوجرانوالہ کے خطیب مولانا عمر حیات لاہور مرکز ختم نبوت کے امام و مدرس قاری محمد صدیق توحیدی سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت کی۔ نعت ونظم سید سلمان گیلانی، ناصر محمود میلسوی نے پیش کی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص پیر رضوان نفیس نے کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے کہا کہ قادیانیت اسلام سے متصادم گروہ ہے۔ قادیانی گروہ کا چیف گرو اور اس کی ذریت یہ انگریز کے نمک خوار ہیں اور خود مرزے بے ایمان نے انگریز کے کہنے پر جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ قادیانی انگریز کے گماشتے اور ٹاؤٹ ہیں۔ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان لوٹنے کی ناپاک جسارت کر رہے ہیں۔ جب تک دنیا میں ایک بھی قادیانی ہے ہماری ان کے خلاف پرامن آئینی اور قانونی جدوجہد جاری رہے گی۔ علماء کرام نے کہا کہ قادیانیوں کو پاکستان کی تمام عدالتوں اور پارلیمنٹ نے کافر قرار دیا ہے۔ علماء کرام نے اہل اقتدار سے پرزور مطالبہ کیا کہ عدالتوں کے فیصلہ جات اور پارلیمنٹ کے فیصلے کی روشنی میں قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنائے۔ مقررین نے افسران، عوام اور زندگی کے ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے حضرات سے گزارش کی کہ زر، زن اور ذاتی مفادات کی خاطر ختم نبوت کے عظیم مشن سے غداری نہ کریں۔ کانفرنس کے جملہ انتظامات یونٹ ٹاؤن شپ کے عہدیداران، کارکنان، بھائی محمد آصف، مولانا محمد کاشف، مفتی مبشر، قاری عبدالستار ابراہیمی نے کیے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے سلسلے میں متعدد کارنر میٹنگز، تربیتی نشستیں رکھی گئیں۔ کارکنان ختم نبوت ٹاؤن شپ نے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں رات دن بھرپور محنت اور جدوجہد کی۔ الحمدللہ! کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان نوجوان کارکنوں کی محنت کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ ختم نبوت کا کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

مسلم معاشرہ میں مسجد کی اہمیت!

حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ!

۲۱؍رمضان المبارک مطابق ۲؍جنوری بروز اتوار ۱۹۹۹ء کو پیر طریقت حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں جامع مسجد شہداء اسلام کے سنگ بنیاد کے موقع پر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے خطاب فرمایا۔ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ ادارہ!

بعد الحمد و الصلوٰۃ!

یہ ہم سب کی خوش بختی ہے کہ ہم ایک ایسی تقریب میں جمع ہیں جو ایک مسجد کے سنگ بنیاد کے لئے منعقد ہورہی ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک دینی ادارہ قائم ہے جہاں حفظ قرآن مجید کے علاوہ علوم دینیہ کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے اور طلباء یہاں موجود ہیں جو اپنے اساتذہ سے دین کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ اب اس ادارے کے ساتھ ایک مسجد کی بنیاد رکھی جارہی ہے۔ تاکہ وہاں باجماعت نمازوں کا بھی اہتمام ہو اور دین حقہ کی تبلیغ واشاعت کا بھی کام ہو۔ مسجد دراصل عامتہ المسلمین کے لئے قرآن وسنت اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے حاصل ہونے والے دین اور اس کے احکام کی تبلیغ کا مرکز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے لوگوں کو روشناس کرایا جاتا ہے اور معاشرے میں شرک، بدعات، برے اخلاق اور بے دینی کے جو کام اور رسوم ورواج پھیل رہے ہوتے ہیں مسجد سے ان کو ختم کرانے کے لئے مسلمان عوام کی ذہن سازی کی جاتی ہے اور اسی لئے مسجد کو مسلمانوں کے معاشرے میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔

دنیا میں چار مساجد آج بھی ایسی موجود ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیائے کرام کے ہاتھوں تعمیر کرایا۔ ان میں سے پہلی مسجد مسجد حرام ہے۔ مسجد حرام کو ’’بیت اللہ‘‘ اللہ کا گھر کہا گیا ہے۔ اسے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا۔ لیکن طوفان نوح علیہ السلام میں اس کی عمارت باقی نہ رہی تو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے تعمیر کیا۔ اس تعمیر میں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے معاونت کی اور یہ بیت اللہ مسجد حرام آج بھی موجود ہے اور دنیا بھر کے مسلمان اسی مسجد کی طرف منہ کرکے نماز ادا کرتے ہیں اور اپنے یہاں کی مساجد کا رخ اسی طرف کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدیٰ للعالمین‘‘ بے شک پہلا گھر جو تمام انسانوں کے لئے (قبلہ عبادت) بنایا گیا۔ وہی ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے۔ مبارک اور سب جہانوں کے لئے ہدایت کا مرکز ہے۔ یہ مسجد آج بھی موجود ہے بلکہ یہی اس دنیا کے قیام کا سبب ہے۔

دوسری مسجد مسجد اقصیٰ ہے۔ وہ بھی پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں تعمیر ہوئی اور پھر حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے ذریعہ اس کی جدید تعمیر کرائی گئی۔ اس کو قبلہ اول کہتے ہیں اور یہ مسجد بھی آج موجود ہے۔

تیسری مسجد، مسجد قباء ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ کی طرف تشریف لائے تو مدینہ کی آبادی میں داخل ہونے سے پہلے آپ ﷺ نے مدینہ کے مضافات میں قیام فرمایا۔ یہاں آپ ﷺ نے ایک مسجد کی تعمیر کی۔اس کا نام مسجد قباء ہے۔ آپ ﷺ نے خود اس کی تعمیر میں حصہ لیا اور یہ مسجد بھی آج تک موجود ہے۔

چوتھی مسجد، مسجد نبوی شریف ہے۔ حدیث شریف کی کتابوں میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ مدینہ پہنچے تو آپ ﷺ اونٹنی پر سوار تھے۔ آپ ﷺ کی اونٹنی جہاں آ کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیٹھ گئی وہیں بعد میں مسجد تعمیر کی گئی۔ اس موقع پر تو آپ ﷺ حضرت ابوایوب انصاری ؓ کے گھر مہمان ہوئے اور یہاں کئی ماہ قیام فرمایا۔ لیکن آپ ﷺ کی طبیعت میں ایک اضطراب سا رہا۔ اسے حضرت ابوایوب ؓ نے محسوس کیا تو عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ کی مہمان نوازی میں ہم سے کوئی کوتاہی ہو رہی ہے کہ آپ ﷺ کی طبیعت مضطرب ہے؟۔ اگر آپ ﷺ حکم دیں تو آپ ﷺ کے لئے الگ مکان تعمیر کرایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں! میں اپنے گھر کے لئے نہیں اللہ تعالیٰ کے گھر کے لئے مضطرب ہوں اور چاہتا ہوں کہ مسجد تعمیر کی جائے۔ چنانچہ زمین کا وہ ٹکڑا جس پر پہلے روز اونٹنی آ کر بیٹھی تھی۔ مسجد کے لئے پسند کیا گیا۔ یہ دو یتیم بچوں کی ملکیت تھا۔ انہوں نے بخوشی اسے مسجد کے لئے وقف کر دینے کا ارادہ ظاہر کیا۔

لیکن آپ ﷺ نے اسے اس خیال سے قبول نہ فرمایا کہ بعد میں کوئی یہ نہ کہے کہ نابالغ اور یتیم بچوں سے بلا معاوضہ زمین لے لی گئی اور اس طرح ان کو نقصان پہنچایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم اس کو قیمتاً خریدیں گے۔ اس کی قیمت دس درہم طے ہوئی جو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اپنی ذاتی مال میں سے ادا کی اور پھر اپنی طرف سے اسے مسجد کے لئے وقف کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس کی تعمیر کے لئے پہلا پتھر اپنے ہاتھوں سے رکھ کر تعمیر کا آغاز کیا اور تعمیر میں برابر بذات خود صحابہ کرام ؓ کے ساتھ شریک رہے۔ یہ مسجد نبوی کہلاتی ہے۔ بس یہی چار مساجد ہیں جو حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے ہاتھوں تعمیر ہوئیں اور آج تک موجود ہیں۔

مسلمان جب کوئی مسجد تعمیر کرتے ہیں تو ان انبیائے کرام اور خصوصاً خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے اتباع میں ہی اس کام کو سرانجام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مساجد تعمیر کرنے والوں کے اوصاف بیان کئے ہیں اور اس کام کو ایمان واعمال صالحہ کی دلیل قرار دیا ہے کہ جو مسلمان اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرتے اور اس کے دین کی تبلیغ واشاعت کے مراکز آباد کرتے ہیں ان کا ایمان اور اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں معتبر اور قبول ہیں۔

آج اس دینی درسگاہ کے ساتھ اسی طرح ایک مسجد کی تعمیر کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ میں اب بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ میرے لئے اٹھنا، بیٹھنا اور چلنا پھرنا دشوار ہو گیا ہے۔ لیکن جب مولانا محمد عبدالروف فاروقی صاحب نے مجھے مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے کہا، میں ویسے بھی ان جیسے علماء سے محبت کرتا ہوں جو علمائے دیوبند کے مسلک ومشرب کے مطابق دین کی خدمت میں مصروف ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کی برصغیر میں نمائندہ اور اسلام کی ترجمان جماعت علمائے دیوبند کی جماعت ہی ہے۔ لہٰذا جو علماء اس کے ساتھ وابستہ ہیں اور اپنی زندگی دین کے لئے خرچ

کررہے ہیں میں ان کی دل سے قدر کرتا ہوں تو جب مولانا فاروقی صاحب نے مجھے سنگ بنیاد کی تقریب میں شریک ہونے کے لئے کہا تو بیماری اور کمزوری کے باوجود میں نے اس تقریب میں شریک ہونے کا وعدہ کرلیا۔ کیونکہ آخری عمر میں اس طرح کے بابرکت کاموں میں شریک ہونے کی اللہ تعالیٰ سعادت فرمادے تو اس کی بہت بڑی عنایت ہے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس وعدہ کے مطابق مجھے یہاں شریک ہونے کی توفیق بھی محض اپنے فضل وکرم سے دے دی اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی شرکت قبول فرمائے اور اس مدرسہ جامعہ اسلامیہ کو مزید ترقی دے اور مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں اپنے خصوصی خزانوں سے وسائل نصیب فرمائے کہ علمائے اہل سنت والجماعت، علمائے دیوبند کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ رکھیں اور تمام علمائے دیوبند کی جماعتوں پر مشتمل جو جماعت مجلس عمل علمائے اسلام کے نام سے ملک میں کام کررہی ہے اس کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش کریں۔ تاکہ توحید، سنت، آثار صحابہ ؓ اور فقہ اسلامی کی تبلیغ ہوسکے۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد شہدائے اسلام کی تعمیر کو آسان بنائے۔ اس کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے اور ان کو توحید سنت کی تبلیغ واشاعت کا عظیم مرکز بنائے۔ آمین!

عظمت قرآن وتحفظ ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ

مورخہ ۱۷ر جولائی بروز اتوار جامع مسجد کبیر ریلوے اسٹیشن نواب شاہ میں عظمت قرآن وتحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز بعد نماز عشاء سے ہوا۔ تلاوت کلام پاک قاری عطاء الرحمٰن مدنی اور قاری طیب نے کی۔ حافظ نعیم شاکر نے نظمیں پڑھیں۔ پھر مولانا سعید احمد گھوٹکی والوں کا بیان ہوا۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میر پور خاص کے مبلغ حضرت مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا گل حسن گبول گھوٹکی والوں کا بیان ہوا۔ آخر میں حضرت مولانا عبدالغفور حقانی نے خطاب کیا اور دعا کرائی۔ یہ کانفرنس حضرت مولانا عبدالسلام کی زیر صدارت ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا قاری محمد امجد نے انجام دیئے۔ اس کانفرنس میں حضرت مولانا قاری محمد ارشد مدنی کے ایصال ثواب کے لئے خصوصی دعا کرائی گئی۔

ختم نبوت کانفرنس سکرنڈ

مورخہ ۱۸ر جولائی بروز پیر جامع مسجد مدینہ میں جمعیت علماء اسلام سکرنڈ کے تعاون سے ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا مفتی احمد خان نے کی۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز صبح نو بجے تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ مولانا علی احمد چنہ نے نعت پڑھی۔ حضرت مولانا مفتی زین العابدین، حضرت مولانا نظام الدین جوکیو، مولانا تجمل حسین، آخر میں مہمان خاص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میر پور خاص کے مبلغ حضرت مولانا محمد علی صدیقی کا خطاب ہوا اور کانفرنس کا اختتام مفتی احمد خان کی دعا پر ہوا۔ اس کانفرنس میں مولانا مسرور احمد، حضرت مولانا مفتی سلیم اللہ، حافظ عبدالخالق خاصخیلی، مولانا علی نواز پرھیار، مولانا عبدالغفار سمیت دیگر تمام مقامی علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔

علماء کی ذمہ داریاں!

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم نے جامعہ بنوری ٹاؤن کے فضلاء کی اختتامی تقریب میں الوداعی خطاب فرمایا۔ بتاریخ ۱۷ر رمضان ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۸ر اگست ۲۰۱۱ء۔ جسے جامعہ کے فاضل مولانا سید زین العابدین نے نوٹ کر کے ارسال کیا۔ جسے ہم ان کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔

''الحمد لله رب العلمين والصلوٰة والسلام علی اشرف الانبياء والمرسلين وعلیٰ اله وصحبه اجمعين ۰ اما بعد! فأعوذ باالله من الشيطن الرجيم ۰ بسم الله الرحمن الرحيم ۰ فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا فی الدين ۰ ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم يعلهم يحذرون''

محترم علماء کرام!

اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرض کفایہ آپ کے سر پر ڈالا ہے اور اس کا جو مقصد ہے۔ (دونوں فرض کفایہ اور اس کے مقاصد) دونوں کو اس آیت میں جمع کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ''ليتفقهوا فی الدين '' یہ نعمت نصیب کر دی ہے اور اس نعمت کے بعد اب اس نعمت کا شکریہ ہے کہ ''لينذروا قومهم أذا رجعوا اليهم '' ''العلماء ورثة الانبياء '' آج سے آپ کو طالب علم کوئی نہیں کہے گا۔ بلکہ اب آپ کو لوگ مولانا اور مولوی کہیں گے اور یہ جو اللہ کی عظیم نعمت ہے۔ علم دین اور علم شریعت اسلامیہ، کتاب اور سنت یہ سید الانبیاء ﷺ کی میراث ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے اور یہ نعمتیں ہر ایک کو نہیں ملتیں۔ اس کے لئے بھی اللہ کی طرف سے انتخاب ہوتا ہے اور یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا اور یہ جتنی بڑی نعمت ہے اتنا ہی زیادہ اس کا شکر ادا کرنا بھی ضروری ہے اور اس سے بڑی نعمت کیا ہوگی کہ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ بینائی دیتا ہے۔ آنکھیں دیتا ہے۔ جس سے وہ آدمی دیکھتا ہے۔ نشیب وفراز، دایاں بایاں، کھڈا، سیدھا راستہ اور ایک وہ جو اندھا ہے تو ''هل يستوی الاعمیٰ والبصير '' اللہ نے آپ کو ایسی بصیرت دے دی ہے کہ زندگی میں زندگی کے ہر مرحلے میں آپ کے سامنے سیدھا راستہ ہے۔ ''قال الله وقال الرسول '' میں نے بخاری شریف کے درس کے دوران اپنے شیخ محدث العصر حضرت مولانا علامہ سید محمد یوسف بنوری ؒ کا وہ مقولہ سنایا تھا۔ فرماتے ہیں: بخاری شریف کے بارے میں کہ یہ کتاب زندگی ہے۔ ''کتاب الحیات'' اور میں نے یہ بھی آپ کو بتایا ہے کہ دورہ حدیث کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آپ زندگی کے ہر شعبے میں اوّل سے آخر تک کسی مرحلے میں آپ کو کوئی کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوگی۔ کیونکہ

آپ ﷺ کی حیات طیبہ کا مکمل مطالعہ آپ کر چکے ہیں۔ حضور ﷺ کے تمام افعال، اعمال، اخلاق اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مبارک زندگی آپ کے سامنے ہیں اور ہر معاملے میں ان کا طرز عمل آپ کے سامنے آچکا ہے تو بہر حال یہ ایک بہت بڑی منقبت ہے کہ ''العلماء ورثة الانبیاء '' تو اسی وراثت کے ساتھ ساتھ اس کی کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں اور تذکیر کے طور پر کہتا ہوں:

پہلی ذمہ داری

سب سے پہلی ذمہ داری آپ کے اوپر یہ ہے کہ دین کو جس طرح پڑھا ہے اسی طرح اس کو محفوظ رکھیں۔ اس میں کسی قسم کا تغیر وتبدل نہیں ہونا چاہئے۔

دوسری ذمہ داری

پھر اس کو بعینہ اسی حالت میں آگے آنے والی نسلوں تک پہنچانا۔ جیسا کہ آپ ﷺ سے اس پاکیزہ جماعت نے جن کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ انہوں نے آپ ﷺ سے تروتازہ اور پاکیزہ دین کو لیا اور اپنے اعمال میں اپنے اقوال میں اپنے اخلاق میں اس کو لائے اور اس کو اسی طرح آنے والی نسلوں تک پہنچایا۔ تابعین، تبع تابعین کرتے کرتے آج پندرھویں صدی ہجری چل رہی ہے اور الحمدللہ! دین ہمارے پاس اسی حالت میں موجود ہے۔ جس حالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے حاصل کیا تھا اور یہی فریضہ اب آپ کا ہے۔ اگر کسی کو تدریس کا موقع ملتا ہے تو اس دین کو اچھی طرح آپ پڑھائیں اور اس پر آپ محنت کریں۔ اب آپ کو اور موقع ملے گا محنت کا۔ جو کوتاہیاں دوران تعلیم ہوئی ہیں۔ اس کا تدارک کیجئے۔ اس وقت آپ کو جو موقع ملے گا ہر کسی کو یہ موقع نہیں ملتا اور اگر کسی کو خطابت کا موقع ملے تو اس میدان میں صحیح طور پر دین لوگوں تک پہنچانا یہ اس کا فریضہ ہے۔ اسی طرح سے تصنیف وتالیف کا موقع ملے تو وہاں پر بھی۔ بہر حال ہر شعبہ اور ہر میدان میں دین کو صحیح طور پر امت تک پہنچانا یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ عالم کی مثال ایک گلاب کے پھول کی سی ہے۔ پودے پر لگا ہوا ہے۔ وہاں پر بھی خوشبو آئے گی، توڑ کر اپنے پاس رکھ لیا وہاں بھی خوشبو آئے گی، کہیں چھپا دیا وہاں بھی خوشبو آئے گی تو ایک عالم جہاں بھی ہو اس سے علم کی خوشبو آنی چاہئے۔ آپ سفر میں ہوں، حضر میں ہوں یا زندگی کے کسی بھی شعبے میں مشغول ہوں۔ آپ سے علم وعمل کی خوشبو آنی چاہئے۔ ہر آدمی محسوس کرے کہ یہ عالم دین ہے اور اس کے لئے ضروری یہ ہے کہ آپ کا کتاب کے ساتھ ایسا جوڑ ہونا چاہئے کہ جیسے انسان سے سایہ جدا نہیں ہوتا، یعنی ہر موقعہ پر کوئی نہ کوئی کتاب خواہ کسی موضوع پر ہو۔ آپ کے پاس موجود ہونی چاہئے۔ ''خیر جلیس فی زمان کتاب '' اور کتاب ایک ایسا دوست ہے کہ جس سے انسان اکتاتا نہیں ہے اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا کہ کتاب سے تعلق اور اس کے مطالعے سے چوبیس گھنٹے آپ کے علم میں اضافہ ہوگا۔ آپ ﷺ جن کو اللہ نے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ علم دیا ہے۔ ان کو حکم ہو رہا ہے۔ ''وقل رب زدنی علما''

مصر کا سفر

تو بطور تحدیث بالنعمت کے میں آپ کو اپنا تجربہ بتاتا ہوں کہ کافی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ جب عراق،

ایران جنگ ہو رہی تھی تو میں مصر میں کسی کانفرنس میں گیا ہوا تھا اور مصر سے مجھے بغداد جانا تھا تو مجھے ایئرپورٹ پر صبح سات بجے بلایا گیا۔ سات کے معنی یہ کہ میں پانچ بجے اٹھا اور تیاری کر کے ایئرپورٹ پہنچا۔ کاؤنٹر پر گیا تو کہنے لگے کہ جہاز دو گھنٹے تاخیر سے آئے گا۔ میں پریشان بالکل نہیں ہوا اور قاہرہ کا جو ایئرپورٹ ہے پرانا اب تو نیا بھی بن گیا ہے۔ بہت بڑا ہال ہے اور ہو سکتا ہے ہمارے اس دارالحدیث کے ہال سے بھی پانچ چھ گنا بڑا ہو۔ تو وہاں اس وقت پلاسٹک کی کرسیاں ہوا کرتی تھیں تو میں جا کر بیٹھ گیا۔ میرے پاس ایک کتاب تھی۔ میں نے وہ نکالی اور اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ پتہ ہی نہیں چلا دو گھنٹے گزر گئے۔ پھر کاؤنٹر پر گیا تو کہنے لگے کہ دو گھنٹے مزید تاخیر سے آئے گا۔ میں پھر کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اور کتاب دیکھنی شروع کر دی۔ دو گھنٹے بعد گیا پھر وہی بات۔ بہر حال میں کتاب کا مطالعہ کرتا رہا۔ جب نماز کا وقت ہوتا تو وہاں ایک مصلّٰے بنا ہوا تھا۔ وہاں جا کر نماز پڑھ لیتا۔ یا یہ کہ چائے کی طلب ہوتی تو ایک دو گھنٹے میں ایک آدھ کپ چائے پی لیتا تو بہر حال اللہ اللہ کر کے رات بارہ بجے جہاز آ گیا اور انہوں نے مجھ سے سامان لیا۔ بہر حال میں تو سرکاری مہمان تھا۔ مجھے تو زیادہ پریشانی نہیں ہوئی۔ لیکن پھر بھی بہر حال ایسی کرسی جو کہ ایئرپورٹوں پر رکھتے ہی اس لئے ہیں کہ آدمی اس پر سو نہ سکے۔ اس پر صبح سات سے لے کر رات بارہ بجے تک بیٹھنا یہ وقت اللہ نے ایک کتاب کے مطالعہ کی بدولت گزروا دیا۔ راحت کے ساتھ، پھر اس کے بعد بھی رات تین بجے جہاز چلا، تو بہر حال سفر وحضر میں جہاں بھی آپ کے بیٹھنے کی جگہ ہے، سونے کی جگہ ہے، آپ کے سرہانے ایک کتاب ہونی چاہئے اور اس میں بھی پھر یہ ہے کہ ایک تو علمی کتاب ہو اور ایک ذرا ہلکی ہو جس سے زیادہ بوجھ نہیں پڑتا۔ بزرگوں کے سوانح ہیں، ان کے اقوال، ان کے واقعات ہیں کہ جب آپ تھکے ہوئے ہوں تو وہ پڑھ لیں اور جب نشاط ہو تو علمی کتاب کا مطالعہ کریں۔ اس طرح اس سے آپ کے علم میں بھی اضافہ ہوتا رہے گا اور کتاب سے تعلق بھی بڑھتا چلا جائے گا اور بزرگوں کے واقعات سے آپ کے اندر عملی جذبہ بھی پیدا ہوگا۔

تیسری ذمہ داری

تیسری ذمہ داری آپ کے اوپر اپنے علم پر عمل کرنا ہے اور اصل یہی ہے۔ یعنی اصل اور صحیح علم دین جو کہ آپ نے قرآن وسنت سے اپنے اساتذہ کے ذریعے حاصل کیا ہے۔ اس پر عمل کرنا اور اس عمل کو اپنی زندگی کا نصب العین اور مقصد بنانا میرے بھائیو! اصل چیز یہی ہے۔

چوتھی ذمہ داری

چوتھی ذمہ داری آپ کے اوپر یہ ہے کہ اللہ نے آپ کو جو مرتبہ دیا ہے۔ اس مرتبہ کو پہچاننا اور اپنی اس قدر ومنزلت کو ضائع ہونے سے بچانا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ عالم بن گئے۔ اب جا کر ایک ٹھیلا لگا لیا۔ اللہ نہ کرے کبھی انسان پر ایسا وقت بھی آ جاتا ہے۔ لیکن اس میں بھی انسان کو اپنی قدر ومنزلت کو دیکھنا چاہئے۔ اللہ نے ہمیں دین کا سپاہی بنایا ہے۔ آپ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں، مسجد میں امامت، خطابت کا موقع ملے وہ کریں، تدریس کریں، تصنیف وتالیف کا ذوق ہو۔ اس پر توجہ دیں اور سپاہی کا کام یہ ہے کہ ہر موقع پر اپنے آپ کو تیار رکھے۔ ہر قسم کی تربیت حاصل کرے۔

دورہ تدریبیہ کا مقصد

بھائی ہم تو دین کے سپاہی ہیں۔ ہمارے اندر دین کی فکر ہونی چاہئے اور یہ کورس فرق باطلہ کا جو آپ کو پڑھایا گیا ہے وہ اس لئے نہیں پڑھایا گیا کہ آپ ان گمراہ لوگوں کے پیچھے ڈنڈا لے کر پڑ جائیں کہ او فلانے! او فلانے! نہیں بھائی، یہ ایک عالم دین کا کام نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو آپ کو اس لئے پڑھایا گیا ہے کہ حقیقت آپ کے سامنے واضح ہو جائے اور ایک عالم کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے علم میں یہ تمام چیزیں ہوں کہ فلاں طبقے کے کیا عقائد ہیں۔ فلاں طبقے کے کیا عقائد ہیں۔ جب آپ کو ضرورت پڑے گی تو یہ باتیں آپ کو فائدہ دیں گی۔ آپ کو مثبت انداز میں دین کو آگے بڑھانا ہے۔ آپ کو اس کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ آپ کسی کو چیلنج کریں یا کسی کا نام لیں اور اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی خالی گھر ہو تو خالی گھر میں سانپ، بچھو، چوہے اور خدا جانے کیا کیا جانور وہاں بسیرا کر لیتے ہیں۔ آپ یہ چاہیں کہ ہر ایک کو مارتے پھریں تو یہ آپ کے لئے انتہائی مشکل ہے۔ بلکہ اس کا آسان سا طریقہ یہ ہے کہ آپ وہاں ایک چراغ، ایک بلب جلا دیں۔ جب روشنی ہوگی تو خود ہی یہ ساری چیزیں وہاں سے بھاگ جائیں گی۔ یہی اس کا علاج ہے۔ اسی طرح جہاں آپ جائیں وہاں آپ مثبت انداز میں دین پھیلائیں۔

درس قرآن کی ضرورت

اور اگر آپ کو امامت کا موقعہ ملے تو کوشش کریں کہ پانچوں نمازوں میں سے کسی ایک نماز کے بعد درس قرآن شروع کریں۔ لوگوں میں جب دین آئے گا اور جب دین کی روشنی ان کو ملے گی تو تمام فتنے اور جہالت کی تاریکیاں خود بخود دور بھاگ جائیں گی۔

مطالعے کو وسیع رکھیں

اس کے ساتھ ساتھ اپنے مطالعے کو وسیع رکھیں۔

امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر

آج کل میرے مطالعے میں امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر ''ذخیرہ الجنان فی فهم القرآن'' ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں مسلک دیوبند اہل سنت والجماعت کو ایک ایک بزرگ ایسا دیا ہے کہ ان بزرگوں کا ہمارے مسلک سے تعلق خود ہمارے مسلک کے حق ہونے کی دلیل ہے تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پچپن سال ایک مسجد میں درس قرآن دیا ہے اور وہ بھی ٹھیٹھ پنجابی زبان میں تو ان کا درس عوام الناس کے لئے تھا۔ لیکن علماء کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے تو اس کے لئے کوئی تیار نہیں تھا کہ اس کو اردو میں منتقل کر کے شائع کیا جائے۔ چونکہ یہ ایک انتہائی مشکل اور جان جوکھوں کا کام ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ رجال کار پیدا فرمایا کرتے ہیں تو انہی کے شاگردوں میں دو حضرات تیار ہو گئے۔ انہوں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل درس الحمد سے لے کر والناس تک مکمل ریکارڈ کیا ہوا تھا تو انہوں نے وہ کام شروع کر دیا۔ پہلے اس کو لکھتے کیسٹ سے پھر پنجابی سے اردو میں منتقل کرتے۔ پھر تصحیح کر کے شائع کرتے اور اب اس کی دس بارہ جلدیں آ چکی ہیں۔

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ کا ذکر

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ پر تقریباً ڈیڑھ سال پہلے ہم گئے تھے تو وہاں سے واپسی پر ایک جگہ ہم گئے تو وہاں پر ایک عالم نے اس کا سیٹ ہمیں دے دیا۔ پھر گزشتہ دنوں سے ہم نے اس کا مطالعہ شروع کیا۔ اب دو جلدیں ختم ہو چکی ہیں اور تیسری جلد شروع ہو چکی ہے تو میں حیران ہوتا ہوں کہ کتنی محنت کی ان حضرات نے کہ پچپن سال ایک جگہ ٹک کر درس قرآن دیا تو آپ جہاں بھی جائیں آپ کو درس قرآن کا موقع ملے۔ آپ ضرور دیں تفسیر بیان کریں، ترجمہ بیان کریں۔

لیکن اپنے اکابرین کی تفسیروں کے مطالعے کے بعد اس کا بڑا فائدہ ہوگا۔ آپ کو بھی اور عوام کو بھی، عوام کی جہالت دور ہوگی۔ یہ بدعات، رسومات، خرافات یہ سب جہالت کی پیداوار ہے۔ جب قرآن وسنت کی روشنی آئے گی تو یہ جہالتیں خود بخود ختم ہو جائیں گی اور اس کے علاوہ ایک بات اور وہ یہ آپ عالم بن گئے ہیں۔ لیکن یہ مت سمجھیں کہ اب ہماری چھٹی ہو گئی ہے اور سیکھنا سکھانا سب ختم، نہیں بھائی موت تک آدمی طالب علم ہے۔ اگرچہ اب آپ کو کوئی طالب علم نہیں کہے گا۔ لیکن آپ خود ہمیشہ اپنے آپ کو طالب علم سمجھیں۔ جہاں کوئی بزرگ آئیں، بڑے عالم آئیں آپ ان کی خدمت میں چلے جائیں۔ کوئی اچھی بات آپ کو سیکھنے کو ملے فوراً اس کو حاصل کریں۔ میں اب بھی بزرگوں کی کوئی بات سنتا ہوں یا پڑھتا ہوں تو فوراً ہی سوچتا ہوں کہ اپنے اندر یہ کمی رہ گئی تھی۔ اس کا تدارک ہونا چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ پہلے بھی میں یہ بات کئی موقعوں پر عرض کر چکا ہوں کہ اپنی مادر علمی سے وفاء، اسلام ہمیں وفاء سکھاتا ہے اور میں بطور ''تحدیث بالنعمت'' کے یہ بات عرض کرتا ہوں۔ آپ حضرات کی تذکیر کے لئے۔

مراکش کا سفر

میں ایک مرتبہ مراکش میں کسی کانفرنس میں گیا ہوا تھا۔ واپسی پر میں نے سوچا کہ کیوں نہ مصر سے ہوتا ہوا جاؤں کہ وہاں میں نے پڑھا ہے میرے اساتذہ ہیں، ساتھی ہیں۔ دوسرے تعلق والے ہیں تو میں مصری سفارتخانے میں چلا گیا اور وہاں کارڈ بھیجا تو وہاں کا جو کونسل جنرل تھا اس نے فوراً مجھے بلالیا اور اپنے دفتر میں بٹھایا۔ ویسے ہمارے شیخ محدث العصر حضرت مولانا علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مصری جتنے عہدے کے اعتبار سے بڑے ہیں۔ بہت بااخلاق ہوتے ہیں اور ہم پاکستانیوں کی طرح جذباتی بھی ہوتے ہیں۔ بلکہ ہم سے زیادہ ہوتے ہیں تو خیر مجھ سے پوچھا کہ آپ کی کیا خدمت کروں تو میں نے کہا کہ مجھے ویزہ چاہئے۔ تو اس نے فارم منگوائے اور خود بھرنے بھی شروع کر دیئے۔ فارم میں ایک خانے میں ایک سوال یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ کے جانے کا مقصد کیا ہے تو میں نے اس سوال کے جواب میں اس کو ایسا جملہ کہا کہ وہ پھڑک اٹھا۔ جذباتی تو ویسے ہی ہوتے ہیں۔ میں نے کہا: ''وفاء لمصر'' پھر میں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے وہاں سے دکتورہ کیا ہے۔ وہاں پڑھا ہے۔ میرے اساتذہ ہیں، ساتھی ہیں تو وفاء کا تقاضہ یہ ہے کہ میں وہاں جاؤں۔ اپنے اساتذہ سے ملوں، اپنے ساتھیوں سے ملوں، اپنی مادر علمی میں جاؤں، تو اس بات سے اتنا خوش ہوا کہ فوراً ہی ویزہ لگا دیا اور پیسے بھی نہیں لئے۔ تو خیر میں آپ سے اس چیز کا

مطالبہ نہیں کر رہا کہ بھائی دور دراز سے پیسے خرچ کر کے سفر کرو اور جامعہ میں آؤ۔ لیکن بہر حال کسی بھی شکل میں اپنے اساتذہ اور مادر علمی سے تعلق رہنا چاہئے۔ اب اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اپنے نام پر ماہنامہ بینات جاری کرادیں اور اگر آپ کراچی میں رہتے ہیں تو بھائی کبھی کبھی چکر لگا لیا۔ اساتذہ سے ملاقات کر لی اور یہاں پر ایسے ایسے بھی بدنصیب موجود ہیں جو کراچی میں رہتے ہیں اور برسوں گزر جاتے ہیں اپنی شکل نہیں دکھاتے۔ لیکن یاد رکھو اس میں جامعہ اور آپ کے اساتذہ کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ ''مایضرون الا انفسھم'' بے وفاء کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتا۔ مجھے یاد آیا ابھی پچھلے دنوں ایک فاضل کا خط آیا۔ اس میں خط کے ساتھ ایک سو کا نوٹ پڑا ہوا تھا اور اس نے لکھا کہ آپ نے کہا تھا جامعہ کے ساتھ تعلق کے بارے میں تو میں نے یہ ہدیہ بھیجا ہے جامعہ کو۔ تو میں نے سو کا نوٹ دفتر محاسب میں بھجوا کر اس کی رسید منگوائی اور اس کو بھیجی۔ سمجھدار تھا جوابی لفافہ بھی ساتھ ہی لف کیا ہوا تھا۔ تو بہر حال یہ ایک جذبہ ہوا کرتا ہے اور سب سے بڑی چیز آپ کے لئے یہی ہے کہ آپ کا اپنے اساتذہ کے ساتھ مضبوط تعلق ہو۔ اسی طرح سے جامعہ کو اپنے اساتذہ کو اپنے بزرگوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

محدث العصر حضرت مولانا علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعا

میں تحدیث بالنعمت کے طور پر آپ کو بتاتا ہوں کہ جس دن سے ہمارے شیخ محدث العصر حضرت مولانا علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی ہے۔ اس دن سے لے کر آج کے دن تک میں ان کے لئے ہر نماز کے بعد سفر و حضر ہر حالت میں کم از کم ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دعا کرتا ہوں۔ کبھی کوئی اور سورت بھی ملا لیتا ہوں اور اس بات میں میں اگر قسم کھاؤں تو انشاء اللہ حانث نہیں ہوں گا اور میرے ذہن میں ایک فہرست ہے۔ جس میں میرے والدین بھی ہیں۔ اساتذہ بھی ہیں۔ بزرگ بھی ہیں۔ ساتھی بھی ہیں۔ ان سب کے لئے میں دعا کیا کرتا ہوں۔ تو بہر حال آپ نے آٹھ سال یہاں پڑھا ہے۔ کسی نے پانچ سال پڑھا ہے۔ کسی نے صرف دورہ حدیث یہاں پر کیا ہے۔ اس طرح آپ کے ایک دوسرے پر بھی حقوق ہیں۔ آپ حضرات کافی وقت اکٹھے پڑھتے رہے۔ ''وصاحب بالجنب'' صاحب جنب کی تفسیر آپ پڑھ چکے ہیں کہ تھوڑی دیر کے لئے بھی آپ کی کسی کے ساتھ مجلس ہو۔ اس کا بھی آپ پر حق ہے۔ ہمارے بزرگوں نے قرآن وسنت کے احکامات کی عملی تصویر ہمیں دکھائی ہے۔ جس سے مسلمان تو مسلمان غیر مسلم بھی متاثر ہوئے۔

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

چنانچہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک سفر کا واقعہ ہے۔ ہمارے بزرگ عموماً ٹرین میں سفر کیا کرتے تھے اور اس میں بھی تھرڈ کلاس میں کبھی کبھی فرسٹ کلاس میں ہوتا ہوگا۔ تو بہر حال حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سفر کر رہے تھے اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ تو ویسے ہی بہت مشہور و معروف آدمی تھے۔ کیونکہ سیاست میں بھی تھے۔ چنانچہ ہندوؤں کا ایک بڑا لیڈر بھی اسی ڈبے میں آ گیا۔ جس میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ موجود تھے اور ظاہر ہے کہ ''وصاحب باالجنب'' کے مصداق سفر میں جو آدمی آپ کے دائیں بائیں بیٹھا ہے اس کا بھی حق ہے۔ چنانچہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت پر عمل کرتے ہوئے اس کا خیال رکھا۔ کھانے پینے میں، اس طرح سے دوسری چیزوں

میں۔اسی اثناء میں وہ قضائے حاجت کے لئے بیت الخلاء گیا اور آپ جانتے ہیں کہ ریل گاڑیوں میں واش روم ایک طرف بنا ہوا ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ گیا اور جاتے ہی منہ بناتے ہوئے واپس آ گیا۔ حضرت ﷫ نے تاڑ لیا۔ پوچھا کیا بات ہے تو کہنے لگا کہ حضرت واش روم اتنا گندا ہے کہ استعمال کے قابل ہی نہیں۔ خیر بات ختم ہوگئی۔ لیکن حضرت ﷫ کے دل میں فوراً یہ خیال آیا کہ ''وصاحب باالجنب'' یعنی یہ میرا سفر کا ساتھی ہے اور ایک تکلیف میں مبتلا ہے اور ہر آدمی جانتا ہے کہ انسان کو تقاضہ ہو تو اس کو روکنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔

حضرت ﷫ نے سوچا کہ میں اس کے لئے کیا کرسکتا ہوں۔اس کی تکلیف کا ازالہ کیسے کرسکتا ہوں اور اس کو پتہ بھی نہ چلے یہ خیال آتے ہی فوراً اٹھے اور اس انداز سے کہ جیسے خود حضرت ﷫ کو قضائے حاجت کی ضرورت پیش آ گئی ہو۔ لوٹا اٹھایا اور بیت الخلاء کی طرف تشریف لے گئے اور جاکر لوٹے سے پانی بھر بھر کر بیت الخلاء کو صاف کردیا اور واپس آ کر ہندو لیڈر کو کہنے لگے کہ ارے بھائی! وہ تو بالکل صاف ستھرا ہے۔ابھی میں استعمال کر کے آرہا ہوں۔ جایئے آپ! وہ چلا گیا اور جاتے ہی سمجھ گیا بے وقوف تو تھا نہیں، لیڈر تھا۔ سمجھ گیا کہ انہوں نے خود صاف کیا ہے۔ واپس آیا اور آتے ہی سامان اٹھایا اور اگلے ہی اسٹیشن پر اترنے لگا۔ حضرت ﷫ نے اس سے پوچھا کہ آپ کو تو آگے اترنا تھا۔ تو کہنے لگا جی ہاں آگے جانا تھا۔ لیکن مجھے خطرہ ہے کہ اگر مزید کچھ وقت آپ کے ساتھ رہا تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ بہرحال یہ اس کی بدقسمتی تھی۔ تو یہ ہمارے اکابر تھے تو ہمیں بھی چاہئے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا خیال رکھیں۔

پانچویں ذمہ داری

پانچویں ذمہ داری آپ کی یہ ہے کہ اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کریں۔ اب آپ کی شادیاں ہوں گی تو بھائی گھر والوں کے ساتھ بہترین رویے سے پیش آئیں۔ اپنے اندر برداشت، صبر وتحمل پیدا کریں۔ آپ کے اندر ایسے اخلاق ہوں کہ لوگ کہیں کہ بیٹیاں مولویوں کو دینی چاہئیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ تو یہ سمجھیں کہ بنوری ٹاؤن کا فاضل ہے۔ زیادہ معلومات نہیں کی اور سمجھا کہ بنوری ٹاؤن کا فاضل فرشتہ ہوگا اور اپنی بیٹی سے نکاح کردیا۔ نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ مولوی کی شکل میں درندہ ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ یہ پرلے درجے کی جہالت ہے کہ بے جا گھر والوں پر سختی، تشدد، والدین، بہن بھائیوں سے ملنے پر پابندی انتہائی غلط اور بے دینی کی سوچ ہے۔ آپ ﷺ کے اخلاق کی پیروی کیجئے۔ ''وأنك لعلیٰ خلق عظیم'' اپنے آپ کو عملی نمونہ بنا کر پیش کیجئے کہ عالم دین ایسے ہوا کرتے ہیں۔ ایسے بااخلاق اور اچھی صفات والے ہوتے ہیں۔

چھٹی ذمہ داری

اگر اب تک آپ کا کسی بزرگ سے تعلق نہیں ہے تو جہاں آپ کا رجحان ہو جس سے مزاج ملتا ہو ان سے اصلاحی تعلق قائم کیجئے۔ یہ بھی آپ کی ذمہ داری میں شامل ہے اور یہ تعلق بہت زیادہ ضروری ہے اور اس کے بے شمار فوائد ہیں۔ آپ حضرات جانتے ہیں کہ یہ تعلق سونے پہ سہاگہ کا کام دیتا ہے۔ اس سے آپ کے علم وعمل ہر چیز میں ترقی ہوگی۔

تبلیغ کے بارے میں

اور جن دوستوں نے ایک سال کے لئے تبلیغ میں جانے کا ارادہ کیا ہے بہت ہی مبارک ہیں۔ لیکن اس میں بھی آپ محض وقت گزاری مت کیجئے۔ بلکہ تبلیغ کی روح کو سیکھئے اور وہ کیا ہے۔ ’’أدع ألیٰ سبیل ربك باالحکمة والموعظة الحسنة وجادلھم باالتی ھی احسن ‘‘ اسلامی آداب کو، دین کو پھیلانے کے طریقے کو سیکھنا ہے۔ بہرحال یہ تو چند بے ربط باتیں تھیں۔ ایک عالم کے لئے کسی قسم کی ترغیب کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے سامنے سب کچھ کھول دیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو دین کی خدمت کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! وصلی اللّٰہ وسلم علی سیدنا محمد وعلیٰ اٰله وصحبه وسلم!

تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ ادارہ!

دروس سراجی: مصنف: مولانا محمد عارف، مدرس جامعہ باب العلوم کہروڑپکا: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: جامعہ باب العلوم کہروڑپکا ضلع لودھراں!

علم میراث کی اہمیت کا اندازہ حضور ﷺ کے اس فرمان سے لگایا جاسکتا ہے۔ ’’لوگو علم فرائض سیکھو اور سکھاؤ۔ اس لئے کہ وہ نصف علم ہے۔ یہ علم بھلا دیا جائے گا اور میری امت میں سے پہلی چیز جو اٹھائی جائے گی وہ علم فرائض ہے۔‘‘

جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے ذی استعداد، فاضل اور درجہ علیاء کے قابل مدرس حضرت مولانا محمد عارف نے علم میراث پر تدریسی نوٹوں کو جمع کیا ہے اور علم میراث کی اہم ترین کتاب سراجی کی عام فہم شرح کا حق ادا کر دیا ہے۔ اساتذہ وطلباء کے لئے یکساں مفید ہے۔ بڑے بڑے جامعات کے فاضل اساتذہ کی تقاریظ نے کتاب کی اہمیت کو واضح کر دیا ہے۔ امید ہے کہ شائقین مولانا محمد عارف کے سالہا سال کے اس کتاب کے تدریسی تجربہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔

دفاع ناموس رسالت: ترتیب وتبویب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔ صفحات: ۳۶۸۔ قیمت: ۲۳۰ روپے۔ ناشر: ادارہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑ گیٹ لاہور!

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی شخصیات تنقید سے بالاتر ہیں۔ ان میں سے کسی بھی نبی کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی انسان کو کفر وارتداد تک پہنچا دیتی ہے۔ اللہ پاک نے قرآن پاک میں، نبی کریم ﷺ نے احادیث مبارکہ میں، فقہاء کرام نے اپنی اپنی تصنیفات میں اور پوری امت کا اجماع ہے کہ کسی بھی نبی کی شان اقدس میں ادنیٰ گستاخی کے ذریعہ انسان کفر وارتداد کی کھائیوں میں جا گرتا ہے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے قرآن، حدیث، اجماع امت، اقوال فقہاء کرام، رحمت دو عالم ﷺ کی زندگی مبارک میں گستاخان رسول کو دی جانے والی سزاؤں سے کتاب کو مدلل ومبرہن کیا ہے۔ نیز تعزیرات پاکستان کی دفعہ نمبر 295-C کیا ہے؟ کیسے معرض وجود میں آئی۔ اس کے تحفظ کے لئے کتنی جدوجہد کرنا پڑی۔ نیز آسیہ مسیح کیس، مقتول گورنر سلمان تاثیر کے ریمارکس، اس کا قتل، پوپ کی طرفداری کا بھرپور تعاقب کیا ہے، دستیاب ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کی اپنے خاص شاگرد امام ابویوسف ؒ کو وصیتیں!

مولانا محمد ناظم الدین قاسمی!

اب سے ۲۵ سال قبل شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی ؒ کے حکم سے ان کے خلفاء میں سے حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری ؒ نے مجموعہ وصایا امام اعظم ؒ کے نام سے ایک رسالہ مرتب فرماکر مکتبہ امدادیہ باب العمرہ مکہ مکرمہ (سعودی عرب) سے شائع فرمایا تھا۔ اسی زمانہ کا شائع شدہ ایک قدیم وشکستہ رسالہ احقر کو دستیاب ہوا۔ احقر نے اس سے بھرپور استفادہ کیا۔ جس میں حضرت امام اعظم ؒ کی وہ پانچ وصیتیں جمع کی گئی ہیں جو انہوں نے اپنے تلامذہ امام ابویوسف، یوسف بن خالد سمتی، حماد بن ابی حنیفہ، نوح بن ابی ابراہیم اور اکابر تلامذہ کو فرمائیں تھیں۔ ہر وصیت آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ حضرت امام اعظم ؒ کی اپنے شاگرد امام ابویوسف ؒ کو فرمائی ہوئی وصیتوں میں سے منتخب وصایا ان کے مختصراً احوال زندگی کے اضافہ کے ساتھ پیش ہیں۔

آپ کا نام یعقوب، والد کا نام ابراہیم اور کنیت ابویوسف ہے۔ آپ کا نسب نامہ یہ ہے: یعقوب بن ابراہیم بن حبیب بن خنیس بن سعد بن حبتہ الانصاری۔ حضرت امام ابویوسف ؒ انصار مدینہ کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے پردادا سعد ؓ بن بجیر صحابی تھے۔ ان کو سعد بن حبتہ بھی کہا جاتا تھا۔ (حبتہ والدہ کا نام تھا) حضرت سعد غزوہ احد میں شرکت کے متمنی تھے۔ مگر کم سنی کی وجہ سے حضور ﷺ نے قبول نہ فرمایا۔ پھر غزوہ خندق میں شریک ہوکر خوب جنگ میں حصہ لیا۔ اس وقت نوعمر تھے۔ حضور ﷺ نے جو دیکھا کہ بڑی دلیری کے ساتھ جنگ کررہے ہیں تو ان کو بلاکر دریافت فرمایا کہ اے نوجوان تم کون ہو؟ عرض کیا: سعد بن حبتہ ہوں۔ آپ ﷺ نے دعا دی کہ اللہ تیرے نصیب مبارک فرمائیں اور قریب آنے کا حکم دیا۔ جب وہ قریب آئے تو ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر سعد کوفہ منتقل ہوگئے تھے اور وہیں وفات پائی۔ حضرت زید بن ارقم ؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کی نسل کوفہ میں آباد رہی۔ جن میں ایک بڑے ہونہار ابویوسف ؒ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے مشرق ومغرب کو علم سے بھردیا۔ حضرت امام ابویوسف ؒ فرماتے تھے کہ حضور ﷺ نے جو ہمارے پردادا کے سرپر ہاتھ پھیرا تھا میں اس کی برکت خاندان بھر میں محسوس کررہا ہوں۔ مشہور یہ ہے کہ آپ کی ولادت ۱۱۳ھ میں ہوئی۔ لیکن علامہ کوثری نے آپ کا سن ولادت ۹۳ھ کو قرار دیا ہے۔ حضرت امام ابویوسف ؒ حضرت امام اعظم ؒ کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ مشہور شاگرد تھے۔ حدیث وفقہ میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ اصحاب الرائے میں میں نے ابویوسف ؒ سے بڑھ کر کوئی کثیر الحدیث اور پختہ حدیث والا نہیں دیکھا۔ حضرت امام احمد بن حنبل ؒ ان کے تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ نہ صرف قاضی تھے۔ بلکہ قاضی القضاۃ تھے۔ خلفاء بنی عباس میں مہدی، ہادی، اور

ہارون الرشید کے زمانہ میں قضا کی خدمت انجام دی اور ۱۶۶ھ سے لے کر اپنی وفات تک برابر قاضی رہے۔ اس مدت میں انہوں نے بڑے عدل وانصاف کے ساتھ فیصلے کئے۔

شوق علم

حضرت امام ابویوسف ﷫ سترہ سال تک امام اعظم ﷫ کی خدمت میں پابندی کے ساتھ مسلسل حاضری دیتے رہے۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ ان کے بچہ کی وفات ہوگئی تو اس کے دفن میں بھی صرف اس لئے شریک نہیں ہوئے کہ امام اعظم ﷫ کی مجلس کی حاضری کا ناغہ نہ ہو جائے اور بچہ کے کفن دفن کا انتظام اقرباء پر چھوڑ دیا اور خود امام صاحب کی مجلس میں حاضر رہے۔ ابراہیم بن الجراح فرماتے ہیں کہ میں مرض وفات میں عیادت کے لئے حاضر ہوا تو اس وقت بھی علمی گفتگو تھی۔ کچھ دیر غشی رہی، افاقہ ہوا تو مجھ سے فرمانے لگے۔ ابراہیم سوار ہوکر رمی جمار کرنا افضل ہے یا پیدل۔ میں نے کہا پیدل۔ فرمایا غلط۔ میں نے کہا سوار ہوکر۔ ابراہیم کہتے ہیں کہ میں اٹھ کر دروازے تک ہی آیا تھا کہ ان کی وفات کی خبر سن لی۔ یعنی مرتے دم تک علمی مشغلہ میں لگے رہے۔ ایک مرتبہ امام ابویوسف ﷫ بیمار ہوئے تو حضرت امام اعظم ﷫ ان کی عیادت کے لئے گئے۔ عیادت کے بعد باہر آ کر فرمایا۔ اگر اس جوان کی وفات ہوگئی تو بہت بڑا علم ضائع ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ زمین کے بسنے والوں میں سب سے بڑا عالم ہے۔ حضرت امام ابویوسف ﷫ بڑے عبادت گزار بھی تھے۔ قاضی القضاۃ کی ذمہ داریوں کے باوجود روزانہ دوسو رکعت نماز نفل پڑھتے اور روزے بھی کثرت سے رکھتے تھے۔ آپ کی وفات ۱۸۲ھ میں کوفہ میں ہوئی۔

حضرت امام اعظم ﷫ کی اپنی شاگرد امام ابویوسف ﷫ کو وصیتیں

۱...... فرمایا: اے یعقوب! تم اللہ سے ڈرنے کو اور امانت ادا کرنے کو اور تمام عوام وخواص کی خیرخواہی کو لازم پکڑلو۔

۲...... تنہائی میں اللہ سے اسی طرح تعلق رکھو۔ جیسا کہ اعلانیہ طور پر سب کے سامنے اللہ سے تعلق رکھتے ہو۔ خلوت، جلوت میں اخلاص سے اللہ کی طرف متوجہ رہو۔

۳...... لوگوں کے درمیان ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کیا کرو۔ تاکہ لوگ تم سے ذکر سیکھیں اور وہ بھی کرنے لگیں۔

۴...... نمازوں کے بعد اپنے لئے کچھ ورد مقرر کرلو۔ جس میں قرآن کی تلاوت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو۔

۵...... ہر مہینہ میں چند دن ایسے مقرر کرلو۔ جن میں روزے رکھا کرو تاکہ دوسرے لوگ بھی اس میں تمہاری اقتداء کریں۔

۶...... اپنے نفس کی نگرانی کرو تاکہ وہ گناہوں اور لایعنی کاموں میں مشغول نہ ہو جائے اور دوسروں کی بھی نگرانی کرو۔

۷...... خطاؤں میں لوگوں کا اتباع نہ کرو۔ بلکہ صحیح اور درست کاموں میں ان کا اتباع کرو۔ (اس سے مراد دنیاوی انتظامی امور ہیں)

۸...... جب تمہیں معلوم ہو کہ فلاں آدمی اچھا نہیں ہے تو اس کی برائی کا تذکرہ نہ کرو۔ بلکہ اس کے اندر خیر تلاش کرو۔

۹...... موت کو یاد کرو اور استاذوں کے لئے اور ان سب لوگوں کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ جن سے تم نے دین حاصل کیا ہے۔

۱۰...... لعنت اور سب وشتم کا استعمال نہ رکھنا۔

۱۱...... جب مؤذن اذان دے تو مسجد میں داخل ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تاکہ تو عوام تم سے پہلے نہ پہنچ جائیں۔

۱۲...... جو کوئی بات اپنے پڑوسی کی ناقابل اظہار دیکھو اس کی پردہ پوشی کرو۔ کیونکہ تمہارے پاس امانت ہے اور دوسروں کے بھی حالات ظاہر نہ کرو۔

۱۳...... جو کوئی تم سے کسی چیز میں مشورہ طلب کرے تو اس کو وہ مشورہ دو۔ جس میں تم کو یقین ہو کہ یہ مشورہ تم کو اللہ سے قریب کردے گا۔

۱۴...... لالچی نہ بننا، نہ جھوٹا بننا اور نہ ایسی باتیں کرنا جو لوگوں کو چکر میں ڈالنے والی ہوں۔ بلکہ اپنی مروت کو تمام امور میں محفوظ رکھنا۔

۱۵...... ہمیشہ اپنے دل کو غنی رکھنا اور تنگ دستی ظاہر نہ ہونے دینا۔ اگرچہ تنگ دستی ہو۔

۱۶...... تم ہمت والے بننا کیوں کہ جس کی ہمت کمزور ہو۔ اس کا مرتبہ بھی کمزور ہوتا ہے۔

۱۷...... جب راستہ میں چلو تو دائیں بائیں نہ دیکھو۔ بلکہ ہمیشہ نظر زمین کی طرف رکھو۔

۱۸...... دنیا کو حقیر جانو جو اہل علم کے نزدیک حقیر ہے۔ کیونکہ اللہ کے نزدیک اہل علم کے لئے جو کچھ ہے وہ اس دنیا سے بہتر ہے۔

۱۹...... اپنے ذاتی کام اور انتظامی امور کسی دوسرے شخص کے حوالہ کرو۔ تاکہ تم علم پر پوری طرح متوجہ ہو سکو اور اس سے تمہاری عزت محفوظ رہے گی۔

۲۰...... دیوانوں سے بات کرنے سے پرہیز کرنا اور ان لوگوں سے بات مت کرنا۔ جو طلب جاہ کے لئے بحث کرتے ہیں۔

۲۱...... جب تم ایسے لوگوں کے پاس جاؤ جو تم سے بڑے ہوں تو ان کے ہوتے ہوئے اس وقت تک نشست وغیرہ میں برتری اختیار مت کرنا جب تک کہ وہی تم کو برتری نہ دیں۔

۲۲...... جب تم کسی جماعت کے اندر موجود ہو تو نماز پڑھانے میں ان سے آگے مت بڑھنا۔ جب تک وہ خود ہی تم کو بطور اکرام آگے نہ بڑھائیں۔

۲۳...... عوامی تفریح گاہوں میں مت جانا۔

۲۴...... مجلس میں غصہ سے پرہیز کرنا۔

۲۵...... عوام میں اور بازاری لوگوں میں جو شخص تمہارے ساتھ جھگڑے تم اس سے مت جھگڑنا۔

۲۶...... جو لوگ تم سے فقہ حاصل کرنے والے ہوں ان کی طرف پوری توجہ کرنا۔ ان کو اپنی اولاد کی طرح سمجھنا۔

۲۷...... اگر تم دس سال بھی بغیر خوراک اور بغیر کسب معاش کے رہ جاؤ۔ تب بھی علم کی جانب سے روگردانی نہ کرنا۔

۲۸...... عوام کے سامنے صرف اسی بارے میں بات کرنا جس کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے۔ یعنی بقدر ضرورت شرعی جواب دے کر خاموش ہو جاؤ۔

۲۹...... دنیاوی معاملات اور تجارت کے بارے میں عوام کے سامنے بات مت کرنا۔ سوائے ان امور کے جن کا علم سے تعلق ہو۔ تاکہ یہ نہ سمجھا جائے کہ تم کو مال سے محبت ہے اور اس کی رغبت ہے۔

۳۰...... عوام کے سامنے نہ ہنسو۔

۳۱...... بازاروں میں زیادہ مت جاؤ۔

۳۲...... راستوں میں مت بیٹھو۔ اگر تمہیں اس کی ضرورت ہو کہ گھر کے علاوہ کسی جگہ بیٹھو تو مسجد میں بیٹھ جانا۔

۳۳...... دکانوں پر مت بیٹھنا۔

۳۴...... بازاروں اور مسجدوں میں مت کھانا۔

۳۵...... عورتوں کے ساتھ زیادہ گفتگو نہ کرنا اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی کثرت نہ کرنا۔ کیونکہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۳۶...... زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرنا کیونکہ یہ دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

۳۷...... اپنی رفتار میں سکون اور اطمینان اختیار کرنا اور اپنے کاموں میں جلدی مت کرنا۔

۳۸...... جب تم گفتگو کرو تو چیخ و پکار زیادہ نہ کرو۔ نہ آواز بلند کرو۔

۳۹...... اپنے نفس کے لئے سکون اختیار کرو۔ اعضاء و جوارح کو کم حرکت دو تاکہ لوگوں کے نزدیک سنجیدگی ثابت ہو جائے۔

۴۰...... اہل ہواء جو بدعت اعتقادی یا عملی میں مبتلا ہوں۔ ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا نہ کرنا، سوائے اس کے کہ دین کی طرف دعوت دینے کے لئے ان کے پاس جانا پڑے۔

چک چٹھہ میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشر واشاعت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا ہے کہ قادیانیت نے یہودیت اور عیسائیت کی پناہ میں دنیا بھر میں تخریب کاری کا طوفان برپا کر دیا ہے اور خود کو کیموفلج کر رکھا ہے۔ پاکستان کے موجودہ دگرگوں حالات کے پیچھے بھی قادیانی سازش کارفرما ہے۔ قادیانیت دجل، فریب، جھوٹ اور کذب کا دوسرا نام ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چک چٹھہ یونٹ ضلع حافظ آباد کے زیر اہتمام منعقدہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکز چناب نگر کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا غلام مصطفٰے، جامع مسجد عائشہ مرکز ختم نبوت لاہور کے خطیب حضرت مولانا محبوب الحسن طاہر، حافظ آباد کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالوہاب جالندھری، مرکزی مبلغ مولانا محمد عارف شامی، سرگودھا مجلس کے رہنما مولانا اسامہ رضوان اور قاری محمد ناصر میلسوی نے خطاب کیا۔

ایدھی صاحب قوم پر احسان کریں!

مولانا محمد اظہر!

ایدھی فاؤنڈیشن کے بانی جناب عبدالستار ایدھی اپنی سماجی خدمات کے حوالے سے قومی وعالمی سطح پر متعارف ہیں۔ان کی سماجی خدمات کی وجہ سے ان کے بارے میں بالعموم اعتماد واحترام پایا جاتا ہے۔ہم جیسے دورافتادہ لوگ اخبار ورسائل میں ان کی سماجی سرگرمیوں کی تفصیل پڑھ کر ان کے جذبۂ خدمت خلق کو سراہنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔مگر جب وہ مذہب کے بارے میں گفتگو فرماتے ہیں تو یہ دیکھ کر انتہائی صدمہ ہوتا ہے کہ ایک عام مسلمان کو اسلامی شعائر اور دین کی اساسی تعلیمات کا جس قدر علم لازماً ہونا چاہئے۔ایدھی صاحب اس سے بھی نابلد ہیں۔چنانچہ مذہب کے بارے میں ان کی گفتگو لاکھوں کروڑوں راسخ العقیدہ مسلمانوں کی دلآزاری کا سبب بنتی ہے۔

حال ہی میں انہوں نے ''احمدی مسلم پیس ایوارڈ ۲۰۱۱ء'' کے لئے اپنا پیغام دیتے ہوئے کہا۔''انسانیت سب سے بڑا مذہب ہے۔میں کسی تفریق کو نہیں مانتا۔جماعت احمدی جو کام کر رہی ہے وہ رب کو راضی کرنے کے لئے کر رہی ہے۔میں اس کی کامیابی کے لئے دعاگو ہوں۔''

جبکہ ایدھی صاحب کے نمائندے نے مبینہ طور پر قادیانیوں کے لئے ''مسلم'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔جو شریعت اسلامی کے ساتھ آئین پاکستان کی بھی خلاف ورزی ہے۔راقم کی یادداشت کے مطابق ایدھی نے دوتین سال قبل بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے ہندوؤں کے تہوار ہولی کے متعلق بھی کہا تھا کہ:''میں اس میں شرکت کروں گا۔میرے نزدیک اصل انسانیت ہے۔میں مندر میں بھی جاتا ہوں۔گرجا گھر بھی جاتا ہوں۔یہودیوں کی عبادت گاہ میں بھی جاتا ہوں۔''

قادیانیوں کے بارے میں عرب وعجم کے مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وہ سرور عالم حضور خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت اور اسلام کے دیگر بہت سے اساسی عقائد کے منکر ہونے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔پاکستان کی پارلیمنٹ نے ستمبر ۱۹۷۴ء میں قرآن وسنت کی تصریحات کے مطابق قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیرمسلم اقلیت قرار دے دیا تھا۔البتہ قادیانی اور ان کے ہمنوا اس فیصلے کو تسلیم نہیں کرتے اور پاکستان کے خلاف منفی پروپیگنڈے میں مصروف رہتے ہیں۔ایدھی صاحب نے قادیانیوں کے لئے کامیابی کی دعا کر کے اور ان کے نمائندے نے انہیں ''مسلمان'' کہہ کر کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مجروح کئے ہیں۔جس پر انہیں معافی مانگنی اور یہ وضاحت کرنی چاہئے کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں؟ کہیں خدانخواستہ وہ پوری امت کے مؤقف کے برعکس قادیانیوں کو انکار ختم نبوت کے باوجود مسلمان تو نہیں سمجھتے؟۔

جہاں تک ان کی عجیب وغریب شخصیت کا تعلق ہے تو کچھ بعید نہیں کہ قادیانیوں کے بارے میں ان کا عقیدہ اجماعی عقیدہ سے متصادم ہو۔اس لئے کہ وہ اور بھی بہت سے اجماعی مسائل میں اپنی انفرادی رائے کا اظہار کر چکے ہیں۔مثلاً ۲۰۰۳ء میں حج کرنے کے بعد انہوں نے اخبارات کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ:''میں نے ففٹی ففٹی

حج کیا ہے۔ حج کے دوران قربانی نہیں کی اور شیطان کو کنکریاں نہیں ماریں۔ وہ کنکریاں میں سنبھال کر پاکستان لے کر آیا ہوں تاکہ پاکستان میں پائے جانے والے شیطانوں کو مار سکوں۔“ ایدھی صاحب کو کون سمجھائے کہ منیٰ کے میدان میں کنکریاں مارنے کے لئے جو تین جمرات ہیں وہ ”حقیقی شیطان“ نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کے دشمنوں سے اظہار عداوت کی علامات ہیں۔ محبوب حقیقی سے محبت کا تقاضا ہے کہ اس سے جدا کرنے والوں سے عداوت ودشمنی کا برملا اظہار ہو۔ ایدھی صاحب کیسے عاشق خدا ہوئے جو محبوب حقیقی کے دشمنوں سے اظہار عداوت نہ کر سکے اور بزعم خویش ”پاکستانی شیطانوں“ کو کنکریاں مارنے کے لئے یہاں لے آئے۔

مئی ۲۰۰۷ء میں ایدھی صاحب نے روزنامہ ”جنگ“ کے نمائندے کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ:
”میرے نزدیک قربانی کرنے کی بجائے اس کی رقم کو عوام کی فلاح کے لئے خرچ کرنا چاہئے۔ فلاح وبہبود پر خرچ کرنے سے نظام بہتر ہوگا۔“ اس انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ: ”دنیا بھر میں مذہبی لوگوں کو ٹھکرایا جاچکا ہے۔ صرف دو سے تین فیصد لوگ ایسے ہیں جو مذہبی حضرات کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ وگرنہ پادری اور ملا کا کردار ختم ہو چکا ہے اور اس کی مذہبی تشریحات کا پردہ کھل چکا ہے۔“ اسی انٹرویو میں انہوں نے ”مولوی“ کو ظالم اور سرمایہ داروں کا ایجنٹ قرار دیا۔ ان باتوں سے ایدھی صاحب کا غیر متوازن، غیر محتاط اور غیر سنجیدہ ہونا بالکل واضح ہے۔ وہ دیگر ملحدین کی طرح مناسک حج اور قربانی کے بارے میں تضحیک آمیز الفاظ استعمال کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتے۔

اسی انٹرویو میں پوچھا گیا: ”عورت کو پردہ کرنا چاہئے۔“ تو ایدھی صاحب اور ان کی بیگم کا جواب تھا:
”پردہ دل کا ہوتا ہے۔ آنکھوں کا پردہ ہونا چاہئے۔ آنکھوں میں بے شرمی اور بے حیائی ہوتو پردے کا کوئی فائدہ نہیں۔“ مذہب کے علاوہ دیگر قومی معاملات میں بھی ایدھی صاحب افراط تفریط کا شکار ہیں۔ مثلاً ان سے پوچھا گیا: ”پاکستان کو ایٹمی دھماکہ کرنا چاہئے تھا۔“ ایدھی صاحب نے جواب دیا: ”میں اسلحے کے خلاف ہوں۔ اسلحہ دنیا کے کسی ملک کے پاس بھی نہیں ہونا چاہئے۔“ عرض کیا گیا: ”اسلحے کے بغیر فوج کیسے لڑے گی؟“ ارشاد فرمایا کہ فوج بھی نہیں ہونی چاہئے۔ بس صرف سیکورٹی ہونی چاہئے۔ کسی ملک کی بھی فوج نہیں ہونی چاہئے۔ اس پر بیگم صاحبہ (بلقیس ایدھی) نے گرہ لگائی۔ ”سارا بجٹ فوج پر چلا جاتا ہے اور اس سے ملک ترقی نہیں کر سکتا۔“ ماشاء اللہ!

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

ایدھی صاحب کے مذکورہ بالا انٹرویو سے ان کی غیر متوازن شخصیت کے کئی پہلو واضح ہوتے ہیں۔ ہماری ان سے نیازمندانہ درخواست ہے کہ وہ اپنی توجہ سماجی خدمات تک محدود رکھیں تو ان کا قوم کے علاوہ اپنی ذات پر بھی احسان ہوگا۔ اسلام کو چرکے لگانے والے، پہلے ہی بہت سے کرم فرما موجود ہیں۔ ان میں ایدھی صاحب کا اضافہ ان کے عقیدت مندوں کے لئے دلآزاری کا باعث ہوگا۔ یہ درست ہے کہ دین کے بارے میں جبر واکراہ نہیں۔ لیکن طیب خاطر سے دین اور اس کے اصولوں کو قبول کر لینے کے بعد انحراف، گریز یا معاذ اللہ احکام خداوندی کے ساتھ استہزاء کی ہرگز گنجائش نہیں۔ اس لئے ایدھی صاحب سے گزارش ہے کہ وہ دینی عقائد ومسائل کو تختہ مشق نہ بنائیں۔ ان کا قوم پر احسان ہوگا۔

آہ! وہ استاذ العلماء بھی نہ رہے!

ابو معاویہ لاجوری

بین الاقوامی یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک صوبہ خیبر پختونخواہ کے افق پر جو علم وفضل کے درخشندہ وتابندہ ستارے نمودار ہوتے چلے گئے ہیں۔ ان میں وہ آفتاب فضل وکمال بھی ہے جس کی ضیا پاشی اور وباری سے عالم اسلام خصوصاً اسلامیان پاکستان نصف صدی سے زائد منور رہا۔ اس گلشن حقانی کے گلہائے رنگارنگ میں وہ گل سرسبد بھی ہے۔ جس کی بوئے علم وعرفان صدیوں محسوس کی جاتی رہے گی۔ اس بزم حقانی کے سرمستوں میں وہ دانائے راز بھی جس نے ہم عصروں میں ''تفقہ فی الدین'' کا ذوق اور ''تدبیر فی الحدیث'' کا ولولہ تازہ پیدا کیا۔ وہ آج تاریخ کا ایک باب ہے اور جس کی خاکستر سے یہ علمی چنگاری اٹھی۔ اس کی تپش آج تقریباً ملک بھر کے دینی مدارس میں محسوس کی جارہی ہے۔ اس بحر شریعت وطریقت کے کامران غواص کو رب بصیر نے ایسی بصیرت اور حسن تدبیر عطا کی تھی کہ علم وتصوف کی الجھی ہوئی گتھیوں کو بیک جنبش نگاہ اور ایک لحہ مراقبہ سے حل کردیئے۔

قدرت کی فیاضیوں نے جس کو مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی ذکاوت، مولانا گنگوہیؒ کی فقاہت، مولانا نصیرالدین غورغشتویؒ کی علمی شان وعقیدت کا آئینہ دار اور عزم محمودیؒ وحقانیؒ کا پیکر بنایا تھا۔ وہ بیک وقت مفسر، محدث، مفتی اور مجاہد دوراں تھا۔ دنیا نے اس عظیم ہستی کو مفتی اعظم پاکستان' مجاہد اعظم، استاد العلماء والحدیث، مربی زمان اور عاشق مصطفیﷺ جیسے القابات سے نوازا۔ جو اس کی علمی استعداد پر بالکل چست تھے۔ یہ مجموعہ کمالات اور اوصاف حمیدہ رکھنے والی ذات گرامی، مفتی اعظم محدث کبیر، حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحبؒ کی تھی۔ جس کے اقلیم علم وکمال سے سیراب چمن کے وابستگان میں ہمیں بھی ایک تر نوالہ ملا۔

مفتی صاحبؒ یکم شوال المکرم ۱۳۴۴ھ بروز جمعہ بمطابق اپریل ۱۹۲۶ء کو صوبہ خیبر پختون خواہ کے ضلع صوابی علاقہ زروبی میں ولی کامل حضرت مولانا حبیب اللہ مرحوم کے گھر پیدا ہوئے۔ چھٹی جماعت تک زروبی کے مقامی سکول میں عصری تعلیم حاصل کرنے کے بعد کم سنی میں ذہن کی کایا پلٹ گئی۔ اور اپنے والد محترم سے دینی علوم کی درس نظامی کے کتب پڑھیں۔ درس نظامی کی اکثر کتب اپنے والد ماجد سے پڑھنے کے بعد منطق، فلسفہ، حکمت وریاضی شاہ منصور میں مولانا عبدالرزاق صاحب المعروف شاہ منصور بابا سے پڑھے۔ پھر ایک سال کے لئے مزید علمی پیاس بجھانے کے لئے سوات چلے گئے۔ فنون کی کتب تکمیلہ مولانا خان بہادر صاحب المعروف مارتونگی بابا، مولانا محمد نذیر صاحب المعروف چکیسر مولوی صاحب اور مولانا عبدالحکیم اڈیگرامی صاحب سے پڑھے۔ ۱۹۵۱ء میں اس وقت کے صوبہ سرحد کے شاہ ولی اللہ حضرت مولانا نصیرالدین غورغشتویؒ کے ہاں تشریف لائے۔ موقوف علیہ اور دورہ حدیث کی تکمیل کرکے ۱۹۵۲ء میں مولانا غورغشتویؒ سے سند فراغت حاصل کی۔ مولانا حبیب اللہ مرحوم اور ان کا خاندان اس چشم وچراغ کے تکمیل علم پر انتہائی خوش تھے۔ کیونکہ انہیں مسند علم کا صحیح جانشین ملا تھا۔

ایک سال آبائی درسگاہ علاقہ زروبی میں تدریس کے خدمات سرانجام دیں۔ بحرعلم کا یہ غواص قلیل عرصے میں علماء کے نظروں میں جچ گئے۔ ۱۹۵۴ء میں جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں درسگاہ کا آغاز کیا۔ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک متحدہ ہندوستان کے زمانے میں موجودہ مغربی پاکستان کی عظیم دینی درسگاہ تھی۔ گو تاریخی اعتبار سے یہ عظیم دینی درسگاہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے قدیم ادارہ ہے۔

مفتی صاحب ؒ نے جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں ۱۹۶۳ء تک درس وتدریس کی خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۶۴ء میں جامعہ اسلامیہ ضلع چارسدہ میں مسند حدیث کو سنبھالا دیا۔ تین سال یہاں علم حدیث سے مسند حدیث کے گلشن کی آبیاری غوراور تین سال بعد ۱۹۶۶ء کو بانی حقانیہ مولانا عبدالحق ؒ کی خواہش اور اپنے استاد ومرشد حضرت مولانا نصیرالدین غورغشتوی ؒ کے ارشاد پر پاکستان میں بلاشک دیوبند ثانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے۔ مولانا عبدالحق ؒ نے پیرانہ سالی میں دن رات ایک کر کے جس جہد مسلسل سے دارالعلوم حقانیہ کے مسند حدیث کو پروان چڑھایا تھا۔ مفتی صاحب ؒ نے کمال عزیمت سے اس مسند کو مینارہ نور بنادیا۔ تیس سال مسلسل دارالعلوم حقانیہ کے مسند حدیث سے تشنگان علم حدیث کے اذہان کو سیراب کرتا رہا۔ پاکستان کے دینی مدارس میں جہاں مولانا عبدالحق ؒ بانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی ؒ اور مولانا محمد یوسف بنوری ؒ بانیان جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی، مولانا محمد شفیع صاحب ؒ بانی دارالعلوم کراچی اور مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم بانی جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی کے ہونہار شاگردوں نے اس گلشن کو آباد رکھا۔ وہاں اس بات میں دوسری رائے کی گنجائش نہیں کہ اس گلشن کے پاسبانوں میں مفتی محمد فرید ؒ کے فیض یافتگان کا ایک طویل سلسلہ نظر آرہا ہے۔ آج سینکڑوں علمائے کرام ان کے شاگرد صوبہ خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں جگہ جگہ درس حدیث کے انوارات سے امت محمدیہ ﷺ کے نوجوانوں کو علم حدیث سے آراستہ کررہے ہیں۔

مولانا مفتی محمد فرید صاحب مرحوم درس حدیث کے ساتھ تصوف کے بھی امام تھے۔ ضلع صوابی زروبی میں خانقاہ صدیقیہ سال بھر تزکیہ نفس کے طالبان سے آباد رہتی ہے۔ پورے ملک میں مفتی صاحب ؒ کے سینکڑوں خلفاء اور ہزاروں مریدان ہیں۔ سلوک وطریقت سے علماء اور عوام کا تزکیہ نفس کرنا حضرت مفتی صاحب ؒ کا خصوصی طرہ امتیاز رہا۔ اسی لئے کہا جاسکتا ہے کہ آج صوبہ خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں اس سلسلہ سے وابستہ شاید ہی کوئی خلیفہ اور مرید ہوگا جو حضرت مفتی صاحب سے فیض یافتہ نہ ہو۔ ان تمام ہمہ گیر صفات رکھنے کے علاوہ حضرت مفتی صاحب ؒ نے مسند افتاء کو بھی رونق بخشی۔ فقہی مسائل اور افتاء کے میدان میں انہوں نے اپنے مدلل فتاویٰ سے مسلک اہل السنت والجماعت حنفیہ کی ترجمانی کا بھی حق ادا کیا اور آج ’’فتاویٰ فریدیہ‘‘ کے نام سے ایک ضخیم فتاویٰ عوام اور علماء کے الجھے مسائل کو سلجھانے کے لئے ملک بھر کے کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

مادر علمی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں پڑھنے کی نسبت مجھ ناچیز کے لئے کچھ کم نہیں۔ لیکن زمانہ طالب علمی کے حسرتوں میں وہ دن تادیر یاد رہے گا جب ۲۹؍جولائی ۲۰۰۶ء کو دارالعلوم حقانیہ کے مسند حدیث پر اسلاف کی یہ یادگار نشانی مفتی محمد فرید صاحب ؒ بیٹھے تھے اور انتہائی ضعف کی حالت میں ہاتھ کے اشارے سے ہمیں

اجازت حدیث دے رہے تھے۔ بظاہر تو وہ ہاتھ اٹھا کر اجازت حدیث دینے کا رسم پوری کر رہے تھے۔ لیکن میں حلفیہ کہتا ہوں کہ دارالحدیث ہال میں گویا تکمیل علم (مروجہ نصاب تعلیم) کا مرحلہ ہے۔ خوشی اور اضطراب کے ملے جلے جذبات میں طالبان علوم نبوت کی آنکھیں نمناک تھیں۔

آسمان علم وعرفان کا یہ درخشندہ ستارہ ۹؍جولائی ۲۰۱۱ء بروز اتوار بدھ رحلت کر گئے۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے علم وتصوف کی بزم میں جو جگہ خالی ہوئی اس کا افسوس کرنے والے اور اس خلاء کو محسوس کرنے والے بہت ہوں گے۔ لیکن اخلاق وانسانیت اور مسند درس حدیث کی صفت اولین میں جو خلا پیدا ہوگئی۔ اس سے ہمہ خوبیوں کے ساتھ پر کرنے والے عنقا ہیں۔ دعا ہے کہ یااللہ مجھے میرے شیخ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت عالیہ سے حصہ وافر عطا فرما اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

ضلع لودھراں میں قادیانی عبادتگاہ کی تعمیر

لودھراں کے قریب بستی جت والا میں قادیانیوں نے مسجد طرز کی اپنی عبادت گاہ بنانی شروع کی۔ خفیہ طریقے سے اس کا کام چھت تک پہنچ گیا۔ ۱۶؍رمضان المبارک کو ختم نبوت کے کارکن مولانا غلام مرتضیٰ، مفتی عبدالصمد نے دفتر ختم نبوت بہاول پور اطلاع دی اور مجلس بہاول پور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی جماعتی کارکنوں کے ہمراہ موقع پر پہنچ گئے۔ ادھر پولیس رائے جمشید صاحب کی سربراہی میں پہنچی تو مستری مزدور کام چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ۱۸؍رمضان المبارک کو اہل علاقہ کے لئے افطاری کا انتظام کیا گیا۔ مسلمانوں نے ایمانی غیرت کا ثبوت دیا۔ خاص طور پر جناب پیر ظفر علی شاہ، صاحبزادہ پیری فضل الرحمان، منہاج القرآن کے نمائندے جناب نصراللہ بابر نے شرکت فرما کر ختم نبوت کے کارکنوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ پیر ظفر علی شاہ نے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسحاق ساقی کے بیان سے قبل ضلع لودھراں کی انتظامیہ کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اس مرزاڑے کو دو دن کے اندر نہ گرایا گیا تو پھر ہم خود گرائیں گے۔ الحمدللہ ۲۰؍رمضان المبارک کو ٹھیک دو بعد ڈی پی او لودھراں نے کمیٹی والوں کو بھیجا اور مرزائیوں کے مرزاڑے کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ اس کامیابی کے پر اللہ رب العزت کا جتنا شکر یہ ادا کریں کم ہے۔

قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ محفوظ کر لیا گیا

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تحریک پر ضلع وہاڑی کی انتظامیہ نے چک نمبر ۲۴۵؍ای بی گگو منڈی میں قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ، قرآنی آیات اور شعائر اسلامی کو محفوظ کر لیا۔ جس سے علاقہ بھر کے مسلمانوں میں پایا جانے والا اشتعال دور ہوگیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مولانا عبدالستار گورمانی نے تحریک میں شامل تمام دینی وسیاسی جماعتوں، علمائے کرام، صحافیان اور تاجر نمائندوں کی اس کاوش کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ مستقبل میں بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں کو تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے بروئے کار لائیں گے۔

سفر عشق و مستی!

مولانا اللہ وسایا!

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۰ امابعد!

آج کل احتساب قادیانیت کی جلد نمبر ۳۹ پر کام ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ ۱۰ر ستمبر ۲۰۱۱ء تک پریس چلی جائے گی۔ اس جلد میں جن حضرات کے رسائل وکتب شامل ہوں گے ان میں حضرت مولانا محمد جعفر تھانیسری رحمہ اللہ بھی ہیں۔

حضرت مولانا محمد جعفر تھانیسری رحمہ اللہ کا سن ولادت ۱۸۳۸ء اور سن وفات ۱۹۰۵ء ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی کا سن ولادت ۱۸۳۹ء اور سن وفات ۱۹۰۸ء ہے۔ غرض مولانا محمد جعفر تھانیسری رحمہ اللہ اور مرزا قادیانی ملعون قادیان ہمعصر تھے۔ مرزا قادیانی کے رسالہ ''نشانی آسمانی'' کے جواب میں مولانا محمد جعفر تھانیسری رحمہ اللہ نے ''تائید آسمانی وررد نشان آسمانی'' تحریر فرمایا۔ یہ رسالہ سن ۱۸۹۲ء کا تحریر کردہ ہے۔

احتساب قادیانیت کی جلد ۳۹ میں اس کو بھی شامل اشاعت کیا ہے۔ اس رسالہ میں مولانا محمد جعفر تھانیسری رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا کہ سیدنا مہدی وسیدنا مسیح ابن مریم پر میں نے اپنے رسالہ ''برکات الاسلام'' میں بحث کی ہے۔ اب برکات الاسلام رسالہ کی تلاش شروع ہوئی۔ جہاں جہاں ممکن تھا رابطہ کیا۔ لیکن رسالہ نہ ملا۔

چنانچہ حضرت قبلہ سید نفیس الحسینی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز ومعتمد خاص جناب الحاج رضوان نفیس صاحب سے درخواست کی۔ آپ نے لاہور کی تمام اہم لائبریریوں کے ذمہ داران سے رابطہ کیا۔ لیکن ''برکات الاسلام'' رسالہ نہ ملا۔ چنانچہ آپ نے رائے بریلی لکھنؤ حضرت مولانا سید احمد شہید رحمہ اللہ اور حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی لائبریری کے ذمہ دار حضرت مولانا فیضان نگرامی سے رابطہ قائم کیا۔ مولانا فیضان نگرامی مولانا مفتی اویس نگرامی کے خاندان کے چشم وچراغ ہیں۔ ہمارے حضرت سید نفیس الحسینی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز بھی ہیں۔

تکیہ رائے بریلی لکھنؤ امام المجاہدین حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ اور پھر ان کے خاندان کے نیّر اعظم مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کے باعث پورے برصغیر میں علمی وجاہت کا حامل خطہ ہے۔ مولانا محمد جعفر تھانیسری رحمہ اللہ بھی حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ کے براہ راست خلفاء سے تعلق وارادت رکھتے تھے۔ چنانچہ جناب رضوان نفیس کا تیر ٹھکانے بیٹھا کہ تکیہ رائے بریلی لکھنؤ کی لائبریری میں مولانا سید ابوالحسن ندوی رحمہ اللہ میں کتاب ''برکات الاسلام'' مل گئی۔ جناب رضوان نفیس صاحب نے رمضان المبارک سے قبل خوشخبری سنائی کہ کتاب ای میل سے وہ بھجوا رہے ہیں۔

انہوں نے بھجوائی۔ لیکن ای میل میں ۸۰ صفحات پھنس گئے۔ پھر رابطہ کیا۔ انہوں نے متعلقہ صفحات بھجوائے۔ لیکن ۴۰ صفحات پھر نہ مل سکے۔ پھر سہ بارہ رابطہ کیا۔ تب کہیں وہ ۴۰ صفحات بھی مل گئے۔

اللہ رب العزت، مخدومی جناب رضوان نفیس صاحب کو بہت ہی جزائے خیر دیں۔ دن رات وہ برابر فکر

مندر ہے۔تب کہیں جا کر وہ کتاب ای میل سے مکمل وصول ہوئی۔کل ۲۰۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ہے۔ بہت عمدہ نسخہ ای میل سے میسر آیا۔فقیر نے اسے حرفاً حرفاً پڑھا۔اشاعت کی غرض سے اسے سیٹ بھی کیا۔ یہ کتاب انسان کی پیدائش سے قیام قیامت تک کے اہم اہم عنوانات پر مشتمل ہے۔

اس میں تیس کے قریب صفحات سیدنا مہدی علیہ الرضوان کے ظہور، سیدنا مسیح ابن مریم علیہما السلام کے نزول پر بھی احادیث کے حوالہ سے بحث کی ہے اور بہت قابل قدر مباحث ہیں۔لیکن وہ حصہ قادیانی ملعون کی تردید کے نقطہ نظر سے نہیں لکھا گیا۔ بلکہ نفس مسئلہ پر بحث ہے۔

اس لئے اس جلد ۳۹ میں اسے شامل نہیں کیا گیا۔قارئین کتاب کے حصول کے لئے یہ سفر عشق و مستی اکیلے جناب رضوان نفیس نے کیا۔جو ہم سب کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں۔

عذاب قبر کا عبرت انگیز واقعہ!

حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے ایک ملنے والے تھے۔مولوی مصطفیٰ صاحب انہوں نے ایک عجیب واقعہ بیان کیا کہ دلی میں جمنا میں سیلاب آیا جس سے قریب کے قبرستان کی کچھ قبریں اکھڑ گئیں۔ایک قبر کھلی تو کچھ لوگوں نے دیکھا کہ مردہ پڑا ہوا ہے اور اس کی پیشانی پر ایک چھوٹا سا کیڑا ہے وہ جب ڈنگ مارتا ہے تو پوری لاش لرز جاتی ہے۔تھرا جاتی ہے اور اس کا رنگ بدل جاتا ہے۔تھوڑی دیر بعد جب وہ لاش اپنی اصلی کیفیت پر آجاتی ہے تو وہ پھر ڈنگ مارتا ہے۔لاش کی پھر وہی کیفیت ہو جاتی ہے۔سب دیکھ رہے ہیں اور حیران ہیں۔ایک دھوبی تھا۔ جمنا کے گھاٹ پر آیا تھا۔اس سے دیکھا نہیں گیا۔اس نے ایک کنکری اس کو ماری تو وہ کیڑا اچھلا اور اس دھوبی کی پیشانی پر آکر ڈنگ مارا اور پھر وہیں جا کر بیٹھ گیا تو وہ دھوبی چلانے لگا اور تڑپنے لگا اس سے کسی نے پوچھا کہ کیا حال ہے؟ تو اس نے کہا سنو! مجھے ایسی تکلیف ہے کہ مجھے نہ صرف ایک بچھو اور ایک سانپ نے کاٹا ہے اور نہ صرف آگ کا کوئی شعلہ میرے بدن پر رکھ دیا گیا ہے۔ بلکہ مجھے ایسی تکلیف ہے کہ میرے بدن کے ایک ایک عضو میں بلکہ ایک ایک رونگٹے اور بال میں گویا ہزاروں لاکھوں بچھو اور آگ کی چنگاریاں بھر دی گئی ہوں۔ ایسی کیفیت ہے۔چنانچہ وہ تین دن تک یوں ہی تڑپتا رہا۔پھر انتقال کر گیا تو مولوی مصطفیٰ صاحب فرماتے تھے کہ میں سمجھ گیا کہ یہ اس دنیا کا کیڑا نہیں بلکہ برزخ کے عذاب کی شکل ہے۔

میں نے سوچا کہ اس کے لئے دوسرا علاج ہے۔قریب جا کر ہمت کر کے بیٹھا اور کچھ سورتیں ’’یٰسین شریف اور قل ھو اللہ احد‘‘ وغیرہ پڑھنا شروع کیا۔ جب میں نے قرآن کریم کی تلاوت شروع کی تو وہ کیڑا چھوٹا ہونا شروع ہوا اور ہوتے ہوتے ذرا سا ہو کر ختم ہو گیا۔ جب وہ ختم ہو گیا تو ہم لوگ بہت خوش ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عذاب سے نجات دی۔ اس کا کفن برابر کر کے قبر بند کر دی گئی۔ اب اس سے گناہوں کی سزا کا اندازہ لگایئے۔ معلوم نہیں اس سے کون سا جرم ہوا ہوگا۔ خدا کے غضب کی کون سی شکل اس میں ہو۔ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اللہ پاک سب کو فکر آخرت نصیب فرمائیں اور عذاب قبر سے محفوظ رکھیں۔ آمین!

بھکر میں گوہر شاہی کے پیروکار پر مقدمہ کی روئیداد!

ڈاکٹر دین محمد فریدی!

۲/فروری ۲۰۱۰ء کو بندہ اپنی ہمشیرہ کے جنازے میں شامل ہونے کے لئے ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گیا ہوا تھا۔ بعد نماز ظہر تدفین سے فارغ ہوا تو موبائل پر گھنٹی آئی۔ دیکھا تو نمبر نیا تھا۔ آن کیا تو آواز آئی کہ میں نعیم اللہ موضع ماہنی حیدرآباد تھل سے بول رہا ہوں۔ ہمارے سکول میں ماسٹر حبیب اللہ نے ریاض احمد گوہر شاہی کے عقائد پر مبنی لٹریچر تقسیم کیا ہے۔ ہم اس کا سدباب کیسے کریں۔ کسی دوست نے آپ کا نام اور نمبر دیا ہے کہ ختم نبوت والے ہی کوئی رہبری کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ لٹریچر اور گواہ قابو کرو۔ بندہ چار فروری کو بھکر پہنچ جائے گا۔ اس کا حل سوچیں گے۔ کوئی ہنگامہ نہ کریں۔ ان کو آئین کے شکنجے میں لائیں گے۔

دراصل اس علاقہ میں کافی عرصہ سے یہ فتنہ سر اٹھا رہا تھا۔ اس سلسلہ میں حیدرآباد تھل اور منکیرہ تھل میں بریلوی مکتب فکر کی طرف سے جلوس ہڑتالیں وغیرہ ہوئیں۔ زوردار تقریریں بھی ہوئیں۔ مگر آئینی جدوجہد نہیں ہوئی۔ کوئی مدعی گواہ سامنے نہیں آیا۔ دو پرچے گوہر شاہیوں کے خلاف ہوئے۔ مگر صحیح پیروی نہ ہونے کی وجہ سے ملزمان ضمانت کرا کر پرچے خارج کرا گئے۔ الٹا انہوں نے علاقہ کے پندرہ بریلوی مکتبہ فکر علماء کے خلاف سیشن عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا کہ ہم بریلوی اہل سنت ہیں۔ یہ علماء ہمیں ناجائز تنگ کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک دو اجلاس بھی ہوئے۔ میں نے اجلاسوں میں استدعا کی کہ اس فتنہ کا سدباب پہلے بھی ختم نبوت کی جماعت نے کیا ہے۔ اب بھی آپ حضرات ہمارے حوالے کر دیں۔

بہرحال میں نعیم اللہ کے فون سے مطمئن ہوا کہ یہ مضبوط آدمی ہے۔ میرے بھکر واپس پہنچنے پر نعیم اللہ ۵/فروری کو میرے پاس پہنچا۔ تمام ثبوت یہاں تک کہ ہائی سکول ماہنی کے تمام سٹاف بمعہ ہیڈ ماسٹر بیانات بھی تھے۔ ۶/فروری کو بندہ نے نعیم اللہ کو مدعی بنا کر درخواست لکھوائی۔ تمام ریکارڈ بھی ہمراہ لف کیا۔ ڈی پی او بھکر سید پرویز قندھاری کے پیش ہوئے۔ انہوں نے بغور درخواست پڑھی۔ وہیں پر ڈسٹرکٹ اٹارنی بھکر تھا۔ دستخط کر کے برائے قانونی رائے اس کے حوالے کر دی۔ پبلک پراسیکیوٹر اور ڈی ایس پی لیگل کی رائے کے لیے ہماری درخواست دفاتر کے چکر کاٹتی رہی۔ ہم نے بھی پیچھا نہیں چھوڑا۔

بندہ ہر مرحلہ کی اطلاع سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ خواجہ خلیل احمد سے عرض کرتا رہا کہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب ﷫ نے قادیانیت کے محاذ پر لگایا تھا اور مضبوطی سے پشت پناہی کی تھی۔ اب تو فتنہ گوہر شاہی سے بھی مقابلہ ہے۔ حضرت خواجہ خلیل احمد نے فرمایا اللہ بھلی کرے گا۔

نعیم اللہ کا فون آیا کہ گستاخ رسول ماسٹر حبیب اللہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ میں نے فوراً ڈی پی او سے رابطہ کر کے انہیں مبارکباد دی اور استدعا کی کہ اس کے گھر سے گوہر شاہی ملعون کا لٹریچر برآمد کر کے مقدمہ مال بنایا

جائے۔ ڈی پی او نے پوچھا کہ اس سے کیا ہوگا۔ میں نے عرض کیا جناب اگر لٹریچر برآمد کر کے مقدمہ مال نہیں بنایا جاتا تو یہ عدالت میں انکار کر جائے گا اور کہے گا کہ میں بریلوی اہل سنت ہوں۔ میرا یہ عقیدہ ہی نہیں۔ دوبارہ پولیس نے اس کے گھر چھاپہ مارا تو ریاض احمد گوہر شاہی کا لٹریچر برآمد ہوا۔ جو کہ شامل مقدمہ کرلیا گیا۔ بندہ اپنے ساتھیوں سے رابطہ میں تھا۔ معلوم ہوا کہ ملزم کو مورخہ ۱۰۔۵۔۱۲ کو سول جج منکیرہ کی عدالت میں پیش کیا جائے گا

بندہ صبح سویرے منکیرہ سول جج کی عدالت میں پہنچا۔ جناب عبدالجبار ہاشمی حافظ فیض محمد ایڈووکیٹ کو تیار کیا۔ نعیم اللہ بھی چند دوستوں سمیت پہنچا۔ عدالت میں ملزم کو پیش کیا گیا۔ ملزم نے عدالت میں بیان دیا کہ میں سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کا پیروکار ہوں۔ اس پر ہم نے وکلاء کے ذریعے گوہر شاہی ملعون کے وہ عقائد جن سے توہین رسول ﷺ ہوتی تھی پیش کر دیئے۔ پولیس نے تو ملزم کے خلاف ۲۹۸ سی کے تحت ایف آئی آر کاٹی تھی۔ مگر عدالت نے دلائل سن کر اور دونوں طرفین کے وکلاء کی بحث کے بعد فیصلہ دیا کہ ملزم پر توہین رسالت کے ارتکاب کی وجہ سے ۲۹۵ سی لاگو ہوتی ہے۔ اس فیصلہ سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

ظہر کی نماز پڑھ کر جمعیت علمائے اسلام کے سرپرست مولانا محمد عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوری تفصیل بیان کی۔ مولانا بہت خوش ہوئے۔ دعائیں دیں۔ مٹھائی کھلائی اور مبلغ تین سو روپے نقد انعام بھی دیا۔ مولانا کے انعام اور دعاؤں نے تمام تھکاوٹ دور کر دی۔ ۱۷ر اور ۱۹ر مئی کو ملزم کو ایڈیشنل سیشن جج بھکر کی عدالت میں دفعہ ۲۹۵ سی ختم کرانے اور ملزم کی ضمانت کرانے کے لئے بحث ہوئی۔ ہمارے وکلاء راؤ محمد اسلم، عبدالجبار ہاشمی، رانا انتظار وغیرہ نے بہترین دفاع کیا۔ ملزم کے وکیل روز بدلتے رہے۔ مگر نہ ضمانت ہوئی۔ نہ دفعہ ختم ہوئی۔ ملزم نے ہائیکورٹ میں درخواست ضمانت دائر کی۔ ۲۴ر دسمبر ۲۰۱۰ء کو ہائیکورٹ نے ضمانت لے لی اور دفعہ ۲۹۵ر سی برقرار رکھی۔ ملزم ضمانت پر رہا ہو کر عدالت حاضر نہ ہوا۔ جس پر جناب محمد اعظم سروہا ایڈیشنل سیشن جج منکیرہ نے ملزم کو عدالتی اشتہاری قرار دے کر یک طرفہ کاروائی شروع کر دی۔

استغاثہ کے گواہ اور سرکاری گواہ ۲۸ر مارچ ۲۰۱۱ء سے ۲۲ر اپریل ۲۰۱۱ء تک بھگت گئے۔ اب ملزم کے پانچ پانچ لاکھ کے دو ضامنتیوں کے خلاف کاروائی جاری ہے۔ مگر ضامن حاضر عدالت نہیں ہو رہے۔ بار بار سمن بھیجے گئے۔ مگر تعمیل کے باوجود ضامن بھی حاضر عدالت نہ ہوئے۔ ۲۲ر اپریل ۲۰۱۱ء کو ضامنوں کے خلاف وارنٹ گرفتاری قابل ضمانت عدالت ہذا سے جاری ہوئے۔ ہم ہر تاریخ پر عدالت حاضر ہوتے ہیں۔ اس مقدمہ سے پہلے علاقہ تھل میں ملعون گوہر شاہی کے پیروکاروں نے اودھم مچا رکھا تھا۔ پورا علاقہ میں دین سے واقف قلیل افراد ہیں۔ مقدمہ قائم کرنے کے بعد ملعون گوہر شاہی کے پیروکار زیر زمین چلے گئے ہیں۔ مگر ان کا تعاقب جاری ہے۔

۲۵ر جون ۲۰۱۱ء کو ملزم حبیب اللہ کے دونوں ضامن سمیر اور احمد حسن عدالت حاضر ہوئے۔ عدالت نے ضامنوں کو مبلغ تیس تیس ہزار روپے جرمانہ ملزم حبیب اللہ ملعون کو اشتہاری اس کی جائیداد قرق کرنے کا حکم سنایا۔ اور فائل کھلی رکھی۔ تاکہ ملزم جب بھی ملے فوراً گرفتار ہو۔ فیصلہ کی اطلاع جیسے ہی مسلمانوں کو ملی ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ یہ سب کچھ اللہ رب العزت کے کرم اور حضرت خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ کی دعاؤں سے کامیابی ملی۔

دو اینٹیں!

اشتیاق احمد!

آج ہم اس مجلس میں دو اینٹوں کا ذکر کریں گے۔ پہلی اینٹ کا ذکر سنئے! یہ ذکر ہم نے لیا ہے۔ ’’مسیح موعود کے مختصر حالات‘‘ نامی کتاب سے۔ مؤلف نے اس کتاب میں لکھا ہے:

سردی کا موسم تھا۔ آپ کے ایک بچے نے (یعنی مرزاغلام احمد قادیانی کے ایک بچے نے) آپ کی واسکٹ کی ایک جیب میں ایک بڑی اینٹ ڈال دی۔ آپ جب لیٹتے تو وہ اینٹ چبھتی۔ کئی دن ایسا ہی ہوتا رہا۔ ایک دن مرزا قادیانی اپنے خادم سے کہنے لگے۔ میری پسلی میں درد ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے۔

وہ حیران ہوا اور آپ کے جسم مبارک پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ اس کا ہاتھ اینٹ پر جا لگا۔ جیب سے اینٹ نکالی۔ دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا چند روز ہوئے محمود نے میری جیب میں ڈال دی تھی اور کہا تھا کہ اسے نکالنا نہیں۔ میں اس سے کھیلوں گا۔

آپ ذرا اس پیرے کو پھر غور سے سن لیں۔ کیونکہ ہم اس پیرے کا تجزیہ کریں گے۔ لیجئے غور سے سنئے:

’’سردی کا موسم تھا......‘‘ آپ نے پیرا پھر سنا۔ اس پیرے کے الفاظ۔ یہ چند باتیں کھل کر سامنے آتی ہیں:

ا...... آپ کے ایک بچے نے ایک بڑی اینٹ آپ کی واسکٹ کی جیب میں ڈال دی۔ آپ اس وقت یہاں اس مجلس میں جتنے ختم نبوت کے شیدائی بیٹھے ہیں۔ ان سبھی نے اینٹ دیکھی ہے یا نہیں؟۔ آپ سب کا کہنا ہے کہ دیکھی ہے۔ چلئے! آپ نے چھوٹی اینٹ بھی دیکھی ہوگی اور بڑی بھی اور کیا آپ جانتے ہیں، بڑی اینٹ کا وزن کتنا ہوتا ہے۔ آپ بتائیں کتنا ہوتا ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے بڑی اینٹ دو کلو کی ہوتی ہے۔

اب دیکھئے! دو کلو کی اینٹ مرزا قادیانی کی واسکٹ میں ڈال دی گئی اور یہ اینٹ ایک آدھ منٹ نہیں کئی روز تک مسلسل مرزا قادیانی کی واسکٹ کی جیب میں رہی۔ ٹھیک ہے...... کیونکہ مرزا قادیانی کے الفاظ ہیں چند روز ہوئے یہ جو چند کا لفظ ہے ایک کے لئے نہیں بولا جاتا۔ دو کے لئے بھی نہیں بولا جاتا۔ دو سے زیادہ کے لئے ہی بولا جاتا ہے...... کیا خیال ہے آپ کا...... ہاں! تو وہ دو کلو کی اینٹ مرزا قادیانی کی واسکٹ کی جیب میں کئی دن تک رہی۔ اب ظاہر ہے مرزا قادیانی کئی دن تک صرف بستر پر تو نہیں رہا۔ سونے کے علاوہ چلا بھی پھرا بھی۔ اٹھا بھی اور بیٹھا بھی۔ ان چند دنوں کے دوران اس نے پانچ وقت کی نماز بھی پڑھی۔ نماز کے لئے وضو بھی کیا اور واسکٹ کی جیب میں دو کلو کی اینٹ موجود رہی۔ اس پیرے سے یہ بات بھی صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی رات کو سوتے ہیں۔ اپنی واسکٹ نہیں اتارتا تھا۔ اگر اتار دیتا تھا تو اینٹ چبھ نہیں سکتی تھی۔ اینٹ تو اسی صورت میں چبھ سکتی تھی۔ جب وہ جیب ہی میں ہو۔

آگے چلئے۔ کئی دن اینٹ مرزا قادیانی کی جیب میں رہی۔ لیکن مرزا قادیانی کو اس کا احساس تک نہ

ہوا۔ مرزا قادیانی چلتا پھرتا رہا۔ وضو کرتا رہا۔ نماز پڑھتا رہا۔ لیکن اسے اینٹ کا وزن یعنی پورے دو کلو کا وزن اسے محسوس تک نہیں ہوا۔ چند دن کے دوران مرزا قادیانی نے ایک بار بھی جیب میں ہاتھ نہیں ڈالا۔ نہ دو کلو وزن سے اسے احساس ہوا کہ اس کی واسکٹ کی جیب میں کوئی چیز ہے۔ اسے پتہ کب چلا۔ جب خادم سے کہا کہ میرے پہلو میں درد ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے۔ مرزا قادیانی کی یہ بات سن کر خادم نے مرزا قادیانی کے بدن پر ہاتھ پھیرا۔ اس وقت اس کی واسکٹ کی جیب میں اینٹ کا پتا چلا۔ مطلب یہ کہ چند دن تک مرزا قادیانی اینٹ جیب میں لئے گھومتا رہا۔ جس کا وزن دو کلو تھا۔ دو کلو وزن کا مرزا قادیانی کو احساس تک نہیں ہوا۔ نہ دیکھنے والوں کو اینٹ کی وجہ سے واسکٹ کی پھولی جیب نظر آئی۔ جب اینٹ کے بارے میں خادم نے بتایا تب مرزا قادیانی کو بھی یاد آ گیا کہ اس کے بیٹے محمود نے وہ اینٹ واسکٹ کی جیب میں ڈالی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ اسے جیب سے نکالنا نہیں میں اس سے کھیلوں گا۔

آپ غور کریں مرزا قادیانی کتنے آرام سے بھول گیا اینٹ کے بارے میں۔ چند دن تک اسے پتا تک نہیں چلا کہ جیب میں اینٹ ہے۔

اب ہم مرزائیوں سے کہتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی واسکٹ یا قمیص کی جیب میں ایک ایک اینٹ رکھیں۔ اس اینٹ سمیت تین چار دن تک گھومیں پھریں اور رات کو اس اینٹ سمیت سوئیں۔ مرزائیوں کو اپنے نبی کی اس سنت پر ضرور عمل کرنا چاہئے۔ یہ تجربہ ضرور کرنا چاہئے۔

اس کے ساتھ ہی ہمارا انہیں ایک مشورہ بھی ہے اور وہ یہ کہ یہ تجربہ کرنے سے پہلے ان سب کو اپنی اپنی جیبیں بھی بڑی کرانی ہوں گی۔ درزیوں کی خدمات حاصل کرنی ہوں گی۔ شاید اس سنت پر عمل کر کے اس تجربے کا مزہ چکھ کر انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ کس جھوٹ کے جال میں پھنس گئے اور اپنی آخرت برباد کر چکے ہیں۔ اب بھی وقت ہے۔ عقل پر پڑی اس اینٹ سے پیچھا چھڑا لیں۔ اور آخرت سنوار لیں۔

اب ہم آتے ہیں دوسری اینٹ کی طرف۔ پہلی اینٹ یعنی واسکٹ والی اینٹ سے پیچھا چھڑا کر ہم دوسری اینٹ کا دامن تھام لیں۔ اس اینٹ کے سائے میں آ کر اپنی آخرت بنا لیں۔ سنئے وہ اینٹ کونسی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی نے ایک گھر بنایا اور اسے بہت عمدہ بنایا اور اسے خوب سجایا بنایا۔ مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ یعنی اس جگہ اینٹ نہیں لگائی۔ اب لوگ اسے دیکھنے کے لئے گروہ در گروہ آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی (کہ عمل مکمل ہو جاتا اس کی تعمیر مکمل ہو جاتی) چنانچہ میں نے اس جگہ کو پر کیا اور مجھ سے ہی قصر نبوت مکمل ہوا اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔ مجھ پر تمام رسول ختم کر دیئے گئے۔“ (بخاری، مسلم)

اب اس عمل میں کیا کسی اور اینٹ کی گنجائش ہے۔ نہ تشریعی، نہ غیر تشریعی اور نہ واسکٹ والی اینٹ کی۔ اللہ تعالیٰ ایسی تمام اینٹوں سے بچائے اور ہمیں بس نبوت کے محل کی آخری اینٹ کے چاہنے والوں میں شمار کر لے۔ آمین!

یہ تھا دو اینٹوں کا ذکر!

بسلسلہ احتساب قادیانیت ...... چودھویں صدی کا مسیح!

مولانا اللہ وسایا!

الحمدللہ! اس وقت تک ’’احتساب قادیانیت‘‘ کی ۳۸ جلدیں شائع ہوچکی ہیں۔ ۳۹ویں جلد کے پروف پڑھے جارہے ہیں۔ آج کی مجلس میں قارئین کو ایک خوشخبری سنانے کو دل چاہتا ہے۔ وہ یہ کہ ۱۳۲۲ھ مطابق (۱۹۴۰ء) کو حکیم مظہر حسن قریشی داروغہ آبکاری چھاؤنی سیالکوٹ نے ایک کتاب بطرز ناول مرزا قادیانی کی تردید میں ۵۱۲ صفحات پر مشتمل شائع کی۔ جس کا نام مصنف نے ’’چودھویں صدی کا مسیح‘‘ رکھا۔ آج سے ربع صدی قبل ایک کتاب کی تلاش میں جناب پروفیسر عبدالجبار شاکر کی خدمت میں ملتان روڈ لاہور حاضر ہوا۔ بیت الحکمت لائبریری کا وزٹ کیا۔ مطبوعہ کتب جو میسر آئیں ان کو علیحدہ کیا، کہ ان کی فوٹو کرانی ہے۔ خیال تھا کہ ادائیگی ہم کردیں گے۔ فوٹو پروفیسر صاحب کرانے کی بابت اپنے اہل کار کو حکم فرمادیں گے۔ فقیر نے یہی عرض کی۔ پروفیسر صاحب مسکرائے اور فرمایا آپ کتابیں لیجائیں۔ حسب سہولت فوٹو کرالیں۔ اور کتابیں مجھے واپس بھجوادیں۔

اس عنایت واعتماد پر فقیر نے ممنون احسان تو خیر ہونا ہی تھا۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ اس پر تعجب ہوا کہ پروفیسر صاحب سے پہلی ملاقات ہے۔ اس سے قبل ایک دوسرے کے نام سے غائبانہ جان پہچان تھی۔ اتنا اعتماد کون کرتا ہے؟۔ پروفیسر صاحب فقیر کے تعجب کو بھانپ گئے اور فرمایا۔ مولانا! ہر ایک سے ایک جیسا معاملہ نہیں ہوتا۔ کتابوں کو دینا تو درکنار دکھانے میں بھی احتیاط کرتا ہوں۔ لیکن آپ ذمہ دار ادارہ کے ذمہ دار فرد ہیں۔ اگر آپ میں احساس ذمہ داری نہیں ہوگا تو کس میں ہوگا؟۔ ردقادیانیت کی کتابوں سے آپ سے زیادہ کون استفادہ کرے گا؟۔ لیجائیے۔ فوٹو کرائیے۔ مجھے یقین ہے کہ ایک سطر ضائع ہوئے بغیر اصل کتب مجھے مل جائیں گی۔ (چنانچہ بحمدہ تعالیٰ ایسے ہوا۔)

اتنے میں میز پر چائے آگئی۔ پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ میں برطانیہ گیا تھا۔ ایک دوست کے ہاں ردقادیانیت پر ایک کتاب دیکھی۔ فوٹو کرالیا۔ نامکمل ہے۔ آپ اسے دیکھ لیں۔ آپ کے پاس نہ ہو تو اس کا بھی فوٹو کرالیں۔ فقیر نے وہ کتاب دیکھی تو ’’چودھویں صدی کا مسیح‘‘ تھی۔ فقیر نے خیال کیا کہ ایک تو فوٹو مدھم ہے۔ دوسرا نامکمل نسخہ ہے۔ سیالکوٹ سے شائع ہوئی ہے۔ تلاش کریں گے تو مل جائے گی۔ چنانچہ وہ فوٹو والا نسخہ واپس کردیا۔ پروفیسر صاحب نے بھی محسوس نہ کیا۔ یا یہ کہ اس ناقدری کو انہوں نے محسوس نہ ہونے دیا۔ اب فقیر نے تلاش شروع کی۔ لائبریریاں چھان ماری۔ کتاب نہ ملی۔ ربع صدی دھکے کھاتا رہا۔ کتاب کا کہیں سے سراغ نہ ملا۔ اتنے میں محترم جناب پروفیسر عبدالجبار شاکر مرحوم کا وصال ہوگیا۔ اب اسی فوٹو سے فوٹو کرانے کا فیصلہ کیا۔

ہمارے مخدوم جناب رضوان نفیس صاحب جو ہمارے حضرت سید نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص وخلیفہ مجاز ہیں اور کتابوں کی تلاش میں اللہ رب العزت نے انہیں حضرت سید نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ والے ذوق کا بھی وارث بنایا

ہے۔ان سے عرض کی تو پتہ چلا کہ پروفیسر عبدالجبار شاکر ؒ کے صاحبزادے جمال الدین افغانی اسلام آباد رہتے ہیں۔ ہفتہ شام لاہور آتے ہیں۔ اتوار شام واپس چلے جاتے ہیں۔ صفہ اکیڈمی لاہور کے حضرت مولانا محمد عابد زید مجدہم کے ان سے مراسم ہیں۔ وہ ان سے بات کریں گے۔

چنانچہ حضرت مولانا محمد عابد صاحب نے ذمہ داری کو نبھایا۔ فوٹو کرا کر ۲۰؍اپریل ۲۰۱۰ء کو فقیر کو نسخہ ارسال فرمایا۔ فقیر کو خزانہ مل گیا۔ اب دن رات کر کے کتاب کو پڑھنا شروع کیا۔ فوٹو سے فوٹو تھا اور وہ بھی ایک صدی قبل کی کتاب سے جو مدہم در مدہم ہوگیا۔ اب دن رات ایک کر کے فقیر نے مدہم حروف پر قلم چلایا۔ انہیں نمایاں کیا۔ لیکن بعض حروف تو بالکل سمجھ میں نہ آئے۔ قلق ہوا۔ بلکہ قلبی قلق ہوا کہ کتاب چھپنے کے قابل نہیں۔ اس میں چند صفحات پر ایک نظم تھی وہ مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ کے رسالہ اشاعت السنۃ سے مصنف نے لی تھی۔

اشاعت السنہ کی فائل برادرم مولانا محمد حماد لدھیانوی زید مجدہ کے پاس تھی۔ اس سے متعلقہ صفحات فوٹو کرائے۔ لیکن اب بھی طبیعت میں قلق باقی کہ کتاب میں فوٹو سے کمپوز کرانی مشکل ہے کہ پڑھی ہی نہیں جارہی۔ سیالکوٹ کے علم دوستوں سے کہا لیکن ’’پرائی بکری کو کون گھاس ڈالتا ہے۔‘‘ مجھ مسکین پر جو بیت رہی تھی وہ تو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ ایک دن جناب مولانا محمد عباس پسروری صاحب سے ذکر کیا۔ انہوں نے تلاش کا وعدہ کیا۔ ان کا عرصہ بعد فون آیا کہ جناب ضیاء اللہ کھوکھر صاحب گوجرانوالہ کی لائبریری میں اصل کتاب موجود ہے۔ فقیر کو جن صفحات کے فوٹو درکار تھے (تاکہ جیسے کیسے نسخہ مکمل ہو) وہ صفحات مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کو تحریر کرائے۔ وہ گوجرانوالہ تشریف لے گئے۔ جناب ضیاء اللہ کھوکھر سے فقیر کی دیرینہ یاد اللہ ہے۔ انہوں نے ان صفحات کے فوٹو کرادیئے۔ لو کتاب مکمل ہوگئی۔ اس کی تو خوشی ہوئی۔ لیکن چھاپنے کے لئے اب بھی حوصلہ نہ پڑتا تھا۔ فقیر نے دھڑکتے دل سے جناب محترم ضیاء اللہ کھوکھر کو خط لکھا کہ فوٹو سے فوٹو کا نسخہ اس کتاب کا فقیر کے پاس آپ کے تعاون سے مکمل موجود ہے۔ لیکن چھپنے کے قابل نہیں۔ آپ کے پاس اصل کتاب ہے۔ اس سے عمدہ فوٹو ہوسکتا ہے۔ مہربانی فرمائیں تو مکمل کتاب کا عمدہ فوٹو ارسال فرمائیں۔ تاکہ اس کتاب کو احتساب قادیانیت کی کسی جلد میں شامل اشاعت کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہت جزائے خیر دیں۔ وعدہ فرمالیا اور پھر ۴؍جولائی ۲۰۱۱ء کو مکمل کتاب کا فوٹو ارسال کردیا۔ فقیر پہلے سے مرتب شدہ تبلیغی سفر پر تھا۔ کتاب کے موصول ہونے کی دفتر سے اطلاع مل گئی۔ کئی ہفتوں بعد آج ۱۸؍اگست ۲۰۱۱ء کو اصل نسخہ سے فوٹو نسخہ کو دیکھا تو دل کی دنیا باغ باغ ہوگئی۔ جناب کھوکھر صاحب کو اللہ تعالیٰ بہت جزائے خیر دیں۔ انہوں نے بہت ہی عمدہ فوٹو ارسال کیا ہے۔

قارئین کرام! اس کتاب کے ملنے کی خوشی تو خیر ایک فطری امر تھا کہ مرزا قادیانی ملعون کی زندگی میں ان کے خلاف اتنی ضخیم کتاب شائع ہوئی جو ہمارے پاس نہ تھی اب مل گئی۔ لیکن اس خوشی کے ساتھ ساتھ قارئین دعا فرمائیں کہ اس کتاب کو جلد از جلد احتساب قادیانیت کی کسی جلد میں شائع کرسکیں۔ ۳۸ جلدیں شائع ہوچکی ہیں۔ ۳۹ویں جلد کا پروف پڑھا جارہا ہے۔ ۴۰ویں جلد کمپوز ہورہی ہے۔ خیال ہے کہ ’’چودھویں صدی کا مسیح‘‘ یہ کتاب ۴۱ویں جلد احتساب قادیانیت میں شامل ہوسکے گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق فرمائیں۔

محترم جناب ضیاء اللہ کھوکھر صاحب نے فوٹو نسخہ کتاب کے ساتھ جو والا نامہ تحریر فرمایا ان کی محبت اور ان کے بے بدل احسان کے زیر بار ہونے کے باعث ان کے والا نامہ کو بھی ریکارڈ میں لانے کے لئے وہ یہاں پیش خدمت ہے۔

قارئین! بخدا فقیر اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے تو لرز جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے خیال سامنے آتے ہیں تو امید نجات بندھ جاتی ہے۔ جناب کھوکھر صاحب کا خط یہ ہے:

محترم جناب مولانا صاحب ...... السلام علیکم!

حسب الارشاد ''چودھویں صدی کا مسیح'' کا عکس ارسال خدمت ہے۔ اس مرتبہ عمدہ کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔ جس سے فوٹو صاف ستھرا بنا ہے۔ امید ہے کہ پسند آئے گا۔

آپ نے ناموس خاتم النبیین کا علم بلند کر رکھا ہے۔ بلاشبہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں کے سالار کارواں کا منصب حاصل ہے۔ آپ کی وساطت سے ہمیں اس قافلے کا ادنیٰ کارکن ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ کچھ عجب نہیں آپ کی اقتداء میں اس سیاہ کار کو بھی جنت الفردوس میں داخلے کی سعادت حاصل ہو جائے۔ امید ہے بخیر و عافیت ہوں گے۔ دعاؤں کا طالب ...... ضیاء اللہ کھوکھر

گوجرانوالہ...... ۲۰۱۱۔۷۔۴

---

۷ ستمبر کو ملک بھر میں یوم ختم نبوت منایا گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی مدظلہ، نائب امراء حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہم کی اپیل پر ملک بھر میں مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا، کی یاد میں ملک بھر میں تقریبات منعقد ہوئیں۔ سب سے بڑا اجتماع پشاور اور مردان میں منعقد ہوا۔ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کی۔ جب کہ مرکزی مبلغین مولانا بشیر احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد اسحٰق ساقی، مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کا مطالبہ کیا۔

سہ روزہ ختم نبوت کورس منڈی بہاؤالدین

۱۶، ۱۷، ۱۸ جولائی ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار جامعہ نور الہدیٰ میں ہوا۔ کورس کا آغاز ہفتہ کی صبح دس بجے ہوا۔ پہلے دن مولانا منیر احمد نے ختم نبوت کے موضوع پر لیکچر دیا۔ اتوار کی صبح آٹھ بجے تا بارہ بجے حضرت حضرت مولانا محمد طیب مبلغ عالمی مجلس اسلام آباد نے حیات مسیح پر لیکچر دیا۔ جبکہ تیسرے دن حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مبلغ عالمی مجلس لاہور نے کذبات مرزا پر لیکچر دیا۔ اختتامی بیان مولانا غلام مصطفیٰ مبلغ عالمی مجلس چناب نگر نے فرمایا اور اختتامی دعا کی۔ الحمدللہ! کورس بہت کامیاب ہوا۔ تمام شرکاء میں ختم نبوت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

ایک قادیانی کے چند سوالات اور ان کے مفصل جوابات!

آخری قسط

مولانا غلام رسول دین پوری!

حضرت مولانا: لاؤ بھائی کتاب! بھائی اسلم یہ ہے وہ کتاب جس کا میں نے حوالہ سنایا تھا۔ دیکھ! اس کے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہے۔ (جلد نمبر۱۴، نمبر۳،۴) اور پر لکھا ہوا ہے: ’’ری ویو آف ریلیجنز یعنی دنیا کے مذاہب پر نظر۔‘‘

’’بابت ماہ جمادی الاوّل و جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ‘‘ یہ لکھا ہوا ہے۔ (کلمۃ الفصل ص۹۱تا۱۸۴) تک اس کتاب کے میں نے دو حوالے دیئے تھے۔ وہ دونوں آپ کو دکھاتا ہوں۔

۱...... پہلا حوالہ ص۱۰۵ کا تھا۔ یہ ہے ص۱۰۵ اور عبارت یہ ہے اب غور سے سن۔

’’اور’’ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھره علی الدین کله ‘‘ کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچاوے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد (ﷺ) کو اتارا۔‘‘

(اسلم قادیانی نے کہا: استغفر اللہ!)’’تا اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے ’’آخرین منھم لما یلحقوا بھم ‘‘میں فرمایا تھا۔‘‘

(یہاں پھر اسلم قادیانی نے کہا: استغفر اللہ!) یہ ہے وہ آیت جو تو مجھ سے پوچھتا تھا۔ آگے چلئے!

مرزا غلام احمد کہتا ہے: ’’یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ مسیح موعود (مرزا مردود۔ ناقل) نے خود (خطبہ الہامیہ ص۱۸۰) میں آیت ’’آخرین منھم ‘‘ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ کس طرح ’’منھم ‘‘ کے لفظ کا مفہوم متحقق ہو۔ اگر رسول کریم ’’آخرین ‘‘میں موجود نہ ہوں۔ جیسا پہلوں میں موجود تھے۔ پس وہ جس نے مسیح موعود اور نبی کریم ﷺ کو دو وجودوں کے رنگ میں لیا۔ اس نے مسیح موعود کی مخالفت کی۔‘‘

دیکھو! مرزا بشیر احمد کہہ رہا ہے کہ محمد عربی ﷺ اور مرزا غلام احمد قادیانی دو وجود نہیں ایک وجود ہے۔ جو دو وجود تصور کرتا ہے۔ وہ مسیح موعود (مرزا مردود۔ ناقل) کی مخالفت کرتا ہے۔

حاضرین مجلس و اسلم قادیانی: استغفر اللہ! نعوذ باللہ! مخالفت کی وجہ بیان کرتے ہوئے مرزا بشیر احمد آگے لکھتا ہے: ’’کیونکہ مسیح موعود کہتا ہے۔’’صار وجودی وجوده ‘‘اور وہ جس نے مسیح موعود (مرزا مردود۔ ناقل) اور نبی کریم میں تفریق کی۔ اس نے بھی مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف قدم مارا۔ کیونکہ مسیح موعود صاف فرماتا ہے کہ ’’من فرق بینی وبین المصطفے فما عرفنی ومارأی ‘‘(خطبہ الہامیہ ص۱۷۱، خزائن ج۱۶ ص۲۵۹) اور وہ جس نے مسیح موعود کی بعثت کو نبی ثانی نہ جانا۔ اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا۔ کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آئے گا۔ پس ان سب باتوں کے سمجھ لینے کے بعد اس بات میں کوئی شک باقی نہیں رہتا کہ وہ جس نے مسیح موعود کا انکار کیا۔ اس نے مسیح موعود کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ اس نے اس کا انکار کیا جس

کی بعثت ثانی کے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے مسیح موعود (مرزا مردود۔ناقل) مبعوث کیا گیا اور اس نے اس کا انکار کیا جس نے ''آخرین'' میں آنا تھا۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۰۵)

اس ساری عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا بشیر احمد کہتا ہے: ''مرزا غلام احمد کا آنا خود محمد عربی ﷺ کا دوبارہ آنا ہے۔ گویا کہ محمد عربی ﷺ اور مرزا قادیانی میں کوئی فرق نہیں۔''

حاضرین واسلم قادیانی: استغفر اللہ! استغفر اللہ!

آگے چلئے! دوسرا حوالہ جو میں نے آپ کو اس کتاب کا دیا ہے۔

۲...... ''معترض کا یہ خیال ہے کہ کلمہ میں آنحضرت ﷺ کا اسم مبارک اس غرض سے رکھا گیا ہے کہ وہ آخری نبی ہیں۔ تبھی تو یہ اعتراض کرتا ہے کہ اگر محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی ہے تو اس کا کلمہ بناؤ، نادان اتنا نہیں سوچتا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا نام کلمہ میں تو اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندر آجاتے ہیں۔ ہر ایک کا علیحدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں حضرت مسیح موعود (مرزا مردود۔ناقل) کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعود کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ ﷺ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء شامل تھے۔ مگر مسیح موعود کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی۔ لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ! ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا کلمہ باطل نہیں ہوتا۔ بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے۔''

یہ دیکھ بھائی اسلم: مرزا بشیر کہہ رہا ہے اور قادیانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد (العیاذ باللہ) محمد رسول اللہ کے مفہوم میں شامل ہے اور مسیح موعود (مرزا مردود۔ناقل) کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی۔ لہٰذا محمد رسول اللہ ﷺ کا کلمہ بھی باطل نہ ہوا۔ کیا مطلب؟ کہ جب ہم (قادیانی) کلمہ پڑھتے ہیں تو اس میں مرزا غلام احمد قادیانی بھی آجاتا ہے؟

حاضرین واسلم قادیانی: استغفر اللہ! استغفر اللہ!

مولانا اللہ وسایا: اب تو بتا یہ کلمہ مبارک وہاں لکھا ہوا میں رہنے دوں؟

اسلم قادیانی: نہیں۔

مولانا اللہ وسایا: ہمارے نزدیک تو جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اپنی توحید میں ''وحدہ لا شریک'' ہے۔ اسی طرح حضور خاتم النبیین ﷺ اپنی نبوت میں ''وحدہ لا شریک'' ہیں۔

آگے لکھتا ہے: ''غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور بس۔ علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ کیونکہ مسیح موعود (مرزا مردود۔ناقل) نبی کریم ﷺ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے: ''صار وجودی وجودہ'' نیز ''من فرق بینی وبین

المصطفی فما عرفنی ومارأی ’’اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا۔ جیسا کہ آیت ’’آخرین منھم‘‘ سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو ضرورت پیش آتی۔‘‘ (کلمتہ الفصل ص۱۵۸)

بھائی اسلم: یہ دیکھو! ’’پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔‘‘ اس میں قادیانیت کا کفر ننگا ناچ رہا ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا کفر ہوا۔

حاضرین واسلم قادیانی: استغفراللہ! استغفراللہ!

اسلم قادیانی: یہ کتاب انہوں نے لکھ کر چھپوائی ہے یا آپ نے لکھی ہے؟

حاضرین: استغفراللہ! استغفراللہ!

مولانا اللہ وسایا: بھائی اسلم! قادیانیت میرے نزدیک کفر ہے کہ نہیں؟

اسلم قادیانی: جی ہے۔

مولانا اللہ وسایا: اگر میں اپنی طرف سے کفر بنا کر چھاپوں اور اسے پھیلاؤں پھر تو میں کفر کی تبلیغ کر رہا ہوں۔ اسلام کی تبلیغ نہیں کر رہا۔ ختم نبوت کی تبلیغ نہیں کر رہا۔ یہ تو ان سے پوچھ کہ یہ کتاب تمہاری ہے یا نہیں۔ پھر ان سے لکھوا کے لے آ! وہ لکھ دیں اور مہر لگادیں کہ یہ کتاب ہماری نہیں تو پھر میں مجرم۔ وہ کیسے انکار کر سکتے ہیں۔ مرزاغلام احمد قادیانی کی ہڈیاں بھی قبر سے چیخ کر بولیں گی کہ یہ کتاب ہماری ہے۔ کریں تو سہی انکار۔ میں دیکھتا ہوں کیسے انکار کرتے ہیں؟ ان کا دادا بھی انکار نہیں کرسکتا۔ میں غصے اس لئے ہوا ہوں کہ تو نے کہہ دیا ہے کہ یہ کتاب تم نے چھپوائی ہے۔ خنزیروں کی کتاب میں نے چھاپنی ہے؟ میں نے چھپوا کر کیا کرنی ہے شریفا!

مولانا اللہ وسایا: یہ ایک اور کتاب ہے مرزاغلام احمد قادیانی کی اس کا نام ہے ’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘ اس پر لکھا ہوا ہے ’’الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ‘‘ بعد از ہجرت بار دوم تو اب بھی کہہ دے کہ یہ کتاب بھی تو نے چھاپی ہے۔ یہ چھوٹی سی کتاب ہے۔ یہ دیکھو مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا ہے: ’’ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ‘‘ (براہین احمدیہ ص۴۹۸)

اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے۔ ’’جری اللہ فی حلل الانبیاء‘‘ یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں (براہین احمدیہ ص۵۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے۔ ’’محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم‘‘ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص۴)

یہ چھوٹی سی کتاب ۱۶ صفحات کی جواب (روحانی خزائن ج۱۸) میں (ص۲۰۵ تا ۲۱۶) موجود ہے۔ جس میں مرزاغلام احمد قادیانی نے صرف اسی بات کو لکھا ہے۔ محمد رسول اللہ (ﷺ) اور مجھ میں کوئی فرق نہیں۔ یہ ’’کلمتہ

الفضل‘‘ کا ایک اور حوالہ ہے۔ دیکھو!

مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے: ’’ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘ (کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

اس عبارت میں قادیانیوں کے علاوہ پوری دنیا کے انسانوں کو کافر کہا گیا ہے۔ چاہے وہ یہودی ہیں، یا عیسائی، یا مسلمان، یا سکھ، یا ہندو۔ ان کے نزدیک سب کافر ہیں۔ دوسرے نہ بھی ہوں (ان کے نزدیک) ساری دنیا کے مسلمانوں کو تو بہر حال کافر ٹھہرایا جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے۔ اب کچھ بات سمجھ آئی ہے یا نہیں؟

اسلم قادیانی: ٹھیک ہے جی! بات سمجھ میں آگئی ہے۔ مسئلہ تو بالکل صحیح ہے۔

متولی مسجد: بس حضرت جی گفتگو اس بات پر ختم کردیں۔ بہت ساری باتیں ہوگئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ان باتوں کی اہمیت ہمارے دلوں میں پیدا فرمادیں اور اللہ تعالیٰ ہی ان تمام باتوں پر بے انتہاء اجر عطاء فرمادیں۔ باتیں آپ نے بڑی وضاحت کے ساتھ سمجھا دی ہیں۔ کوئی ایسی مشکل بات نہیں تھی جو کسی کی سمجھ میں نہ آئی ہو۔ بس اسی بات پر گفتگو ختم کردیں۔ زیادہ گفتگو اچھی نہیں ہوتی۔ بات اتنی کرنی چاہئے جو سمجھ میں آجائے۔ آپ نے بہت قیمتی باتیں بتائی ہیں جو آج تک ہمارے سننے میں بھی نہیں آئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا تشریف لے آنا۔ ہمیں سمجھانا قبول ومنظور فرمائے۔ آمین!

مولانا اللہ وسایا: اسلم! اب تو میری گود میں تو کچھ ڈال دے۔ (یعنی تیرے قبول اسلام کی خیرات مانگ رہا ہوں۔ تھوڑا سا حصہ میری گود میں ڈال دے اور اسلام قبول کرلے) اتنا سفر کر کے تیری خاطر میں آیا ہوں۔ تیرے اخلاق کے لئے یہ بات زیب نہیں دیتی کہ میں خالی جاؤں اور اتنے رفقاء کا ہجوم اور مسلمانوں کا یہ جم غفیر صرف اور صرف تیرے لئے جمع ہوا ہے۔ یہ کیا کہیں گے اور اس ساری لمبی چوڑی گفتگو کا کیا نتیجہ نکالیں گے؟

اسلم قادیانی: بس جی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہیں۔ جیسے اللہ کو منظور۔

مولانا اللہ وسایا: بھائی اسلم! زندگی کا کوئی پتہ نہیں۔ زندگی کا کوئی پتہ نہیں۔ بس بہادروں کی طرح ایک مرتبہ رسہ توڑ دے۔ قادیانیت پر لعنت بھیج اور اسلام قبول کرلے۔

اسلم قادیانی: دیکھو جی! جیسے اللہ کو منظور۔

مولانا اللہ وسایا: دیکھو بھائی! عشاء کا وقت ہوگیا ہے؟

حاضرین: جی کب کی اذانیں بھی ہوگئی ہیں۔

مولانا اللہ وسایا: چلئے بھائی!

غلام رسول: جی حضرت!

مولانا اللہ وسایا: اذان کہو بھائی! نماز پڑھیں۔ اذان ہوئی، نماز باجماعت ادا کی گئی۔

اختتام نماز پر ہی مجلس کا اختتام ہوا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالك اولاً واخراً!

سعی مشکور

اللہ تعالیٰ کا لاکھوں لاکھ شکر واحسان اور ان کا انعام وخاص فضل کہ میرے استاذ مکرم کے سوز دروں کو مثمر اور بارآور فرمایا اور حضرت کے ضعف ونقاہت کو شرف قبول بخشا اور سچ فرمایا ''سعیم مشکورا'' ﴿ان کی سعی مقبول ہوئی﴾

اگر چہ آیت مبارکہ کا وعدہ آخرت سے تعلق رکھتا ہے مگر کبھی کبھی اللہ تعالیٰ ترغیباً وتشویقاً یہاں بھی کچھ نمونے رونما فرمادیتے ہیں۔ تاہم حضرت کی دعاؤں کا تسلسل اور میرے رب کا فضل ہوا کہ محمد اسلم ولد سردار احمد قوم گجر ساکن ورکشاب سٹاپ جڑانوالہ روڈ، فیصل آباد نے اسلام قبول کرلیا۔

ہوا یوں کہ سوالیہ نشست کے بعد واپسی پر حضرت نے مولانا عبدالرشید مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے فرمایا بھائی محمد اسلم سے رابطہ ضرور رکھنا۔ مبادا! اسلام قبول کرلے۔ چنانچہ مجلس گفتگو کے بعد اس سے مسلسل رابطہ رکھا گیا۔ بالآخر وہ مبارک دن آ گیا کہ اس نے از خود قاری محمد احمد رحیمی صاحب امام مسجد شوکت علی فضلی واقع برلب روڈ جڑانوالہ ورکشاپ سٹاب سے کہا کہ ختم نبوت کے مبلغ کے پاس چلو۔ میں اسلام قبول کرتا ہوں۔ قاری صاحب موصوف نے مولانا عبدالرشید سے فون پر رابطہ کیا کہ ہم آپ کے ہاں آرہے ہیں۔ اور ساری صورت حال بھی بتائی۔ مولانا عبدالرشید نے کہا کہ یہاں آنے کی بجائے جامعہ عبیدیہ حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کے ہاں چلو۔ جو ہماری مجلس فیصل آباد کے امیر بھی ہیں۔ میں بھی وہاں پہنچتا ہوں۔

چنانچہ وہ حضرات بھی اور مولانا عبدالرشید بھی نماز ظہر کے قریب جامعہ عبیدیہ میں پہنچے۔ نماز ظہر باجماعت ادا کی۔ بعد از نماز حضرت شاہ صاحب نے مولانا عبدالرشید سے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر کچھ بیان کردو۔ مولانا موصوف نے پندرہ منٹ بیان کیا جس میں ختم نبوت کی اہمیت، حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان پر بہت ہی جامع گفتگو کی۔ اب مرحلہ آیا محمد اسلم ولد سردار احمد کے مسلمان کرنے اور کلمہ پڑھانے کا تو حضرت شاہ صاحب مدظلہ نے مولانا عبدالرشید سے فرمایا کہ آپ کلمہ پڑھائیں۔ اس لئے کہ محنت آپ حضرات کی ہے۔ لہٰذا آپ ہی کا حق ہے کہ آپ انہیں کلمہ پڑھا کر حلقہ اسلام میں داخل کرائیں۔ مولانا عرض کیا کہ نہیں حضرت آپ ہمارے بڑے ہیں۔ بزرگ ہیں اور سرپرست ہیں۔ خیر وبرکت اسی میں ہے کہ آپ ہی کلمہ پڑھائیں۔

اس لے دے کے بعد حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم نے محمد اسلم کو اپنے آگے بٹھایا۔ سب سے پہلے اسے ایمان مفصل باترجمہ: ''آمنت باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللّٰہ تعالیٰ والبعث بعد الموت'' ﴿میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اس کی اچھی اور بری تقدیر پر جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے والی ہے اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر۔﴾ اور ایمان مجمل باترجمہ: ''آمنت باللّٰہ کما ھو باسمائہ وصفاتہ وقبلت جمیع احکامہ اقرار باللسان وتصدیق بالقلب'' ﴿میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام کو قبول کیا۔ زبان سے اقرار کر کے اور دل سے تصدیق کر کے﴾ پڑھایا۔ پھر کلمہ طیبہ: ''لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ'' ﴿اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔﴾

پڑھا کراس کا اقرار کرایا کہ:''میں مرزا غلام احمد قادیانی دجال وکذاب، لعین ومرتد پر لعنت بھیج کر حضور خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت پر غیر مشروط طور پر ایمان لاتا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کے آخری رسول اور پیغمبر ہیں۔''

چنانچہ محمد اسلم صاحب نے ان کلمات کو دھرا کر کہا:''میں مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال وکذاب اور لعین ومرتد سمجھتا ہوں اور اس سے تائب ہو کر حضور خاتم النبیین مکی ومدنی ﷺ کی ذات اقدس پر ایمان لاتا ہوں اور انشاء اللہ بقیہ زندگی اسی عقیدہ پر قائم رہوں گا اور جو عقیدہ حضرات صحابہ کرام ؓ اور علمائے امت، بزرگان دین کا ہے۔ اس کے مطابق زندگی گزاروں گا اور اہل سنت والجماعت کے عقیدہ پر رہوں گا۔ بس اب ہر طرف سے مبارک ہو، مبارک ہو، کی صدائیں بلند ہونے لگیں اور بھائی محمد اسلم بن سردار احمد کو ہر ایک گلے لگانے لگا۔ مجلس کے سرگرم عمل ساتھی جناب شیخ محمد سلیمان صاحب نے خوشی میں مٹھائی تقسیم کی اور حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم نے دعا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ حضرۃ الاستاذ شاہین ختم نبوت مناظر اسلام حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم کی سعی بلیغ اور جمیع رفقاء کی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول بخشیں اور حضور ﷺ کی شفاعت کبریٰ نصیب فرمائیں۔ آمین!

مولانا عبدالستار حیدری کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالستار حیدری نے لیہ، بھکر، ڈیرہ اسماعیل خان کے جماعتی رفقاء سے ملاقات کی۔ ان سے سالانہ ختم نبوت کانفرنس جو کہ ۱۳، ۱۴/ اکتوبر کو چناب نگر میں منعقد ہونے والی ہے کہ سلسلہ میں قافلوں کی تیاری اور ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے تبلیغی دورے کے بارے میں مشاورت کی۔ مقامی جماعتوں کے امراء اور ناظم حضرات نے مقامی جماعت کے کارکنوں کو ہدایات جاری کردیں کہ کارکن کانفرنس کی تیاریاں شروع کردیں۔ قافلوں کی شرکت یقینی بنائیں۔ اس موقع پر لیہ کے امیر مولانا محمد حسین، بھکر کے رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی، ڈیرہ اسماعیل خان کے قاری محمد خالد گنگوہی، مولانا محمود الحسن، دریا خان کے مولانا محمد خالد، قاری محمد ساجد، ماسٹر محمد اکرم لنگڑیال سے خصوصی مشاورت کی گئی۔

مولانا محمد اکرم طوفانی کا دورہ خوشاب

۲۲/ جولائی ۲۰۱۱ء بروز جمعہ بعد از نماز عصر جامع مسجد روڈہ میں ختم نبوت سیمینار منعقد کیا گیا۔ جس میں حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی استاذ الحدیث حضرت مولانا نور محمد ہزاروی اور ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار نے شرکت کی۔ جس میں مولانا محمد اکرم طوفانی نے فرمایا کہ ختم نبوت اسلام کا اساسی عقیدہ ہے۔ جس کا دفاع کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

موضع اتراء میں ختم نبوت کانفرنس

تحصیل قائد آباد موضع اتراء میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی میزبانی حاجی جمشید، محترم نصر اللہ، مولانا عبداللہ اور حاجی زمان نے کی۔ کانفرنس کی صدارت مخدوم العلماء پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد نے فرمائی۔ کانفرنس میں علاقہ کے معززین، سیاسی وسماجی شخصیات نے بھرپور شرکت کی اور ختم نبوت کے کارکن ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا نور محمد ہزاروی تھے۔

چناب نگر کی سب تحصیل کی حیثیت بحال کی جائے!

مولانا اللہ وسایا!

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں حکومت پاکستان کے سامنے جو مطالبات رکھے ان میں شامل تھا کہ:

الف...... قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

ب...... ربوہ (چناب نگر) کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

ج...... قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

چنانچہ امت مسلمہ کی شاندار و بے مثال پرامن آئینی جدوجہد کے نتیجہ میں ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا۔ ربوہ (چناب نگر) کو کھلا شہر قرار دینے کے لئے پانچ اقدامات کئے گئے۔

۱...... ربوہ کی بلدیہ کی حدود میں توسیع کر کے دیگر مسلم مواضع وقصبات کو شامل کیا گیا۔

۲...... ربوہ (چناب نگر) کو سب تحصیل قرار دیا گیا۔ جس میں آر۔ ایم۔ سب تحصیلدار وغیرہ کے دفاتر قائم کئے گئے۔

۳...... ربوہ (چناب نگر) پولیس چوکی کو تھانہ کا درجہ دیا گیا۔ نیز یہاں پر ڈی۔ ایس۔ پی سطح کے پولیس آفیسر کے تقرر کا فیصلہ کیا گیا۔

۴...... ربوہ (چناب نگر) میں دریا کے کنارہ لوانکم ہاؤسنگ سکیم کے تحت مسلم کالونی قائم کی گئی۔ جس میں پلاٹ صرف مسلمانوں کو الاٹ کرنے کا فیصلہ ہوا۔

۵...... نیز یہ کہ سانحہ ربوہ (چناب نگر) کی تحقیقات کے لئے قائم کردہ صمدانی کمیشن ہائیکورٹ کی سفارش کے مطابق طے ہوا کہ ربوہ (چناب نگر) کی حدود میں ڈاکخانہ، تارگھر، بلدیہ، تحصیل، فون، تعلیم تمام محکموں میں صرف مسلمان افسروں کو متعین کیا جائے گا۔

ان تمام فیصلوں میں سب سے اہم فیصلہ ربوہ (چناب نگر) کو سب تحصیل قرار دینے کا فیصلہ تھا۔ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی عدالت قائم ہونے سے بیسیوں مواضعات کے مسلمانوں کی مقدمات کے سلسلہ میں چناب نگر میں آمدورفت سے قادیانیت کی ربوہ (چناب نگر) شہر سے اجارہ داری ختم ہوتی تھی۔ قادیانیوں نے جو ریاست اندر ریاست کی کیفیت قائم کر رکھی تھی۔ اس پر زد پڑتی تھی۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں یہ فیصلہ ہوا۔ جونہی جنرل محمد ضیاء الحق برسراقتدار آئے ان کی قائم کردہ مجلس شوریٰ کے رکن ایک لالی زمیندار کے ذریعہ مطالبہ کر کے بجائے ربوہ کے لالیاں کو سب تحصیل قرار دلوا دیا گیا۔ تب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے قاری سعید الرحمٰنؒ، مولانا سمیع الحق اراکین مجلس شوریٰ کے ذریعہ جنرل محمد ضیاء الحق

سے یہ فیصلہ منسوخ کرایا اور ربوہ سب تحصیل کا فیصلہ برقرار رہا۔

اب جب پنجاب گورنمنٹ نے چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا تو لالیاں کو تحصیل بنادیا گیا۔ چاہئے تھا کہ لالیاں کے ساتھ (ربوہ) چناب نگر کو بھی اپ گریڈ کر کے تحصیل کا درجہ دیا جاتا۔ مگر نہ معلوم وجوہات کی بنیاد پر بجائے تحصیل کا درجہ قرار دینے کے ربوہ (چناب نگر) کی سب تحصیل کا فیصلہ کالعدم کردیا گیا۔ اب چناب نگر میں آر۔ایم کی سرکاری عدالت موجود ہے۔ مگر مجسٹریٹ صاحب بجائے چناب نگر کے لالیاں بیٹھتے ہیں۔ یوں چپکے سے قادیانی سازش ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ سے قبل کی چناب نگر کی پوزیشن بحال کرانے میں کامیاب ہوگئی۔

نہ تو اس کے نوٹیفکیشن کا کسی کو علم ہوا۔ نہ کوئی اعلان ہوا۔ پچھلے دنوں فقیر ختم نبوت کورس کے ضمن میں کچھ دن چناب نگر رہا۔ تب معلوم ہوا کہ اب چناب نگر سب تحصیل نہیں رہی۔ یہ کیونکر ہوا۔ دشمن کیونکر کامیاب ہوا۔ امت مسلمہ کی دیرینہ پرامن جدوجہد کے نتیجہ میں سرکاری سطح پر جو فیصلہ ہوا۔ وہ راتوں رات پنجاب گورنمنٹ نے کیسے تبدیل کردیا؟ یہ سب بیوروکریسی میں چھپے قادیانی شاطر دماغ اہلکاروں و آفیسروں کے ہاتھ کی صفائی ہے۔

پاکستان کے تمام مکاتب فکر کی دینی قیادت سے درخواست ہے کہ وہ اس نئی صورت حال پر توجہ فرمائیں کہ کس طرح قادیانیوں نے رات کے اندھیرے میں شب خون مار کر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء سے پہلے کی پوزیشن پر ہمیں بھیج دیا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ سے مطالبہ کیا جائے کہ دانستہ یا نادانستہ طور پر انہوں نے قادیانیت نوازی کر کے اسلامیان وطن کی عقیدہ ختم نبوت کی جدوجہد کو سبوتاژ کیا ہے۔ اس کا تدارک کیا جائے اور چناب نگر کو حسب سابق سب تحصیل بنایا جائے۔

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے بھٹو صاحب سے جن ارکان قومی اسمبلی (مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، پروفیسر غفور احمد، چوہدری ظہور الٰہیؒ) نے مذاکرات میں حصہ لیا تھا اور جن کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں یہ مطالبہ تسلیم کیا گیا۔ ان حضرات کے نام لیواؤں اور جانشینوں سے دردبھری درخواست ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کی کامیابی کو قادیانیت کی دست برد سے بچانے کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں اور ان بزرگوں کی طرح ہماری سرپرستی اور رہنمائی فرمائیں کہ اس زیادتی کی تلافی کے لئے کیا ذرائع استعمال میں لائے جائیں۔ امید ہے کہ اس صدائے گدائے بے نوا پر بھرپور توجہ سے کام لے کر رہنمائی فرمائی جائے گی۔

حضرت قاری شبیر احمد کا وصال

جامعہ رحمانیہ جلال پور کے مدرس حضرت قاری بشیر احمد ۷/ستمبر ۲۰۱۱ء بروز بدھ جلالپور پیروالا میں انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! آپ نے جلالپور پیروالہ ضلع ملتان کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ رحمانیہ میں تقریباً پچیس تیس سال بچوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ جو کہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ آپ کے بیٹے مولانا مفتی محمد یوسف جامعہ رحمانیہ کے مدرس ہیں۔ قاری صاحبؒ کی وفات پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد یوسف نقشبندی، قاری محمد امین، پروفیسر عبدالشکور شاکر، حافظ عبدالمشکور علوی، حسین احمد نقشبندی نے نہایت دکھ وغم کا اظہار کیا اور دعا کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

احتساب قادیانیت جلد ۳۷ کا مقدمہ!

مولانا اللہ وسایا!

اللہ رب العزت کی توفیق وعنایت سے احتساب قادیانیت کی سینتیسویں (۳۷) جلد پیش خدمت ہے۔اس جلد میں پہلا رسالہ:

۱...... فتنہ مرزائیت: جناب واجد علی خان کا شامل اشاعت ہے۔

۱/۲...... فرقہ احمدیہ کا ماضی و مستقبل: جناب خواجہ عبدالحمید بٹ کا اس جلد میں شامل ہے۔خواجہ عبدالحمید بٹ قادیان کے رہائشی تھے۔قادیانی تحریک کا بڑے قریب سے آپ نے مطالعہ کیا۔عمر بھر قادیانیت کے خلاف نبرد آزما رہے۔پاکستان بننے کے بعد لودھراں میں آکر مقیم ہوئے۔لودھراں کی میونسپل کمیٹی کے ممبر بھی بنے۔آپ کے قادیانیت کے رد میں دو رسائل ہمیں میسر آئے۔جو اس جلد میں شامل کر رہے ہیں۔

۲/۳...... قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم: یہ بھی خواجہ عبدالحمید بٹ آف قادیان کا مرتب کردہ ہے۔جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کے ناظم اعلیٰ صوفی نور محمد مجاہد مرحوم نے شائع کیا تھا۔حق تعالیٰ مؤلف وناشر کی مغفرت فرمائیں۔

۴...... آئینہ قادیانیت: ۱۶رنومبر ۱۹۶۳ء میں یادگیر گلبرگہ انڈیا سے یہ کتاب شائع ہوئی۔مرزا قادیانی کے عجیب وغریب انکشافات، اعتقادات، اجتہادات، افترا اقات پر مشتمل ہے۔مولانا عبدالحلیم الیاسی، چشتی، قادری، نقشبندی اس کے مرتب کرنے والے ہیں۔آپ پروفیسر الیاس برنیؒ کے نامور شاگرد تھے۔اس نسبت سے اپنے آپ کو الیاسی بھی لکھتے تھے۔نصف صدی بعد اس کی اس جلد میں اشاعت محض اللہ تعالیٰ کا فضل خاص ہے اور بس۔

۵...... حقیقت قادیانیت: اسلامی مشن سنت نگر لاہور کے جناب اختر احسن صاحب کی یہ کتاب مرتب کردہ ہے۔اس جلد میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔جناب اختر احسن بٹالہ کے رہائشی تھے۔ہمسایہ ہونے کے ناتے قادیان کے دجالی گروہ قادیانیت کے اندرون خانہ کے حالات کا قریبی نظر سے آپ نے مطالعہ کیا۔آپ نے بٹالہ میں ایک مرکز قائم کیا ہوا تھا۔دیوبند کے فاضل مولانا سلطان محمود اس میں خدمات سرانجام دیتے تھے۔اختر احسن حضرت مولانا ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب کے والد گرامی کے ہمراہ بھی گورنمنٹ کے ایک تعلیمی ادارہ میں پڑھاتے رہے۔پاکستان بننے کے بعد سنت نگر میں حضرت علامہ خالد محمود صاحب کے گھر واقع سنت نگر لاہور کے جوار میں ان کا گھر تھا۔اصلاً آپ کو عیسائیت پر مکمل عبور تھا۔قادیانیت پر بھی آپ کی یہ کتاب ریکارڈ کا ایک حصہ ہے۔

۶...... کاشف مغالطہ قادیانی فی ردنشان آسمانی: شاہ نعمت اللہ کرمانی ایران کے ایک نامور صوفی وشاعر گزرے ہیں۔ان کا ایک قصیدہ مرزا قادیانی ملعون کے ہاتھ لگا۔اس کی ترتیب الٹ پلٹ کر تحریف لفظی ومعنوی کا ملغوبہ تیار کیا۔جس میں اپنے مہدی ومسیح ہونے کے کئی جھوٹ تراشے۔رسالہ کا نام مرزا قادیانی نے ''نشان آسمانی'' رکھا۔اللہ رب العزت نے چوہدری محمد حسین صاحب ایم۔اے کو توفیق دی۔انہوں نے قصیدہ شاہ نعمت اللہ کرمانی کے تین مختلف نسخے حاصل کئے اور پھر مرزا قادیانی کے مکروفریب کو دلائل کی دنیا میں ایسے طور پر تار تار کیا کہ دنیا عش عش کر اٹھی۔ماہنامہ رسالہ

انجمن تائید الاسلام لاہور کی اشاعت جولائی ۱۹۲۱ء میں چوہدری محمد حسین صاحب کا یہ رسالہ شائع ہوا۔ اس جلد میں نوے سال بعد (۱۹۲۱ء......۲۰۱۱ء) میں شائع کرنے پر ہماری خوشی کے ٹھکانہ کی حد کو خوشیاں دینے والی ذات باری تعالیٰ ہی جان سکتی ہے۔ فالحمدللہ!

۷...... قادیانیوں کا اصل حقیقت سے فرار: جناب عبدالقیوم پراچہ سرگودھا کے رہائشی ہیں۔ قادیانیوں نے ایک رسالہ ''احمدی مسلمان کس غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھیں'' مرتب کیا۔ جو پراچہ صاحب کے مکان کی ڈیوڑھی میں پھینک گئے۔ آپ نے قادیانیوں کے رسالہ کا اس رسالہ کی شکل میں جواب دیا۔ اس جلد میں شائع کر کے محفوظ کیا جارہا ہے۔

۸/۱...... اباطیل مرزا: مرزا محمد اسحاق امرتسری یہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ کے حلقہ یاران کی ایک اہم کڑی تھے۔ آپ نے رد قادیانیت پر کئی رسائل لکھے۔ ہمیں صرف تین رسائل پر دسترس ہوئی۔ پہلا رسالہ اباطیل مرزا یہ ۲۴؍ رمضان ۱۳۵۳ھ کا مرتب کردہ ہے۔ اس میں مرزا قادیانی کے جھوٹ جمع کئے گئے ہیں۔

۹/۲...... حالات مرزا یعنی مرزائی مذہب کی اصلیت: یہ رسالہ بھی مولانا محمد اسحاق امرتسری کا مرتب کردہ ہے۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں آپ نے یہ شائع کیا۔ اب پون صدی بعد دوبارہ اس رسالہ کی توفیق پر اللہ رب العزت کے بے پایاں کرم پر سجدہ شکر بجالاتے ہیں۔

۱۰/۳...... بطلان مرزا: مولانا محمد اسحاق امرتسری کا یہ رسالہ ۱۹۳۵ء کا مرتب کردہ ہے۔ یہ بھی اس جلد میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ان کا ایک اور رسالہ القول فصیح فی تحقیق المہدی والمسیح بھی آخری مرحلہ پر میسر آیا۔ اسے لولاک جمادی الاوّل ۱۴۳۲ھ میں شائع کردیں گے۔

۱۱...... قادیانی مذہب اور علامہ اقبال کا قول فیصل: جناب ڈاکٹر نذیر احمد صوفی سیالکوٹ کے باسی تھے۔ سیالکوٹ کی مسلم لیگ حلقہ نمبر ۸ شہر کے صدر بھی تھے۔ آپ نے علامہ اقبال مرحوم کے فرامین کی روشنی میں قادیانیت کے ملعونہ عقائد کا تجزیہ کیا۔ ڈاکٹر نذیر صاحب نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے تحریک کی بھرپور اخلاقی مدد کی۔ یہ قادیانی فتنہ کی سنگینی سے خود آگاہ تھے اور لیگی قیادت کو اس فتنہ کے زہریلے عقائد وعزائم سے باخبر کرتے رہتے تھے۔ آپ کا یہ رسالہ جلد میں محفوظ کیا جارہا ہے۔

۱۲...... آئینہ مرزائیت: ملک محمد صادق صاحب اصلاً قادیانی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو قادیانیت سے تائب ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ آپ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا۔ جو اس جلد میں شائع کیا جارہا ہے۔

۱۳...... فسخ بیعت خلیفہ قادیان: جناب محمد صادق قریشی صاحب قادیانی تھے۔ آپ نے مرزا محمود خلیفہ قادیان کے یار حاضر باش کی خدمات سرانجام دیں۔ مرزا محمود کے قابل اعتماد کارکن ہونے کے حوالہ سے سیاسی، جماعتی وذاتی خدمات میں مرزا محمود کے ہر حکم کو بجالاتے رہے۔ اس قرب نے مرزا محمود کی گھناؤنی زندگی کو ان پر منکشف کردیا۔ جس سے یہ قادیان کے گرو مرزا محمود کی بیعت سے علیحدہ ہوگئے۔ فسخ بیعت کے نام پر آپ نے مرزا محمود پر جو چارج شیٹ لگائی۔ اس پر مشتمل یہ رسالہ ہے۔

۱۴...... ختم نبوت از روئے آیات قرآنی واحادیث رسول حقانی واقوال مرزا قادیانی: مولانا نور گھر جاکی گوجرانوالہ کے رہائشی تھے۔ اہل حدیث مکتبہ فکر کے نامور علماء میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ آپ کا یہ رسالہ اس جلد میں شامل کیا گیا ہے۔

۱۵...... بھیڑ کی صورت میں بھیڑیا، یعنی دیندار انجمن: حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ بانی جامعۃ الرشید کراچی ومؤلف احسن الفتاویٰ، وامام المجاہدین نے یہ کتاب مرتب فرمائی۔ دیندار انجمن کے بانی صدیق حیدرآباد دکن کا ایک قادیانی تھا۔ بعد میں خود بھی مدعی نبوت ووحی ہوکر پتہ نہیں کیا کچھ دعوے کئے۔ یہ انجمن دراصل قادیانی جماعت ہی کی ایک شاخ ہے۔ کراچی میں اس انجمن کے کچھ مبلغین نے اس کو زندہ کرنا چاہا۔ ان کی یہ یورش دیکھ کر حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی نے یہ کتاب مرتب فرمائی۔ جو سب سے پہلے مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حضرت مفتی صاحبؒ نے شائع کرائی۔ آج اس جلد میں شائع کرنے پر بہت ہی خوشی ہورہی ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ سے فقیر کی یہ نسبت آخرت میں ذریعہ نجات کا وسیلہ بن جائے۔ وما ذالك علے الله بعزيز!

۱۶...... مسلمانوں کی تکفیر: جناب سعید قریشی صاحب کراچی کے باسی تھے۔ احرار سٹوڈینٹس یونین آپ نے قائم کی اور اس کے سیکرٹری جنرل بھی رہے۔ آپ نے یہ رسالہ مرتب کیا۔ جو اس جلد میں شامل کیا گیا ہے۔

۱۷...... عقائد قادیانی منظوم: حضرت مولانا مشتاق احمد چرتھاولی بہت بڑے عالم دین اور درس نظامی کے ماہر ترین اساتذہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ آپ نے درس نظامی کی تدوین نو کی اور نصاب جدید مرتب کیا۔ اس میں کئی درسی کتابیں آپ کے رشحات قلم کی مرہون منت ہیں۔ جو آج بھی وفاق المدارس کے نصاب میں شامل ہیں۔ آپ نے مرزا قادیانی کی کتب سے مرزا قادیانی کے عقائد کو مرتب کیا اور پھر ان کو نظم میں مرتب کیا۔ مکتبہ دارالتبلیغ دیوبند سے یہ کتابچہ ''عقائد قادیانی منظوم'' شائع ہوا۔ قریباً پون صدی بعد اس کتابچہ کی اشاعت نو پر جتنی فقیر کو خوشی ہے۔ اے کاش قارئین سے بھی کوئی دوست اس کی قدردانی فرماسکیں۔

۱۸...... قتل دجال: مولانا عبدالرزاق صاحب انقلابی شجاع آباد کے علاقہ کے رہائشی اور دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے۔ ایک بار فقیر مرتب کی مکہ مکرمہ میں آپ سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔ تب آپ مکہ مکرمہ میں عبادت کی غرض سے قیام پذیر تھے۔ آپ کا ''قتل دجال'' کے نام سے یہ پمفلٹ دراصل ایک نظم ہے۔ جو آپ نے دجال قادیان کے متعلق تحریر کی۔ اس جلد میں شامل اشاعت ہے۔

۱۹...... فتح مبین: مولانا قاضی عبدالصمد سربازی نامور عالم دین تھے۔ آپ بلوچستان قلات کے قاضی القضاۃ بھی رہے۔ آپ نے اس رسالہ میں فارسی نظم میں تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

۲۰...... مرزائیاں دے خلق دا شیشہ: سمندری ضلع فیصل آباد کے عبدالوہاب حجازی بدنصیبی سے قادیانی ہوگئے۔ پھر خوش نصیبی سے مسلمان ہوگئے۔ پنجابی نظم میں مرزائی اخلاق پر یہ رسالہ لکھا۔

۲۱/۱...... مرزا غلام احمد کی تصویر کے دورخ: مرزا غلام نبی جانباز، المعروف جانباز مرزا۔ مجلس احرار اسلام کے نامور رہنماؤں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ بڑے انقلابی شاعر حریت تھے۔ برصغیر کی آزادی کے لئے آپ نے گرانقدر قربانیاں دیں۔ آپ لاہور سے ماہنامہ تبصرہ بھی شائع کرتے ہے۔ سکول کی معمولی تعلیم تھی۔ لیکن اکابرین احرار کی معیت وتربیت نے آپ کو ایسا محقق بنادیا تھا۔ جس پر ان کا دور ناز کرتا ہے۔ آپ نے تحریری وہ کام کیا جو ایک انجمن بھی شاید نہ کرسکتی۔ آپ نے تن تنہا آٹھ جلدوں میں برصغیر کی آزادی کی تاریخ کو ''تاریخ احرار'' کے نام پر مرتب کیا ہے۔ آپ نے کئی کتابیں تحریر فرمائیں۔ اے کاش کوئی اللہ کا بندہ ان کو دوبارہ ایک سیٹ کی شکل میں شائع کردے تو بہتوں کا بھلا ہو

جائے۔ ان کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی۔ آپ کے رد قادیانیت پر چار رسائل ہمیں میسر آئے۔ جو اس جلد میں شائع کرنے کی توفیق پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہیں۔

۲/۲۲...... جانباز پاکٹ بک:

۳/۲۳...... سر ظفر اللہ اور دیگر مرزائیوں کے خطوط:

۴/۲۴...... وزیر خارجہ:

یہ رسائل بھی غلام نبی جانباز مرزا کے مرتب کردہ ہیں۔ آپ کے یہ چاروں رسائل اس جلد میں شامل اشاعت کررہے ہیں۔ خلاصہ: احتساب قادیانیت کی جلد سینتیس (۳۷) میں:

۱......	جناب واجد علی خان	کا	۱	رسالہ
۲......	جناب خواجہ عبدالحمید بٹ	کے	۲	رسائل
۳......	مولانا عبدالحلیم الیاسی	کا	۱	رسالہ
۴......	جناب اختر احسن	کا	۱	رسالہ
۵......	جناب چوہدری محمد حسین ایم۔اے	کا	۱	رسالہ
۶......	جناب عبدالقیوم پراچہ	کا	۱	رسالہ
۷......	حضرت مولانا محمد اسحاق امرتسری	کے	۳	رسائل
۸......	جناب ڈاکٹر صوفی نذیر احمد	کا	۱	رسالہ
۹......	جناب ملک محمد صادق، سابق قادیانی	کا	۱	رسالہ
۱۰......	جناب محمد صادق قریشی قادیانی	کا	۱	رسالہ
۱۱......	مولانا نور گھرجاکی	کا	۱	رسالہ
۱۲......	مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی	کا	۱	رسالہ
۱۳......	جناب سعید قریشی	کا	۱	رسالہ
۱۴......	مولانا مشتاق احمد چرتھاولی	کا	۱	رسالہ
۱۵......	مولانا عبدالرزاق انقلابی	کا	۱	رسالہ
۱۶......	مولانا قاضی عبدالصمد سربازی	کا	۱	رسالہ
۱۷......	عبدالوہاب حجازی	کا	۱	رسالہ
۱۸......	غلام نبی جانباز مرزا	کے	۴	رسائل
		ٹوٹل	۲۴	رسائل

گویا ۱۸ حضرات کے ۲۴ رسائل پر مشتمل یہ جلد آپ کی خدمت میں اللہ تعالیٰ نے پیش کرنے کی توفیق سے سرفراز فرمایا۔ ...... محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا! ......۱۷ ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ، بمطابق ۲۱ جنوری ۲۰۱۱ء

احتساب قادیانیت جلد ۳۸ کا مقدمہ!

مولانا اللہ وسایا!

الحمد للّٰہ وکفیٰ وسلام علیٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء ۰ اما بعد!

قارئین کرام! لیجئے اللہ رب العزت کے فضل واحسان سے احتساب قادیانیت کی جلد اڑتیس (۳۸) پیش خدمت ہے۔

⚘...... اس میں دو رسالے جناب حافظ بشیر احمد صاحب مصریؒ کے ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی کا ایک مرید شیخ عبدالرحمٰن مصری تھا۔ اس کی اولاد پر مرزا محمود نے اپنی جنسی بے راہ روی کا ہاتھ رکھا اور ان کی عفت تار تار کر ڈالی۔ شیخ عبدالرحمٰن مصری اس صدمہ سے قادیان چھوڑ کر لاہور آ گئے اور عمر بھر لاہوری مرزائی رہے۔ بشیر احمد ان کے بیٹے تھے۔ ان پر بھی مرزا محمود نے جنسی حملہ کیا۔ اس سانحہ نے بالآخر انہیں قادیانیت اور اس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی پر چار حرف بھیجنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رہنما اور امیر اوّل، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہمراہ دہلی جا کر بانی جماعت تبلیغ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے ہاتھ پر قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کر لیا۔ اسلام قبول کرنے کے باوصف اپنے والد عبدالرحمٰن مصری لاہوری مرزائی کے احترام میں لاہوری گروپ سے ملازمت کا تعلق برقرار رکھا۔ لاہوریوں نے اسے ووکنگ مشن برطانیہ کا امام بنا دیا۔ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ برطانیہ کے دورہ پر گئے تو بشیر احمد مصری نے ان کو ووکنگ مسجد میں بلایا۔ علی الاعلان اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا اور ووکنگ شاہی مسجد بھی مسلمانوں کے سپرد کی۔ ’’انگلستان میں مسلمانوں کی کامیابی‘‘ نامی رسالہ جو احتساب قادیانیت کی جلد اوّل میں شائع شدہ ہے۔ اس میں اس کی کسی قدر تفصیل آپ کو مل سکے گی۔

قادیانی چیف گرو مرزا طاہر نے جن اہل اسلام کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ ان میں حافظ بشیر احمد مصریؒ بھی تھے۔ فقیر راقم کی ملاقات ان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سنٹر سٹاک ویل گرین لندن میں ہوئی۔ انہوں نے یہ دو رسائل فقیر کو عنایت کئے۔

۱...... فریب قادیانیت: اس میں انہوں نے اپنے مسلمان ہونے اور قادیانیت کو ترک کرنے کی مختصر روئیداد قلمبند کی ہے۔

۲...... قبولیت چیلنج مباہلہ (قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کے نام کھلا خط): یہ دونوں رسائل اس جلد میں شائع کرنے کی سعادت حاصل ہونے پر فقیر کا دل مارے خوشی کے بلیوں اچھل رہا ہے۔ ایک ایسا شخص جس نے حضرت امیر شریعتؒ، حضرت جی مولانا محمد الیاسؒ، میرے استاذ محترم مولانا لال حسین اخترؒ کی مساعی سے اسلام قبول کیا اور وہ قادیانی جماعت کے سرگرم رکن کا فرزند تھا۔ اسے اللہ تعالیٰ نے قادیانی طلسم کو پاش پاش کرنے کی توفیق سے سرفراز فرمایا۔ آج وہ مرحوم دنیا میں موجود نہیں۔ لیکن ردقادیانیت پر ان کے شہ پاروں کو تاریخ کا حصہ بنانے کی توفیق سے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں سرفراز فرمایا۔ بس واقعی صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندوں کی بخشش کے لئے بہانے ڈھونڈتی ہے۔ یہ رسائل مجلس نے پہلے بھی شائع کئے۔ اب احتساب کی اس جلد کا بھی حصہ بن رہے ہیں۔ فالحمدللہ!

❁...... اسی طرح اس جلد میں معروف اہل حدیث عالم دین مولانا عبدالرحیم اشرفؒ کے چار رسائل شامل کئے ہیں۔ مولانا عبدالرحیم اشرفؒ (وفات جولائی ۱۹۹۵ء) ہمارے بزرگ اور بزرگوں کے ساتھی تھے۔ رد قادیانیت کے عنوان پر اللہ رب العزت نے ان سے بے پناہ کام لیا۔ وہ اپنی طرز کے رہنماء تھے۔ قادیانی گروہ سے رورعایت کا تصور بھی ان کے لئے سوہان روح سے کم حادثہ نہ تھا۔ البتہ ان کا دل درمند قادیانیوں کی ہدایت کے لئے ہروقت بے قرار رہتا تھا۔ آپ کے چار رسائل:

۱/۳...... قادیانی غیرمسلم کیوں؟

۲/۴...... مرزاغلام احمد کے پمفلٹ ’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘ کی ضبطی: حکومت پاکستان، قادیانی امت اور اسلامیان پاکستان کا طرز عمل، جون ۱۹۶۴ء میں نواب امیر محمد خان نواب آف کالاباغ وگورنر مغربی پاکستان نے ’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘ مرزا قادیانی کا پمفلٹ ضبط کیا۔ اس پر مولانا عبدالرحیم اشرفؒ نے یہ مقالہ تحریر کیا۔ جو پہلے ہفت روزہ ’’المنبر‘‘ میں شائع ہوا۔ پھر پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا گیا۔

۳/۵...... قادیانیوں سے پہلا خطاب: ستمبر ۱۹۷۴ء میں جب پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا۔ تب مولانا عبدالرحیم اشرفؒ نے سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ وغیرہ میں قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دی۔ اس خطاب کو بعد میں پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا گیا۔

۴/۶...... قادیانی اور مسلمان: یہ پمفلٹ بھی حضرت مولانا عبدالرحیم اشرفؒ کا مرتب کردہ ہے۔

یہ چار پمفلٹ حضرت المرحوم کے اس جلد میں شائع کئے جارہے ہیں۔ آپ نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران ممبران اسمبلی کے لئے ایک کتابچہ مرتب کیا۔ جس میں مرزا قادیانی کی کتابوں سے حوالہ جات کے اصل کتب کے فوٹو شائع کئے گئے۔ وہ بھی بہت قابل قدر محنت ہے۔ لیکن ان حوالہ جات کے فوٹو کی طباعت خاصہ مشکل ومحنت طلب کام ہے۔ بھاری پتھر ہے۔ چوم کر چھوڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو منظور ہے تو کوئی دوست اس پر کام کردیں گے۔ مولانا عبدالرحیم اشرفؒ کے صاحبزادہ جواب ان کے جانشین ہیں۔ ڈاکٹر زاہد اشرف صاحب بہت باہمت وباصلاحیت ہیں۔ وہ ہمت کریں تو حضرت مرحوم کے تمام رسائل ردقادیانیت اور یہ حوالہ جاتی کتاب ’’محضر نامہ‘‘ اور آپ کے المنبر میں شائع ہونے والے ردقادیانیت کے تمام اداریتی نوٹ ایک ساتھ شائع کردیں۔ تو ایک جامع چیز مرتب ہو جائے گی۔

مولانا گلزار احمد مظاہریؒ کے صاحبزادہ ڈاکٹر فرید احمد پراچہ سے بھی مولانا مظاہریؒ کے رسائل کے لئے یہی درخواست کی تھی۔ انہوں نے تو تاحال عمل نہیں فرمایا۔ اب حضرت مولانا عبدالرحیم اشرفؒ کے جانشین اس گذارش کو کس کھاتہ میں ڈالتے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ فقیر کو تو خوشی ہے کہ دونوں حضرات کے رسائل یکجا ہوگئے۔

❁...... وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ کے جناب سید برکت علی شاہ صاحب تھے۔ جن کا لقب ’’گوشہ نشین‘‘ تھا۔ آپ شیعہ مکتب فکر کے نامور مناظر وخطیب تھے۔

۷...... آئینہ مرزائیت: نامی کتاب آپ نے قادیانیت کے خلاف مرتب فرمائی۔ یہ آج سے ایک صدی قبل کی کتاب ہے۔اس جلد میں اس کو شائع کیا جارہا ہے۔اس کتاب سے آپ کو معلوم ہوگا کہ اہل سنت کی طرح اہل تشیع بھی آنحضرتﷺ کے بعد ختم نبوت کے منکر بالفاظ دیگر آنحضرتﷺ کے بعد مدعی نبوت کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کو واضح کرنے کے لئے مصنف نے اس کتاب کے آخر میں عراق، نجف اشرف، وکربلا کے مفتیان ومجتہدین کے فتویٰ جات کو شامل کتاب کیا ہے اور یہی ہمارا مقصد ہے۔

۸...... مناظرہ مندراں والا میں مرزائی شکست: شیعہ مکتب فکر کے ممتاز رہنما ومناظر مولانا محمد اسماعیل گوجروی کا قادیانیوں سے مندراں والی میں مناظرہ ہوا۔ درس آل محمد کے فاضل اور مولانا محمد اسماعیل صاحب کے شاگرد مولانا غلام بشیر نے اس مناظرہ کی روئیداد قلمبند کی۔ ہم نے اس کی تلخیص اس جلد میں شائع کردی ہے۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں فیصل آباد مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے خدمات انجام دیں۔ شیعہ مکتب فکر کے بڑے شاطر مناظر تھے۔ لیکن مولانا دوست محمد قریشیؒ، مولانا عبدالستار تونسوی مدظلہ کے نام سے انہیں پسینہ آجاتا تھا۔ مناظرہ جھوک وڑھیل ضلع بہاولپور میں فقیر خود اس کا عینی گواہ ہے کہ ہزار للکار کے باوجود مناظر اسلام مولانا سید محمد علی شاہ صاحبؒ اور مولانا عبدالستار صاحب تونسوی مدظلہ کے سامنے آنے کا وہ حوصلہ نہ کرپائے۔ مندراں والی میں مولانا محمد اسماعیل شیعہ کا قادیانی مناظر احمد علی شاہ قادیانی سے مناظرہ ہوا تو قادیانی مناظر کے چھکے چھوٹ گئے۔

۞...... پشاور کے ڈاکٹر سید فدا حسین شاہ صاحبؒ نے قادیانی رسالہ اظہار حقیقت کا جواب تحریر کیا۔ جس کا نام ہے:

۹...... فرقہ احمدیہ کے چار سوالوں کے جوابات حق وباطل: ''اظہار حقیقت'' نامی رسالہ میں قادیانیوں نے چار سوال قائم کئے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس رسالہ میں ان چار سوالوں کا جواب دیا۔ یہ رسالہ بھی اسی جلد میں شامل ہے۔

۞...... حیدرآباد دکن کے ایک قادیانی نے رسالہ ''حجۃ اللہ'' لکھا۔ حضرت مولانا سید عبدالجبار قادریؒ نے اس کا جواب

۱۰...... سیف الجبار: کے نام سے تحریر فرماکر قادیانیوں کی بولتی بند کردی۔ قادیانیوں نے دوسرا رسالہ ''انوار اللہ'' تحریر کیا۔ جو حضرت مولانا انوار اللہ خان حیدرآبادیؒ کے خلاف تھا۔ مولانا سید عبدالجبار قادریؒ، مولانا انوار اللہ خان حیدرآبادیؒ کے شاگرد رشید تھے۔ قادیانی رسالہ کا آپ نے جواب تحریر فرمایا۔ جس کا نام ہے:

۱۱/۲...... حجۃ الجبار: یہ رسالہ اس جلد میں شامل کیا گیا ہے۔ نمبر ۱۰، ۱۱ دونوں رسائل مرزا قادیانی کے زمانہ میں شائع ہوئے۔

۞...... قادیانی جماعت کے ایک ممتاز رکن تھے۔ جناب چوہدری غلام رسول چیمہ صاحب وہ خود قادیانی تھے۔ لیکن مرزا محمود قادیانی کے جنسی کرتوت، آمرانہ ڈکٹیٹر شپ کے خلاف تھے۔ انہوں نے قادیانیوں پر مشتمل حقیقت پسند پارٹی بنائی تھی اور مرزا محمود کے خلاف یہ کتاب تحریر کی جس کا نام ہے:

۱۲...... خلیفہ قادیان (ربوہ) کے ناپاک سیاسی منصوبے: یہ کتاب بھی اس جلد میں شامل ہے۔

۞...... خدایا کن کا نام لب پر آیا۔ حضرت پیر طریقت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کا مرزا قادیانی سے مباحثہ لاہور

میں اگست ۱۹۰۰ء میں طے پایا۔ مرزا قادیانی خود چیلنج دے کر ''جہاں سے نکلا تھا وہیں گھس گیا'' یہ مرزا قادیانی کا جملہ ہے۔ جو ''عطائے تو بلقائے تو'' کے بمصداق نقل کردیا۔ مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ لاہور تشریف لائے۔ اس معرکۂ لاہور کے حالات پر مشتمل واقعات مولانا امام الدین گجراتیؒ نے اخبار ''چودھویں صدی'' میں شائع کئے۔ مرزائیوں نے جوابی مضامین لکھے۔ مولانا امام الدین گجراتی نے جواب الجواب لکھ کر قادیانی موشوں کو قادیان کی بل میں گھسیڑ دیا۔ اس روئیداد کا نام ہے:

۱۳...... راست بیانی بر شکست قادیانی: یہ کتاب ۱۹۰۱ء میں مرزا قادیانی کی حین حیات میں شائع ہوئی۔ قادیانی موشوں سمیت قادیانی بلی بھی لگی کھمبا نوچنے۔ پڑھئے کہ ایک سو دس سال بعد شائع کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی۔ کتاب ملتان مرکز کے کتب خانہ میں موجود تھی۔ لیکن ناقص۔ مولانا قاضی محمد ہارون الرشید صاحب برادر عزیز سے درخواست کی کہ گولڑہ شریف کی لائبریری سے مکمل کتاب کا فوٹو کرادیں۔ انہوں نے بہت محنت کی۔ لیکن گولڑہ خانقاہ شریف کی لائبریری کے لائبریرین کی حکمرانی کے سامنے ان کی نہ چل سکی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی ڈپلومیسی کام آ گئی۔ کتاب کا مکمل عمدہ فوٹو میسر آ گیا۔ میسر کیا آیا اب چھپنے کے لئے بھی حاضر ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ!

❁...... مارچ ۱۹۲۱ء میں قادیان میں جلسہ عام منعقد ہوا۔ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا حبیب الرحمٰن عثمانیؒ صدر جلسہ تھے۔ مہمان خصوصی شیخ الاسلام مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ تھے۔ مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ، مولانا قاری محمد طیب دیوبندیؒ، مولانا قاری محمد طاہر دیوبندیؒ، مولانا بابو پیر بخشؒ لاہور، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا نور احمد امرتسریؒ، مولانا میر محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ ایسے اکابر کے بیانات ہوئے۔ تین دن جلسہ قادیان کی بستی میں ہوا۔ اس کا آنکھوں دیکھا حال معروف جرنلسٹ جناب منشی مولا بخش کشتہؒ نے قلمبند کیا۔ اس کا نام:

۱۴...... فتح اسلام، جلسہ اسلامیہ قادیان کی روئیداد: پڑھئے اور دعاؤں میں یاد فرمایئے کہ کیسی کیسی نایاب چیزیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دستیاب ہورہی ہیں۔

❁...... خانقاہ مونگیر شریف کے متوسلین میں سے حضرت مولانا سید عبدالرحمٰن تھے۔ آپ نے ایک رسالہ تحریر کیا۔ جس میں اگست ۱۹۰۰ء کے معرکۂ لاہور کا آنکھوں دیکھا حال تحریر فرمایا۔ مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی سربراہی میں شاہی مسجد لاہور کے جلسہ عام کی پوری روئیداد اس میں آ گئی ہے۔ نمبر۱۲ پر ''راست بیانی بر شکست قادیانی'' اور:

۱۵...... حق نما: ان دونوں کے شائع ہونے سے ایک صدی قبل کے معرکۂ لاہور کی پوری اور مکمل داستان اس جلد میں شائع ہوگئی ہے۔ فالحمدللہ!

❁...... قادیان پٹھان کوٹ گورداسپور کے عبدالکریم ناقد گذرے ہیں۔ یہ پہلے قادیانی تھے۔ پھر مسلمان ہوئے۔ عبدالکریم ناقد نے کتاب لکھی۔

۱۶...... حقیقت مرزائیت اور تحقیق ناقد: یہ کتاب بھی اس جلد میں شائع کی جارہی ہے۔ گویا:

خلاصہ: احتساب قادیانیت کی جلد اڑتیس (۳۸) میں:

۱......	مولانا حافظ بشیر احمد مصری سابق قادیانی	کے	۲ رسائل

۲......	مولانا عبدالرحیم اشرف	کے	۴	رسائل
۳......	مولانا سید برکت علی شاہ گوشہ نشین شیعہ	کا	۱	رسالہ
۴......	مولانا محمد اسماعیل گوجروی شیعہ	کا	۱	رسالہ
۵......	ڈاکٹر سید فدا حسین شاہ	کا	۱	رسالہ
۶......	سید عبدالجبار قادری	کے	۲	رسائل
۷......	چوہدری غلام رسول چیمہ سابق قادیانی	کا	۱	رسالہ
۸......	مولانا امام الدین گجراتی	کا	۱	رسالہ
۹......	منشی مولا بخش کشتہ	کا	۱	رسالہ
۱۰......	مولانا سید عبدالرحمٰن مونگیروی	کا	۱	رسالہ
۱۱......	عبدالکریم ناقد سابق قادیانی	کا	۱	رسالہ

....

گیارہ مصنفین کے	ٹوٹل	۱۶	رسائل

اس جلد میں شامل ہوگئے ہیں۔ لیجئے! اس جلد میں شیعہ، اہل حدیث، بریلوی، دیوبندی حضرات کے ردقادیانیت پر رسائل شامل ہیں۔ گویا یہ جلد متحدہ مجلس عمل (ایم۔ ایم۔ اے) ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر محنت کو شرف قبولیت سے نوازیں۔

مولانا محمد اقبال مبلغ ڈیرہ غازیخان، مولانا عبدالرشید مبلغ فیصل آباد، مولانا عبدالحکیم مبلغ ساہیوال وپاکپتن نے حوالہ جات کے لئے، اور حضرت مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد احمد، مولانا محمد امین، مولانا صغیر احمد، مولانا محمد اعجاز، مولانا الیاس الرحمٰن، مدرسین مدرسہ ختم نبوت چناب نگر نے پروف ریڈنگ میں مدد کی۔ سب کا بہت شکریہ۔

واجرھم علے اللہ تعالیٰ ۰ آمین!

محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا!

یکم رشعبان ۱۴۳۲ھ، بمطابق ۳ رجولائی ۲۰۱۱ء

معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب ☆ نظام ہضم درست کرنے کے لئے ☆ غلیظ مادوں کو خارج کرنے کے لئے

ساھیوال پھکی

طبیعت سے ثقل اور بوجھل پن دور کرنے کے لئے

بدن میں فرحت ونشاط پیدا کرنے کے لئے

حیاتِ نو کیپسول

ضائع شدہ توانائی کو بحال کرنے کے لئے

السعید ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی دیپالپور بازار ساہیوال 0321-6950003

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

سالانہ ختم نبوت کورس گوجرانوالہ

قادیانیت دینی نہیں بلکہ سیاسی گروہ ہے جو کہ انگریز اور یہودیوں کے مقاصد کی تکمیل کے لئے کچھ بھی کرنے کے لئے تیار ہے۔ جتنے جھوٹے مدعیان نبوت ہوئے ہیں انہوں نے خود نبوت کا دعویٰ کیا۔ مگر آنجہانی مرزاغلام احمد قادیانی سے انگریز نے نبوت کا دعویٰ کروایا اور پھر اس کی آبیاری اور حفاظت کے لئے تمام وسائل صرف کئے۔ یہ عالم اسلام کا ناسور ہے۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل اور جید عالم دین مولانا عبدالرؤف فاروقی نے پانچویں سالانہ ختم نبوت کورس برائے سٹوڈنٹس کی تقریب تقسیم انعامات میں کیا۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر پیر طریقت مولانا محمد اشرف مجددی نے کی۔ تقریب سے گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول گوجرانوالہ کے پرنسپل چودھری ممتاز احمد پوار، جامعہ عربیہ گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عارف، جمعیت اہل سنت والجماعت کے جنرل سیکرٹری مولانا حافظ گلزار احمد آزاد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی ناظم اطلاعات سید احمد حسین زید، نائب امیر مولانا قاری منیر احمد قادری، مولانا احمد علی شاہد، حاجی محمد عارف نواز، مولانا اشفاق اللہ، محمد عارف شامی، محمد ابوبکر مدنی، قاری محمد ناصر، حافظ بابر جمیل نے بھی خطاب کیا۔ کورس میں محمد عمر اسماعیل اور محمد وسیم نے پہلی، حافظ محمد عدیل اور زوہیب پرویز نے دوسری، سعد بن مالک اور عمران نذیر نے تیسری، حمزہ طارق بٹ اور سلمان صدیق نے چوتھی، حسن جمیل، مدثر قمر اور محمد شہزاد نواز نے پانچویں پوزیشن حاصل کی۔ کورس میں ۱۵۰ سے زائد طلباء نے داخلہ لیا۔ حاجی آفتاب احمد، شفقت عنایت، محمد صدیق سالک، مولانا خرم شہزاد، سبحان علی، محمد طارق، نعمان سیف، پروفیسر علامہ محمد منیر کھوکھر، مولانا حافظ گلزار احمد آزاد، مولانا حافظ محمد ارشد اور مولانا احمد علی شاہد کو کورس کو کامیاب کرانے پر تحائف دیئے گئے۔

گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول گوجرانوالہ کے پرنسپل چوہدری ممتاز احمد پوار نے کہا کہ نئی نسل کو دین کی بنیادی معلومات دنیا اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت سے آگاہ کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ اس وقت لادینیت طوفان ہے جو نئی نسل کو گمراہی کی دلدل میں دھکیل رہا ہے۔ یہ مرکز نئی نسل کی رہنمائی اور تربیت کا فریضہ ادا کر رہا ہے۔ دیگر اداروں اور تنظیموں کو ان کی پیروی کرنا چاہئے۔ جامعہ عربیہ گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما شیخ الحدیث مولانا محمد عارف نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت پر کسی طرح کا سودا نہیں ہوسکتا۔ جمعیت اہل سنت والجماعت کے سیکرٹری جنرل مولانا حافظ گلزار احمد آزاد نے کہا کہ ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ ہر کلمہ گو پر لازم ہے۔ مرزائیت کے تحفظ کے لئے امریکہ اور پورا سامراجی طبقہ سرگرم ہے۔ مرزائی، یہودی اور عیسائی مفادات کے محافظ اور اسلام اور پاکستان کے غدار اور دشمن ہیں۔ حکومت میں بیٹھے ہوئے افراد کو مرزائیت کے گھناؤنے کردار کو

مدنظر رکھنا ہوگا۔ اسی صورت پر ہم پاکستان کو بچا سکتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے نائب امیر مولانا قاری منیر احمد قادری نے کہا کہ ختم نبوت ایک مسئلہ نہیں بلکہ عقیدہ ہے۔ اس کے بغیر ایمان ادھورا رہتا ہے۔ بلکہ عقیدۂ ختم نبوت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ نے انہیں غیر مسلم قرار دیا ہے۔ مگر مرزائی آئین اور قانون کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں اور انکاری ہی نہیں قانون شکنی پر وہ فخر کرتے ہیں۔

سہ ماہی اجلاس مبلغین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس ۶، ۷ر ستمبر ۲۰۱۱ء مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالستار حیدری، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا غلام حسین، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا تونسوی عبدالستار، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا زاہد وسیم، مولانا تجمل حسین، مولانا عبدالنعیم، مولانا عبدالرشید سیال، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا خبیب احمد، مولانا محمد یونس، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد اقبال اور مولانا محمد یوسف نقشبندی نے شرکت کی۔ اجلاس میں راقم الحروف محمد اسماعیل شجاع آبادی کی والدہ محترمہ، مولانا حافظ عبدالرحمٰن عثمانی تلہ گنگ، مولانا پیر عبدالشکور نقشبندی چکوال کے فرزند ارجمند حافظ ابوبکر صدیق، جامعہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید سمیت مرحومین کی مغفرت کی دعا اور ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے مدعوین کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ جن عمائدین کو دعوت نامے ارسال کئے گئے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن، مولانا عبدالغفور حیدری، ڈاکٹر خالد محمود (سینیٹر)، مولانا مفتی کفایت اللہ ممبر پختونخواہ اسمبلی، مولانا محمد امجد خان، مولانا سمیع الحق، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا حامد الحق حقانی، مولانا سلیم اللہ خان، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا قاضی عبدالرشید راولپنڈی، سید منور حسن، لیاقت بلوچ، مولانا عبدالمالک خان، ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، قاری زوار بہادر، مولانا سید ہدایت رسول شاہ، علامہ پروفیسر ساجد میر، حافظ زبیر احمد ظہیر، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا قاضی ظہور حسین اظہر، مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی، مولانا فضل الرحیم، مولانا سید عبدالخبیر آزاد، مولانا عبدالحمید تونسوی، حافظ ناصر الدین خاکوانی، صاحبزادہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ، مولانا مشرف علی تھانوی، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا عبیداللہ اظہر، مولانا فضل الرحیم سمیت دسیوں حضرات کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔

اجلاس میں انبیائے کرام کی ذوات مقدسہ سے متعلق بنائی جانے والی فلموں پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے ان فلموں پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف، مولانا قاضی مشتاق احمد اور مولانا محمد طیب فاروقی پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی جو قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن سینٹ میں قائد حزب اختلاف مولانا عبدالغفور حیدری، سینٹر مولانا ڈاکٹر خالد محمود سے مل کر قومی اسمبلی اور سینٹ میں اس سلسلہ میں آواز بلند کرنے کی درخواست کرے گی۔ نیز مذکورہ بالا وفد پیمرا کے چیئرمین سے مل کر

پابندی کا مطالبہ کرے گا۔ مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں پریس کانفرنسوں، قراردادوں کے ذریعہ ان فلموں کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اجلاس میں بہاول نگر، ڈیرہ اسماعیل خان، بنوں، سرائے نورنگ، علی پور، سکھر، کوئٹہ، لورالائی اور ژوب میں کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس نانگوموری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے یونٹ نانگوموری میں ختم نبوت کانفرنس کے عنوان سے جلسہ منعقد کیا گیا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا جاوید الرحمٰن پھل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض نانگوموری یونٹ کے ذمہ دار حافظ عبدالمنان نے انجام دیئے۔

جامع مسجد سوسائٹی میں درس ختم نبوت

مورخہ ۷ ارجولائی بعد از نماز عشاء حضرت مولانا محمد علی صدیقی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کا جامع مسجد سوسائٹی نواب شاہ میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر ایک گھنٹہ کا ایمان افروز درس ہوا۔

فہم ختم نبوت کورس صدر کینٹ لاہور

فہم ختم نبوت کورس جامع مسجد ختم نبوت صدر کینٹ میں منعقد ہوا۔ کورس میں ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، کذب مرزا پر لیکچرز ہوئے۔ کورس میں مرکز ختم نبوت عائشہ مسجد لاہور کے خطیب مولانا محبوب الحسن طاہر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم، حافظ محمد ناصر کے بیانات ہوئے۔ اختتامی کلمات اور دعا جامعہ منظور الاسلامیہ کے مہتمم پیر سیف اللہ خالد نے کرائی۔ کورس کو کامیاب بنانے میں جامع مسجد ختم نبوت صدر کینٹ کے امام وخطیب مولانا حسام الدین نے کلیدی کردار ادا کیا۔

مولانا عبدالحکیم نعمانی کے تنظیمی و تبلیغی اسفار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی نے گزشتہ ماہ میں ضلع ساہیوال اور ضلع پاکپتن کے تبلیغی و تنظیمی دورے کئے۔ اس دوران انہوں نے مختلف مساجد ومدارس کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ سامراجی واستعماری طاقتوں کا معاشی وسیاسی اور اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے والا عنصر ہے۔ قادیانی ریشہ دوانیوں سے عوام الناس کو روشناس کرنا تمام مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کا پابند بنایا جائے۔

مولانا مفتی محمد حسین کی لندن سے واپسی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لاہور کے امیر ورکن مرکزی مجلس شوریٰ مولانا مفتی محمد حسن لندن تشریف لے گئے اور برمنگھم ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی اور حضرت نے ختم نبوت کے عنوان پر خطاب کیا۔ لندن سے جب واپس لاہور آئے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ، مولانا عبدالنعیم، مولانا عمر حیات نے جامعہ مدنیہ جدید میں حضرت سے ملاقات کی اور خیریت دریافت کی۔ حضرت نے بڑی دعاؤں سے نوازا اور فرمانے لگے کہ یہ اللہ کا فضل ہے۔ اللہ نے لندن میں ختم نبوت کانفرنس میں حاضری لگوادی۔

ملک کی معروف ومشہور عظیم دینی درسگاہ

مدرسہ عربیہ ختم نبوت

مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

شائقین علوم نبویہ کے لیے

میں

اعلان داخلہ

10 شوال المکرم 1432ھ

سے درجہ کتب اور درجہ حفظ کے داخلہ کا آغاز ہوگا

اور انشاء اللہ درجہ حفظ کی تعلیم کا آغاز 10 شوال المکرم ہی سے ہو جائیگا

جبکہ درجہ کتب کی تعلیم کا آغاز 15 شوال المکرم سے ہوگا۔ درجہ کتب کی کلاسیں درجہ ابتدائیہ سے درجہ خامسہ تک ہیں، درس نظامی کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم میٹرک تک دی جاتی ہے۔

بحمد اللہ! درس نظامی اور عصری تعلیم کا نتیجہ ہر سال تسلی بخش آتا ہے۔

درجہ حفظ کی پانچ کلاسیں ہیں، درجہ کتب اور درجہ حفظ میں گذشتہ سال اڑھائی سو سے متجاوز طلبہ تھے، الحمد للہ! درجہ حفظ و درجہ کتب میں طلبہ کی تعلیم و ترتیب کے علاوہ ان کے لیے قیام و طعام اور معقول وظیفہ کا خاطر خواہ انتظام ہوتا ہے۔

داخلہ کے خواہشمند طلبہ کرام جلد از جلد رابطہ فرمائیں!

زیر اہتمام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ملتان پاکستان

رابطہ نمبر

047-6212611

0300-6733670

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

سلسلام زندہ باد | فرما گئے یہ ھادیٔ لانبی بعدی | تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

حضرت مولانا
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
دامت برکاتہم
نائب امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حکیم العصر محدث دوراں
ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس شیخ الحدیث
مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب
دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا
صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

سالانہ عظیم الشان 30 ویں دو روزہ ختمِ نبوت کانفرنس

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

بتاریخ 13 جمعرات 14 جمعۃ المبارک اکتوبر 2011

عنوانات:

- توحیدِ باری تعالیٰ
- سیرۃ خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختمِ نبوۃ
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہ و اہلِ بیت
- اتحادِ اُمت

اور ظہور مہدی جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

ملتان: 061-4783486
چناب نگر: 047-6212611